

الحمد للہ کہ اردو زبان میں حالات صحابہ کرام کے پہلی اور بی نظیر کتاب یعنی

# ترجمہ اُسد الغابہ

جلد سوم

جس میں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۹۷) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ

ہو یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۰۶ھ کی تالیف ہے علامہ

ذہبی نے تجرید اسماء الصحابہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں سات ہزار

پانچ سو نو نو لکھ پین اور اگلون سے جو گزاشت ہو گئی

تھی اُسکو بھی پورا کیا اور اُنکے اعلیٰ بیان

کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو

مسلمانوں کو نفع

فرمائے

مترجم یعنی بندہ ناچیز معترف بجز و تصور محمد عبد الشکور غفرلہ کے ہے صحیفہ ایچ ایم کیسٹ ۳۲۲۲

عمدۃ المطلب لکھنؤ سے شائع ہوئی

اس کتاب کی دہ جلدیں اس سے پہلے شائع ہو چکی ہیں ہر جلد کی قیمت دو روپیہ ہے۔ پہلی جلد میں ۶۶۳ صحابہ کرام کا تذکرہ ہے اور دوسری جلد میں ۶۶۳ صحابہ کرام کا تذکرہ ہے۔

فهرست ترجمه اُسد الغابہ جلد سوم

[illegible]



# ترجمہ اُسد الغابہ جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## باب الحاء والزائے

(سیدنا) حزابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضعیب - انکا شمار اہل فلسطین میں ہو۔ جنگ بتوک کے سال اسلام لائے انکی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن حریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھوں نے اپنے والد (طریف) سے انھوں نے اپنے دادا (عمرو) سے انھوں نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام بتوک) میں حاضر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حزام (رضی اللہ عنہ)

والدہین حکیم بن حزام بن غولید بن اسد بن عبد العزیز بن قحطی کے۔ قرشی ہیں ہاشمی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ عیون ابن محمد نے اپنی سند سے علی بن زید صدیقی سے۔ انھوں نے ابو موسیٰ مولیٰ عمرو بن حریرث سے انھوں نے حکیم بن حزام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے کچھ جواب نہیں دیا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ (آپ اجازت دیجیے) تو میں ہمیشہ روزہ رکھوں پھر میں نے (تیسری بار) عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے فرمایا آگاہ ہو تھامری بی بی کا بھی تمہارا حق ہو رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شمش عید کے) روزے رکھو اور چار شنبہ اور پینچ شنبہ کا روزہ رکھلو پس (تم اگر ایسا کرو گے تو) گویا تم نے تمام سال رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابو موسیٰ اصفہانی نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو سال یعنی تمام سال کے روزوں کا ثواب لیکھا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب ہو کہ قوت ویسی ہی قائم رہی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہ ہو ۱۲

صحیح وہی ہو جو ابو نعیم نے ابو موسیٰ نے ہارون بن بن سلیمان فراہ مولیٰ عمرو بن حریش سے انھوں نے سلم بن عبید اللہ سے روایت کی ہو کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اسکے یوزی خبریث ویسی ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگوں نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہو مگر بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ حدیث عبید اللہ بن سلم سے مروی ہو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید۔ انکا تذکرہ عبدان لکھا ہو انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ انھوں نے نافع بن مالک سے انھوں نے حزم بن عبید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں پر واجب ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی اور اولی الامر کے احکام کا سننا اور انکی اطاعت کرنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہو کہ (انکا نام) حزم بن عبد عمرو (ہو) اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمر خشعی ہیں مدنی ہیں۔ عبید اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ انس ابو سہل نے روایت کی ہو ابو سہل کا نام نافع بن مالک ہو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ اس صورت میں یہ دونوں تذکرہ یعنی یہ اور جو اس سے پہلے ہو ایک ہو گئے اور یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اور ابن شاپین نے کہا ہو کہ صحابہ میں (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خشعی ہیں۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ انس عبد الرحمن بن جابر نے روایت کی ہو کہ (ایک مرتبہ) انکا گذر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ شب کو حزم نے ایک نئی بات کی میں نہیں جانتا کہ کیوں اتنے میں حزم بھی آگئے اور انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل) میرا گذر معاذ کی طرف ہوا انھوں نے سورہ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہذا میں نے اچھی طرح اپنی نماز (علیحدہ) پڑھ لی بعد اسکے میں لوٹ گیا (جماعت میں شریک نہوا) حضرت نے فرمایا اسے معاذ فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو تمھارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) نماز پڑھتے ہیں (تکوا تنی بڑی بڑی سورتیں نماز میں نہ پڑھنی چاہیں) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے

اولی الامر کے معنی صاحب اختیار ابابکر بن عثمان ہو کہ صاحب اختیار سے مراد کیا ہو بعض کہتے ہیں خلفائے نبی صلعم اور بعض کہتے ہیں علماء و مجتہدین مراد ہیں مگر صحیح یہ ہو کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہو اسی ملوک کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی جو جنین غلیفہ وقت کے اطاعت کی تاکید ہو ۱۲

اور ابو صالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جو ان آیا اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہو مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حاذم کے نام میں گذر چکی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) حزن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب بن عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم۔ قرشی مخزومی۔ سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین مین سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی ہیں جنھوں نے حجر اسود کو کعبہ سے اٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (ازسرنو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جس نے اٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہے انکے بھائی ہبیر اور یزید ہیں جو ابو وہب کے بیٹے ہیں اور سہار بن اسود کے اخیانی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طہرزد نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزیکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے یزید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہو انھوں نے کہا حزن تو اپنے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمہارا نام سہل ہو انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ بدلوں گا سعید کہتے تھے کہ وہ حزن کی کیفیت ہم اب بھی اپنے مین دیکھتے ہیں پس انکی اولاد میں بھی ایک کچ خلقتی تھی۔ یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ زبیر بن مصعب نے انکی ہجرت کا انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اور انکے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانوں میں ہیں۔ حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بزانہ کے دن شروع خلافت ابو بکر صدیق مین قتال مرتدین مین شہید ہوئے۔

## باب الحاد و اسین

### (سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید منہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکا نام تیم اللہ بن علیہ بن عمرو بن خزرج ہو۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ پھر بنی مالک بن نجار مین محسوب ہوئے۔ کنیت انکی ابو الولید ہو۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الحسام (حسام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت) بلکہ اس کے  
(رکھی گئی) کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور مشہور کون کی آبروریزی کرتے تھے انکی مان فریاد بہت خالص نہیں  
ابن لؤذان بن عبد و دین زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصار یہ ہیں۔ انکا لقب شاعر رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم ہو۔ حضرت (ام المؤمنین) عائشہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتی تھیں تو انھوں نے  
کہا خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپکی شان میں کہا ہے۔ اشعار

مٹی بیانی الداہی البہیم جینسہ  
بلع مثل معراج الہی المتوف  
فمن کان اومن قیون کا حمد  
انظام یق اوتکال للمحب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے مسجد اقصیٰ میں منبر رکھتے تھے کہ یہ اُسپر کھڑے ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی  
بڑائی بیان کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے نشان کی تائید  
کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ مشرکین قریش جو  
لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے وہ یہ لوگ تھے۔ ابو ذیان بن سارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ  
ابن زبیری اور عمرو بن عاص اور رضار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم  
اُن لوگوں کی پیروی کرو جو ہماری پیروی کیا کرتے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں  
ایسا کروں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میں وہ بات نہیں چھپی (اس کام میں) ضرورت ہو پھر کہیں گے  
کہا کہ جن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلواروں سے مدد کی انھیں اس بات سے کیا چیز مانع ہو کہ وہ اپنی  
زبانوں سے آپ کی مدد کریں حسان نے کہا کہ میں اس (خدمت) کے لیے حاضر ہوں چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیرہ دیکھانے  
لگے اور کہا کہ مجھے اب بھی نہیں ملے گا کلام خوش نہیں آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی  
ہر کس طرح کرو گے میں بھی تو اسی سے ہوں تم ابو سفیان کی جو کس طرح کرو گے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے  
کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو اس طرح (بال) لونگا جس طرح خیر سے بال نکال لیا جاتا ہے تو حضرت نے فرمایا اچھا تم اب بکر  
کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہیں چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ  
انکو انساب قریش پر مطلع کریں تو حضرت ابوبکر ان سے فرماتے تھے کہ فلائی فلائی کا ذکر کرنا اور فلائی فلائی کا ذکر کرنا

۱۵ ترجمہ شب تاریک میں انکی بیانی کلن اتی ہو تو اس طرح کہیں تو انھیں بے روشن چراغ پس مثل احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق کا نظم اور کچھ کو  
سزا دینے والا کون ہو یا کون ہو گا ۱۲۵۰ھ ہجری اور صفحہ ۱۲۵۰ھ مقامات کے نام ہیں مطلب یہ کہ میں اس خدمت سے ہٹ کر کوئی بات نہیں سمجھتا ۱۲



پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حُشان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہیں کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہیں کہے گئے ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھوں نے کہے تھے انہیں سے چند شعر یہ ہیں اشعار

وَالْإِسْلَامُ الْمَجْدُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ      بَنُو بَنَاتٍ مَخْرُومٌ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ      وَمِنْ وَلَدَاتِ ابْنَاءِ زُهَيْرَةٍ مُنْهَسِمٍ  
كَرَامٍ وَلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزُكَ الْجَبْدُ      وَلَسْتُ كَعِيسٍ وَلَا كَابْنِ أَسَمٍ      وَلَكِنْ لِيُؤْمَ لَاقْتَامُ لَهُ زُهَيْرَةُ  
وَإِنْ أَمْرٌ كَانَ تَسْمِيَةً أَسَمٍ      وَسَمٌّ أَوْ مَغْمُورٌ أَذْ بَلِغِ الْجَبْدِ

جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان پہنچی تو ان کا کمال شعر بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہیں کہے گئے ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لیے مشرکین میں سے وہ لوگ مستعد تھے جو کچھ کہتے اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی تھے اور مشرکوں کی ہجو کے لیے انصار میں سے تین آدمی مستعد ہوئے تھے حُشان اور کعب بن مالک عبد اللہ بن رواحہ۔ پس حُشان اور کعب تو انھیں (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان میں اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ انھیں کفار و اہل بیہودہ کی چیزوں کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں لہذا عبد اللہ بن رواحہ کا کلام انھیں نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھیں بہت گراں گذرتا تھا اگر جب (کفار قریش) مسلمان ہوئے اور سمجھ انکی درست ہوئی تو عبد اللہ کا قول انھیں سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں (انصار اور مشرکین قریش کے باہم رد و قحج کے مضامین بیان کرنے سے مانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اس میں زندہ اور مردہ لوگوں کی برائی ہو اور (پُرانے) کینوں کا از سر نوازدہ کرنا ہو اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملہ کو منہدم کر دیا ہو (لہذا اب اسکی ضرورت بھی نہیں رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھوں نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہو کہ انھوں نے کہا حُشان میں بنسبت اور شعر کے تین باتیں فضیلت کی تھیں زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔ زمانہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ زمانہ (اشاعت) اسلام میں تمام میں کے شاعر تھے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہو کہ تمام عرب کا اس مقام پر اتفاق ہو کہ تمام صحابہ (عرب) کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعر

ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی جو جگہ چنے اصل کتاب میں نہیں لکھا اور اب اس کے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لینگے ترجمہ تحقیق بزرگی کی عزت شام کی اولاد سے ہو جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن مالک بن عمران بن مخزوم ملو ہیں ابوطالب حضرت عبد اللہ اور جبر صابن اور کان عبد المطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوی بیٹن) اور تیرا پوتہ غلام ہو اور ان میں جو بزرگی کی اولاد ہیں وہ بھی بزرگ ہیں (زیر کہ اولاد سے مراد تشریح حمزہ اوصاف ہیں ان دونوں کی والدہ ابیہ بنت کعب بن عبد مناف ہیں) اور بزرگی تری (بہر ہونے کے قریب کے بھی نہیں لکھا اور عبد المطلب کے اخیانی بھائی کے مثل نہیں لکھا (عجاس کے اخیانی

ترجمہ اشعار النابہ جلد سوم باب دوم

اچھے ہوتے ہیں پھر قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہو) کہ اہل مدینہ فہر سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں۔ (علامہ) اصمعی نے کہا کہ شعر ایک بُری چیز ہے (ہمیشہ) وہ بُرے مضامین (یعنی جھوٹ اور مبالغہ) عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین میں شعر کہا جائیگا تو کمزور ہو جائیگا یہی حسان ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بڑے نامور شعراء ہیں تھے مگر جب (انکے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو انکا شعر (اپنے مرتبہ سے) گر گیا کسی نے حسان سے پوچھا کہ اے ابوالحسام آپکا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اسکا کیا سبب) انھوں نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے یعنی عمدگی شعر کی یہی وجہ ہے کہ جنسوم اُسین بیان کیا جائے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جائے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اسلام اُس سے منع کرتا ہے لہذا یہ وجہ ہے کہ میرا شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی نسبت احمد بن علی بن ثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حشرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو جنھوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی اُسی اُسی دُورے لگوائے تھے اُن لوگوں کے نام ہیں حسان بن ثابت مشطع بن اثاثہ ثنمہ بنت جحش۔ حسان بھی انھیں لوگوں میں تھے جنھوں نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہذا بقول بعض انکے بھی دُورے لگائے گئے تھے اور بعض لوگوں نے اسکا انکار کیا ہے کہ انکے دُورے نہ لگے تھے) ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ طواف میں تھیں اور انکے ہمراہ حکیم بن خالد بن عاص کی والدہ تھیں اور ام حکیم بنت عبد اللہ بن ابی ربیعہ تھیں ہم لوگوں نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھیں بُرا کہا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں انکے لیے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں بہت میں داخل فرمائے اس لیے کہ وہ اپنی زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (مکویاد) نہیں ہے

فان ابی ووالدہ وعرضی  
لعرض خدینکم وفتا

حضرت عائشہ نے انکو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھوں نے اپنا فتر کیا ہوا اُن دونوں عورتوں نے کہا کہ کیا انھوں نے آپکی نسبت (کچھ) نہیں کہا حضرت عائشہ نے کہا کچھ نہیں کہا بلکہ انھوں نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہیں۔

حصان رزان ماترن بریتہ  
و تصبح غرقا من لحوم الغوافل

۱۱ کسی پر جھوٹ تہمت لگانا کی شرما یہی سنرا ہے ۱۲ ترجمہ پس بتحقیق میری والدہ اور دادا اور میری آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کیلئے تم لوگوں کے سامنے سپرد ہو + تم کو باکد امن اور خوبوں والی ہوں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی + وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھڑکی رہتی ہوں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کھانا ہے) ۱۳

فَانْكَانَ مَا قَدِ قِيلَ عَنِ قَلْتِهٖ فَلَا رَفْعَ سَوَاطِلِ اِلَیَّ اَنَا لِي

حضرت حسان بزدل لوگوں میں تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں انکو عورتوں کے ہمراہ ٹیلوں پر بٹھادیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوہ خندق میں) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھیں جسکو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنالیا تھا وہ کہتی تھیں کہ حسان بن ثابت بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ میں تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودوائی تھی صفیہ کہتی تھیں ایک یہودی کا گزر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ کیا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیوں کو جو ہمارے پیچھے ہیں آگاہ کر دیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمارے حال سے بخبر اپنے کام میں مشغول ہیں لہذا تم اترو اور اسے قتل کرو و حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ میں اس کام کا نہیں ہوں صفیہ کہتی تھیں جب انھوں نے یہ کہا تو میں نے قلعہ میں سے ایک ستون اُٹھالیا اور میں قلعہ سے اُتر کے اُسکے پاس گئی اور میں نے ستون سے اُسے مارا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا پھر میں قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور میں نے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اسکا لباس وغیرہ اتار لو حسان (سے یہ بھی نہوسکا اور انھوں نے) کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اسکے سامان کی کچھ حاجت نہیں ہو۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیر بن جواریہ (قبیلہ) کی بہن تھیں یہ فرمائی تھی انھیں سے عبد الرحمن ابن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبد الرحمن اور ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عبد اللہ بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی نیز عبد اللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبصہ نے بھی سفیان سے انھوں نے ابن خثیم سے انھوں نے عبد الرحمن بن مہران سے انھوں نے عبد اللہ بن حسان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہو جو قبور کی زیارت کریں۔ حضرت حسان کی وفات ۸۰ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۷۰ھ میں

۱۰ ترجمہ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہو کہ میں نے کہا ہوا اگر میں نے کہا ہو تو خدا کرے) میری انگلیاں میرا کونڈا اٹھائیں۔ (یعنی میرا ہاتھ کاٹ دیا جائے)

اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۵ھ میں - اس وقت انکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی انکی عمر میں کسی کا اختلاف نہیں جو اور انکی عمر کے ساتھ بزر  
جالیہ میں گذرے اور ساتھ میں اسلام میں - اسی طرح انکی والدہ ثابت اور انکے دادا اس کے والد حرام  
ان سب لوگوں کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی شو انکے عرب میں پانچ پچھتر ایک سال کی والدہ نہیں میں جبکی عمر ایک سو بیس  
برس ہو - (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ یہ سے والد جابر بن عبد الرحمن کے سانشے انکے باپ  
دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر ایست رہا اور نہتے بعد اسکے مگے اس وقت انکی عمر اسیالیس برس کی تھی - انکا تذکرہ  
تینوں نے لکھا ہو -

### (سیما) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا غزوہ طائفت میں شہید تھے - بقیہ برقی لید  
نے سعید بن ابراہیم قرظی سے انھوں نے ابو یوسف سے یہ ایک شامی بزرگ تھے - والدہ بنی حرام وہ کہتے تھے میں نے حسان  
ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا طائفت میں تھے اپنے پندہ لکون کو دیکھا انھوں نے  
سرخ اور زرد خضاب لگایا جو تو اپنے فرمایا کہ وہ لکھا بالعمان والاصفہان میں نبی بن زید بن عوفی نے اپنی سند سے ابو بکر  
ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے بہت ہی بے غمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہت بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العظم  
خمراتی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کیا کہ خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا طائفت میں تھے آئینہ اپنے لباس میں دیکھا کہ انھوں نے اپنی والدہ عیون کو زرد کر لیا تھا اور  
بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آئینہ فرمایا کہ وہ لکھا بالعمان والاصفہان - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

### (سیما) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسان عیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وہ بنی القیس کے ہوا اسلے تھے انکے بیٹے بھی نے بڑا  
کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وقت (کے استعمال) سے منع فرمایا جو - ابن مندہ نے لکھا ہو  
اور انھیں نے انکا تذکرہ لکھا ہو کہ یہ وہم جو صحیح وہی ہو جو بہت سے لوگوں نے بھی بنی بنی بن حارث سے انھوں نے  
یہی بن حسان سے انھوں نے ابن زبیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جو کہ وہ کہتے تھے میں وہ قدر کے  
ہوا تھا انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی -

ابن ابی حسان عیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اسلے تھے انکے بیٹے بھی نے بڑا  
کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وقت (کے استعمال) سے منع فرمایا جو - ابن مندہ نے لکھا ہو  
اور انھیں نے انکا تذکرہ لکھا ہو کہ یہ وہم جو صحیح وہی ہو جو بہت سے لوگوں نے بھی بنی بنی بن حارث سے انھوں نے  
یہی بن حسان سے انھوں نے ابن زبیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جو کہ وہ کہتے تھے میں وہ قدر کے  
ہوا تھا انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی -



(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن خوط - فُطی ثَم البکری - اپنی قوم میں شریف تھے اور بکریں و اہل کی طرف سے وفد بنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے بہت سے بیٹے تھے - یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے - انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے

انا ابن حسان بن خوط و ابی رسول بکر کلما الی النبی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

تین کتابوں کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا انکے بھائی حارث بن حسان فطی کے پاس تھا جب عارث مقتول ہوئے تو انکے حق میں کسی نے یہ اشعار کہے - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ اَمْسَیْتُ حَارِثُ بْنُ حَسَانَ - الی آخر الابیات اور انکو بھائی بشر نے یہ اشعار کہے - انا ابن حسان بن خوط - الی آخر الابیات -

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان - علی بن سعید عسکری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے حسن بن عرفجہ سے انھوں نے عمرو بن حفص عسکری سے انھوں نے تھیم بن حکیم سے انھوں نے ابو عاصم جعفی سے انھوں نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلون کے درمیان میں ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردوں کے درمیان میں - ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے - ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود ثمیمی طہوری - انکے بیٹے نضل نے روایت کی ہے یہ اور انکی والدہ دونوں شرف صحبت سے مشرف ہیں انکا شمار اعراب بصرہ میں ہے - انکے بیٹے نضل نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میری والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپکے پاس اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اس میں برکت دے اور اللہ اسکو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے (یعنی میرے) منہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کو اس میں برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ بیان کیا - مگر میں سمجھتا ہوں کہ انکا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم -

۱۰ ترجمہ میں حسان بن خوط کا بیٹا ہون اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے ۱۱

۱۲ ترجمہ میں حسان بن حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتے ہیں ۱۳



(اور پانچویں چیز) فرزند صالح ابو یحییٰ کا نام بقیہ بن ولید ہو۔ یہ عبارت ابو موسیٰ کی تھی اور ابو عمر نے کہا جو کہ حساس اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص تھے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ الی آخر الحدیث کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے اور ابن ابی حاتم کے علاوہ اور لوگوں نے خالص نقطہ دار میں ذکر کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہو تو انکا نام شنخاش ہو گا شنخاش غنیمہ ہی کے علاوہ۔ ابو عمر نے کہا جو کہ یہ میرے نزدیک وہم ہو کیونکہ شنخاش کی حدیث حساس کی حدیث کے مغایر ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے حساس کے دو تذکرے لکھے ہیں پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گزر چکا ہے اور انکا نسب بھی ابن مالک سے نقل کیا ہے اور دوسرا تذکرہ یہی ہے اور کہا جو کہ یہ دوسرے حساس ہیں اس دوسرے تذکرہ میں سبحان اللہ کی حدیث بھی انھوں نے روایت کی ہے اور پہلا تذکرہ انھوں نے ابن مالک سے نقل کیا ہے اور انکے متعلق کوئی حدیث نہیں روایت کی ابن مالک نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ میں لکھا تھا جسکو ابو موسیٰ نے اسے روایت کیا ہے مگر ابو موسیٰ نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ میں لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اسکو ابن مالک پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن مالک نے پہلے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حَسَن (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ شیبی اور بعض لوگ انکو حَسَن کہتے ہیں اور بعض لوگ حَسَن کہتے ہیں۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ اشدن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حَسَن (رضی اللہ عنہ)

عامری۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ انکی حدیث یہ ہے کہ زمانہ حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا حج ختم ہو چکا اُس نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ (اچھا اب) جلد جلد کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلیں) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا ابن سیدنا) حَسَن (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی کنیت ابو محمد۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نوا سے ہیں۔ والدہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ جو انان الہ جنات کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی کی بہار ہیں (عورت تین ہی آپ کے مشابہ تھے۔ انکا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنے رکھا تھا اور انکی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی اور ولادت سے ساتویں دن آپ نے انکا حقیقہ کیا تھا اور انکے بال منڈوا لئے تھے اور حکم دیا تھا کہ انکے بالوں کے بہ وزن چاندی خیرات کی جائے۔ اہل کسار کے پانچویں شخص ہیں۔

ابو احمد عسکری نے کہا جو کہ یہ نام جاہلیت میں (کسی کا) معلوم نہیں ہوتا اور انھوں نے ابن اعرابی سے انھوں نے بفضل سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے (یہ دو نام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کا نام حسن اور حسین رکھا ابن اعرابی کہتے ہیں میں نے بفضل سے کہا کہ وہ شخص جو یمن میں تھے (انکا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) بفضل نے کہا انکا نام سن ساکن السین اور حسین بفتح حاء و کسر سین تھا۔ ان دونوں صاحبزادوں سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤں بلاد ضمیمہ میں جو (نسکی نسبت) ابن عمر (شاعر) نے (یہ شعر) کہا جو۔ غداۃ اضر باحسن السبیل اسی مقام میں بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل محمد بن ناسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی احمد بن علی بن عبد الوہاب بن زکیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بشر دلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو بکر بن عبد الرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جنگی اللہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں نصف رمضان ستھمہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور مدینہ (منورہ) میں ستھمہ ہجری میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی ولادت نصف شعبان ستھمہ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں غزوہ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہیں دو سال بعد پیدا ہوئے ہجرت کے اور غزوہ احد کے درمیان میں دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا فصل تھا۔ دلابی نے کہا جو کہ ہم سے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صالح نے ساک بن حرب سے انھوں نے قابوس بن خرق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے (خواب میں) دیکھا جو کہ گویا ایک عضو آپکا میرے گھر میں ہو حضرت نے فرمایا کہ تم نے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جسکو تم کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوئے اور ام فضل نے انکو قسم کا دودھ

۱۱۲ (ایک سال سے ملو وہ لوگ ہیں جنکو آپ فاطمہ کے نازل ہوئے بعد ازاں آپ کا پورا اہل عائی تھی اور انکے لیے عافانی تھی کہ یا اللہ انکو بھی سیکھالیت میں داخل فرمادے ۱۱۳ ترجمہ اس جملہ کو جو کہ (مقام) حسن میں لڑتا رہا ایک ہو گئی ۱۱۴ ام فضل حضرت حماس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں قسم انکے بیٹے کا نام ہو مطلب تھا کہ جو دودھ تم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اسکو پلاؤ گی یعنی وہ بچہ اب غریب پیدا ہوا چاہتا ہو ۱۱۵



پلایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا نام کیا رکھا میں نے عرض کیا کہ میں اسکا نام حرب رکھا ہو حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہو) بلکہ (اسکا نام) حسن ہو پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے انکا نام بھی حرب رکھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاپہلے اور آپ نے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا کہ اسکا نام میں نے حرب رکھا ہو حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہو) بلکہ (اسکا نام) حسین ہو پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا کہ میں اسکا نام حرب رکھا آپ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہو) بلکہ (اسکا نام) محسن ہو بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ میں ان تینوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو ہارون (نوح علیہ السلام) کے بیٹوں کے نام تھے (یعنی) شہر اور شہر اور شہر۔

حضرت حسن سے (ام المؤمنین) عائشہ نے اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یہیم اور مسیب بن نجہ اور اصعب بن نباتہ اور ابوالجوراء اور معاویہ بن خدیج اور اسحاق بن بشارہ اور محمد بن سہیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے ابواسحاق سلفیوں کے یزید بن ابی مریم سے انھوں نے ابوالجوراء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہیں جنکو میں وتر (کی دعاے قوت) میں پڑھ لیا کرتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں) اللہم اہنی فین ہدیت وعافنی فین عافیت وتولنی فین تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی والقضی علیک وانہ لا یدل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبد الوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہون ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن لطیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی نیز ابوبشر کہتے تھے ہمسے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہون شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ابی مریم نے ابوالجوراء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہوں تو بیان کیجیے انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ) صدقہ کے چھوہارون میں سے ایک

۱۲ ترجمہ: اے مجھے براہمت کر ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے عافیت دی اور مجھے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جسے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان پیروں میں جو تو نے مجھے دی ہیں اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچاؤ بیشک تو رحیم و حکیم کرتا جو اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اسے ہمارے پروردگار تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے ۱۲

چھوٹا لیکر اپنے منہ میں رکھ لیا تھا حضرت نے اسکو (میرے منہ سے نکال لیا اس حال میں کہ اس میں میرا لعاب (دھن) مل چکا تھا اور اسکو صدقہ کے چھوٹا روٹ میں ملا دیا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک چھوٹا روٹ کی کیا بات تھی (آپ نے کھا لینا چاہتا تھا) آپ نے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنی آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں شک ہو اسکو ترک کر دو کیونکہ مچائی نام اطمینان کا ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور حضرت ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُس کے بعد انھوں نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طاہر سے انھوں نے عمیر بن مامون سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنے منہ سے پلٹھا اُسے یہاں تک آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائیگا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائیگا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنی احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبد العزیز بن علی بن احمد انطاکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبد الرحمن خلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبد الرحمن ابن ابی نعیم بکلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابو سعید خدری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں سواد و خالہ زاد بھائیوں یعنی عیسیٰ اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے عتہ خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن یعقوب ربیع نے عبد اللہ بن ابی بکر بن زید عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے سلم بن ابی زید ثمال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس بائیں طرف بیٹھے تھے

۱۵ جو انان جنت کے سردار ہوئے کا مطلب یہ ہے کہ جو جنک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے ان سب کے یہ سردار ہو گئے ورنہ جنت میں نہ جتے لوگ ہو گئے جو ان کے ہمراہ گئے ہوں گے ۱۶ یعنی حضرت احسن کج (ان فرق) فضیلت نہیں ہے یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہو سکتی ۱۷

اور آپ کسی چیز کو اٹھائے ہوئے (یا درمیں چپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو سینے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہو جسکو آپ اٹھائے ہوئے ہیں آپ نے چادر کو لپیٹ کر (معلوم ہوا کہ) وہ حسن اور حسین تھے جسکو آپ اپنی گود میں لیے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھا اور جو شخص ان سے محبت رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمعیل بن عبد اللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عیالک نے حسن (بصری) سے انھوں نے ابوبکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنی حسن) سردار ہوا اللہ اسکے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادیا۔ تیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حرث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت میں حسن اور حسین (گھر سے باہر) آئے سرخ کرتے پئے ہوئے چلے آ رہے تھے اور اُنکے پیراٹھکڑا تے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے اور اُنکو گود میں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا بعد اُسکے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہوا اِنما امواکم واولادکم فقتلہ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آ رہے ہیں اور اُنکے پیر لغزش کرتے ہیں تو مجھے نہ رہا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور اُنکو اٹھا لیا۔ تیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ تیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر عتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمر بن صوح نے سلمہ بن وہرام سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے

۱۱۔ اے محبت رکھنے کا مطلب نہیچ کفر و باطنی محبت کا دعویٰ کرے بیٹے شکر بن فریض ابوبکر علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہو کہ اپنے نبی کی پیروی بھی کرے ۱۲۔ ترجمہ ۱۱۔ اسکے نمبر ۱۱ کے بعد اورواد لکھا کہ قتادہ بن اسبغ بن زید کہ حضرت محمد پر لعنہ اللہ وغیرہ قاتل تھے ہرگز نہیں جھٹکے جس سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے ۱۳۔

ہیں ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے اور ابو بکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے عبدی بن ثابت سے انھوں نے براؤ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانہ پر سوار کیے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان اصفہانی نے بھی بن عبید سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ بن سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں جب یہ آیت نازل ہوئی انا نذیر لہ الذل لہذہ بنکالم الریس اہل البیت والیہ کم تطیبا تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو محمد کہتے تھے ہم سے علی بن منذر کو فی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے عطیہ سے انھوں نے ابوسعید سے اور اعمش سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو گراں قدر چیزیں تم میں سے ہوں جو تم سے جاتا ہوں جب تک انکے ساتھ تمسک کرتے رہو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے ایک چیز انہیں سے نسبت دوسرے کے بڑی ہے (وہ دونوں یہ ہیں) کتاب اللہ جو (مثل) ایک رسی (کے) جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہنچ جائیگی پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے انھوں نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۱۔ یہاں اس لئے کہ کہتے ہیں جس کی بات اسکی صغریٰ کی حالتیں نکاح کر لیا جائے انکو والد یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی تھیں اسوقت یہ خبر کی کہ یہاں یہ آیت آئی یہ نظم کے نام سے مشہور ہے ترجمہ انندی ہا ہوتا ہو کہ ای البیت (محمد) تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں معاف کرے۔ اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر نے اتفاق کیا کہ البیت طہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لغت عرب بلکہ نام دنیا کے لغت میں البیت اور اہلخانہ اور گھر کے لوگ بی بی بھی کہتے ہیں اور سابق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس آیت کی آیتوں میں نام تر خطا ہے ولج سے ہو گرا حادث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرت حنین اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی ازواج میں داخل فرمایا یا داخل فرمائی دعا کی ازواج کا اس حدیث میں اصالة و عقیدہ داخل ہوا جس سے یہی سمجھا جاتا ہے حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے ۱۲۔ قرآن کے ساتھ تمسک کر لینا مطلب یہ ہے کہ انہیں عمل کیا جائے اور البیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے ۱۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام فرق اسلام میں جس اعتدال اور خوش اسطری کا سامنا قرآن البیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہیں ۱۴۔



فرمایا اللہ سے نجات رکھو اور جو ان نعمتوں کے جوہر و زانہ تمہارا نص ہوتی ہیں اور جو اللہ کی محبت کے مجھے نجات رکھو اور جو میری محبت کے میرے اہلیت سے نجات رکھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پاسکے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں اس حال میں اس سے ملوں کہ میں اسکے گھر تک پہنچاؤں اور تین مرتبہ انھوں نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں دیا (نصف بھی اس طرح کہ) ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک تہی دیدیتے۔ پھر اور دوسرے اپنا پورا مال دیدیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباب میں سے ایک سبط ہیں حضرت حسن بہت ہی بردبار اور کریم اور پابند گار تھے انکی پرہیزگاری ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انھوں نے اللہ کے بیان کی نافرمانی پر قناعت کر کے دنیا اور اسکی سلطنت چھوڑ دی اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم ہوں اور میری حکومت میں کسی کا خون پینے سے بھی گریزا جائے۔ حضرت عثمان بن عفان کی مدد میں سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت صلی سترہ رمضان سنہ ۴۰ میں شہید ہوئے۔ تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے جان بیستہ کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے انکے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کے زیادہ اطاعت کرنے والے اور ان سے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن قریب سات مہینہ کے عراق اور اسکے اطراف یعنی خراسان اور حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے پھر حضرت معاویہ شام سے انکی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہ کی طرف چلے جب دونوں لشکر مقابل میں آئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہیں مل سکتی جب تک کہ وہ لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہ ہو جائے لہذا انھوں نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ میں تمھیں خلافت دیے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر میں خلیفہ کیا جاؤں اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے ان چیزوں کو طلب نہ کرنا جو میرے والد کے وقت میں انھیں مل چکی ہیں اسکے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے انکی درخواست منظور کر لی اور وہ عجز نہ ہو یہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہو اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے گا۔ اس سے بڑھکر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سردار فرمایا۔ حمین ابو محمد یعنی قائم ابن علی بن حسن و شقی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے حمین ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے حمسہ احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

۱۔ یہ کہ قاعدہ جو کہ جب کہ کسی سے محبت کرے گا تو اس کو محبوب کہے جعفر محبوب ہو گئے یا اس کسی قسم کا تعلق رکھتے ہو گئے یا اسکی نظر میں محبوب ہو جائے مگر صرف زبانی محبت بھی کام نہیں دیتی ۲۔ سبط کے معنی اولاد یا اسکی جمع جو مراد بیان پیغمبروں کی اولاد ہو ۳۔

ہمیں محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن خاتقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر ابن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المومنین (علی مرتضیٰ) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمیں اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا انداشت نے ہمیں روکا ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اسوقت تمہارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمہاری دنیا تمہارے دین سے مقدم ہو گئی تو آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمہارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہیں رہے جیسے تھے۔ اسوقت دو قسم کے لوگ تمہارے مقتول ہو چکے ہیں کچھ تو صفین میں مقتول ہو چکے ہیں جنگ کے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہروان میں مقتول ہوئے ہیں جنگ انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو رو رہے ہیں وہ پریشان ہیں سفو معاویہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا جو جمین نہ عزت جو نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دین اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی بازو سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لین اور جس بات پر تم راضی ہو اسی کو اختیار کریں تو سب لوگوں نے ہر طرف سے انھیں آوازیں دیں کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہیں جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد ابن مہران فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں نے خود ابن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن فضل حرانی نے روایت کیا ابن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اس شخص نے کہا کہ تمہیں مومنوں کے مٹھ میں کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اسے مومنوں کے رو سپاہ کر نیوالے حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آپ کے منبر پر کھڑے ہیں یہ بات آپ کو بہت ناگوار ہوئی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ انا انزلناہ فی لیلة القدر و ما درک ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر (حضرت نے فرمایا کہ ہزار مہینوں سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں) ہمیں سیر بعد بنی امیہ بادشاہت کرینگے۔

اسوقت کی یقین میں اختلاف جو جمین حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہیں معاویہ الادی سلطنت میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیع الآخر میں پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے

۱۸ ترجمہ قرآن کو نازل کیا جو شب قدر میں اور غلو کہنے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہو شب قدر ہزار مہینوں سے ۱۱

بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں ربیع الآخرہ میں یہ واقعہ ہوا اسکے قول کے موافق یہ جہنم نے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں جمادی الاولیٰ میں یہ واقعہ ہوا اسکے نزدیک اٹھ جہنم نے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال میں انھیں لوگوں کا قول صحیح ہو کہتے ہیں سکنہ میں یہ صلح ہوئی اسنے وہم ہو گیا ہو۔

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اسکے کہ حضرت معاویہ کو ذہین آئیں حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگوں ہم تمہارے سردار اور تمہارے حمان ہیں اور ہم تمہارا رب بنی کے اہل بیت سے ہیں جسے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہو اور انھیں نبی پاک کر دیا ہو اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور انکے رونے کی آواز کا نون میں آئی جب حضرت معاویہ کو فہم ہو چکے تو لوگوں نے اسے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھیں حضرت معاویہ نے کہا ہمیں اسکی ضرورت نہیں ہو عمرو بن عاص نے کہا میں اسکو مناسب سمجھتا ہوں تاکہ انکی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں واقعات گذرے ہیں انکو ظاہر کر دیں حضرت حسن اُن بات کے بیان کر نیکو کھڑے ہو گئے جسکے متعلق انھوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی بعد اسکے فی الجبہ فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمہیں ہمارے اگلے (یعنی بنی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمہارے جانوں کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پر ہمیز گاری ہو اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہو اور یہ معاملہ جسکے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہیں) یا تو وہ مجھ سے زیادہ اسکے حق دار ہیں اور یا یہ میرا حق ہو جو میں اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمہاری جانوں کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا اُن اور سی لعلہ فتنہ کلمہ متاع الیٰ حسین تو حضرت معاویہ نے اسے کہا کہ (اب منبر سے) اتر پڑیے عمرو بن عاص سے کہا کہ تمہارا یہی مقصود تھا۔ حضرت حسن کی وفات کے وقت میں بھی اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہیں سکنہ میں انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں اور بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں۔ خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انکی بی بی جعدہ بنت شعث بن قیس نے انھیں زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوئے اور یہ حالت ہوئی کہ) اسکے نیچے ایک طشت رکھ دیا جاتا تھا اور دوسرا اٹھایا جاتا تھا قریب چالیس دن کے یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہو گئی۔ جب انکا مرض ٹھہ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ایک مرتبہ کا ایسا کبھی نہیں پلایا گیا

۱۔ ترجمہ میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمہارے لیے فائدہ ہو ۱۲

میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کے گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپ کو زہر کسے پلایا جو حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیون پوچھتے ہو کیا تم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو میں انھیں اللہ عز و جل کے حوالہ کرتا ہوں جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی بھیجا اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے حضرت عائشہ نے اسکو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم بھی حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اسے اجازت طلب کی تھی اور انھوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انھوں نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہذا میرے بعد اگر وہ اجازت دین تو تم مجھے انکے گھر میں دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا جو کہ بنی امیہ تھیں روک لین گے لہذا اگر وہ ایسا کریں تو تم ان سے اس کے متعلق مزاحمت نہ کرنا اور نہ جنتہ البقیع میں دفن کر دینا چنانچہ جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت حسین عائشہ کے پاس اسکی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا خدا کی قسم وہ وہاں بہرگز دفن نہیں کیے جاسکتے حضرت حسین کو جب یہ معلوم ہوا تو انھوں نے اور انکے ساتھ والوں نے ہتھیار اٹھا کر مروان نے بھی ہتھیار اٹھا لئے حضرت ابو ہریرہ نے اسکو سنا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم یہ بڑا ظلم ہے کہ حسن کو انکے باپ کے ہاں دفن ہونے سے روکا جاتا ہو واللہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور انکو سمجھایا اور خدا کا واسطہ دلا یا اور کہا کہ کیا آپکے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمہیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے سہلانوں کے مقبرہ میں لیجا نا حضرت حسین نے مان لیا اور انھیں جنتہ البقیع میں اٹھائے گئے۔ بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سید بن عباس کے انکے جنازے کے ساتھ نہ تھا سید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے حضرت حسین خود انکے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جنازہ پڑھ دیں اور ان سے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہ تھی تو میں بہرگز تمہارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکے جنازے میں خالد ابن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انھوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھوں نے انکو اجازت دیدی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دونوں کو خدا ہمارے گھر میں جمع نہ کرے گا لہذا اہل کوفہ تمہیں دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نہ کریں۔ فضل بن وکین کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھیں جنوع کی حالت طاری تھی ایک شخص انکے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ اسے ابو محمد یہ جنوع کیسی جھوٹ آپکی روح آپکے جسم سے جدا ہو گی اسوقت آپ اپنے والد بن علی اور فاطمہ و زانائے باطنی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموں یعنی قاسم اور طیب اور طاہر اور ابیہم اور اپنی خالہ یعنی رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہنچنے کی سکرانگی وہ حالت دور ہو گئی۔ جب حضرت حسن کی وفات

ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتوں نے ایک مہینے تک انکے لیے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

### (سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن ربیعہ عیسیٰ - حذیفہ بن یمان کے والد ہیں۔ انکے نسب کے متعلق انکے بیٹے حذیفہ کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ انصار کے قبیلہ بنی عبد الاشمل کے حذیفہ تھے۔ یہ اور انکے دونوں بیٹے حذیفہ اور صفوان احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانوں نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ یہیں عبداللہ بن احمد بن سعید نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی ہے وہ حذیفہ بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ مجہود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل کی طرف تشریف لے چلے تو اپنے حسیل بن جابر کو جگانام یمان ہوا اور حذیفہ بن یمان کے والد ہیں اور ثنایت بن وقش بن - عور کو عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بلندی پر بٹھادیا تھا یہ دونوں بہت بوڑھے تھے انہیں ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہمارے ہتھیار می ٹکرتی (کم) رہ گئی ہو جیسے گدھے کی پیاس ہم تم آج یا کل مر جائیں گے پس کیون نہ ہم اپنی تلواریں لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں شاید اللہ تعالیٰ ہمارے سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں اٹھالیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے انکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثنایت بن وقش کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم انکو پہچانتے نہ تھے اُن لوگوں کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمہیں معاف کرے وہ رحم الراحمین ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکی دیت ادا کر دین مگر حذیفہ نے انکی دیت مسلمانوں پر خیرات کر دی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور زیادہ مال دیدیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

### (سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خار جہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حسل ہو بغیر پائے یہ اوپر گزر چکا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام حسین ہو ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور انھوں نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) دو حصہ گھوڑے کو دیے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ اسے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ مویشی بیچنے کے لیے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ اے حسیل کیا تم اس بات کو پسند

۱۵ تمام جانوروں کی پرہیز گدھے کو پیاس کم لگتی ہو لہذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہیں ۱۲



کرتے ہو کہیں تھیں میں صاع چھو ہا رہے دون اس بات کے عوض میں کہ تم میرے اصحاب کو خیر کا راستہ بتا دو حسیل  
کتنے تھے مینے منظور کر لیا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (خیریت) واپس آئے تو بیٹھ میں صاع چھو ہا رہے دیے  
اور میں در اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ میں کیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ سل کے نام میں کیا ہے  
اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہیں بس اسی پر انھوں نے اکتفا کی ہے۔ جو یہ بیٹھ حاکم مملوک اسواؤہ اور بعد واد کے  
یاسے تختانیہ ہو اور آخر میں ہے ہو۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہے اور انھوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث۔ روایت  
کی ہو مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ جنین میں شریک تھے انھوں نے جنینا الف کے ساتھ لکھا ہے الف ہوتا تو میں سمجھتا کہ کاتب نے  
غلطی سے خیر کو جنین لکھا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

### (سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر اشجعی۔ خیر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ  
حسلی بغیر پاک کے نام میں لکھا ہے اور انکو حسیل ابن خارجہ اشجعی لکھا ہے اور کہا ہے کہ غزوہ خیر کے دن اسلام لائے اور فتح خیر میں  
شریک ہوئے اور انھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کیلئے دو حصہ دیئے۔ میں ان دونوں کو  
ایک سمجھتا ہوں۔ انکے نسب میں علما کا اختلاف ہے جیسا کہ اور لوگوں کے نسب میں اختلاف ہے اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ  
نے لکھا ہے اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ ان دونوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیر میں شریک ہوئے ابو الاسیل  
ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاپین نے  
بیان کیا ہے کہ یہ خیر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے واللہ اعلم۔

### (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ عیدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ احمد بن سيار نے بیان کیا ہے  
کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہم سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کر چکے تھے مگر  
انکی حدیث حسن ہو اسمین سننے والے کے لیے عبرت ہے۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہے  
اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو حسین لکھا ہے اور ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جن سے انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے پس گویا یہ کوئی اور ہیں۔  
ابو موسیٰ نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے  
ان دونوں گروہوں میں سے کسی کے ساتھ ہو کے لڑنیکی برائی ظاہر ہوتی ہو جنھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد  
جنگ کی تھی اس خواب کے ذکر کرنیکی حاجت نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ احمسی۔ یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے۔ (امام) مسلم نے اپنی (کتاب) صحیح میں انکا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ انکا نام حسین کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم انکا تذکرہ حسین کے اور ابو اسحاق کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ میں لکھینگے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ انصاری۔ رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوہ بدر کی رات آئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑو گے تو عاصم بن ثابت ابن ابی القحطہ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے تیر کمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب لوگ دوسو گز یا اس کے قریب فصل پر ہونگے تو تیروں سے مارینگے پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہنچ سکے تو پتھر توں سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ اُن تک پہنچ سکے تو پتھر نیزہ بازی ہوگی یہاں تک کہ جب نیزہ سے ٹوٹ جائینگے تو ہم انکو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لینگے پھر تلواروں سے لڑائی ہوگی حسین کہتے تھے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن فضالہ بن اشتر بن حجان بن فقہ بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ انکا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین نون کے ساتھ رکھا۔ داؤد بن سعید سے انھوں نے داؤد بن محمد بن عبد الملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ اپنے پوری سورت ختم کر دی (پھر اُس کے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

## فرزند جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت ابو عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (زندگی میں) بہار اور سینے سے لیکر نیچے تک آپ کے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں اذان پڑھی۔

جو انانہ اہل جنت کے سردار ہیں اور اہل کساد کے پانچویں شخص ہیں۔ انکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا علیہ السلام علیہ السلام جو ابوامریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتوں کی سردار تھیں۔ ہمیں ابواحمہ یعنی عبد الوہاب بن ابی نصر امین بغدادی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل ابن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن نضر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن خلعت فرائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوشہر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی فضل بن ولید اور عبد اللہ ابن موسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں اسرئیل نے ابواسحاق سے انہوں نے بانی بن بانی سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو میں انکا نام حرب رکھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قشر نعل لے کر آپ فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم اسکا نام کیا رکھا ہے عرض کیا کہ حرب آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہو چھرب حسین پیدا ہوئے تو میں انکا نام حرب رکھا مگر ابی ہاشم نے عرض کیا کہ حرب آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہو چھرب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں انکا نام بھی حرب رکھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشبیہ لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم اسکا کیا نام رکھا ہے لے کر آپ نے فرمایا کہ میرے چھرب حسین کے بیٹوں کے نام تھے یعنی شہزادہ شہید ابوطاہر ابواسد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوشیبہ یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوفسان یعنی مالک بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حرث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین ان کے ناموں میں سے ہیں زمانہ بپا اہلیت میں یہ نام نہ تھے۔ ابواسد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابی ہاشم عبد الرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوصالح یعنی عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث ابن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان سلمہ میں پیدا ہوئے اور زہری ابن بکار نے کہا کہ حسن و شعبان سلمہ ہجری میں پیدا ہوئے جعفر بن محمد نے بیان کیا کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان میں صرف ایک گھر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال اس میں بعد حضرت حسین پیدا ہوئے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔ ہمیں ابوالفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ بنی خیرومی نے اپنی سند سے احمد بن علی ثنی تاک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن سلام حمیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انہوں نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی

انھوں نے حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی ہو گو اُسکو بہت زمانہ گزر چکا ہو اور وہ از سر نو اُسکے لیے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑے تو اللہ تعالیٰ اُسے از سر نو ایسا قدر ثواب عنایت فرماتا جو جس قدر اُس مصیبت کے دن وعدہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام یحییٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ الموصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علاء نے مروان بن سالم سے انھوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے انھوں نے حسین بن علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہو جب وہ دریا کا سفر کریں تو یہ آیت پڑھ لیا کریں بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر ابا و ام و سہا انا ربی اغفور رحیم ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد شحی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرہی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ الموصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن جبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن خلیفہ جدی نے محمد بن زیاد سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ سن ہو حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ کیوں فرماتے ہیں کہ وہ سن ہو حضرت نے فرمایا کہ جبریل نے (مجھے) پوچھا کہ وہ حسین ہو (میں نے) اسے کہا کہ نہیں وہ حسن ہو (ہمیں اسمعیل ابن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن یحییٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقبہ بن کرم عمی ایسری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی نعیم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے حضرت ابن عمر سے کہ چھڑ کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے) حضرت ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو چھڑ کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کر دیا (اسوقت کو فی مسئلہ نہ پوچھا) میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہیں اور اسی قسم کی حدیث ابو ہریرہ سے بھی مروی ہو جو ان کے بھائی حضرت حسن کے بیان میں گزر چکی یہ حدیثیں دونوں بھائیوں کے درمیان میں مشترک ہیں لہذا دوبارہ اُنکے لکھنے کی حاجت نہیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عرفہ نے خبر دی

۱۱ ترجمہ اللہ الرحمن رحیم کے نام سے اسکی روایت اور اسکا قیام ہو بیشک میرا پروردگار غفور رحیم ہو ۱۲

وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انھوں نے سعید بن راشد سے انھوں نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے بیٹے ہیں اور میں حسین کا پوتا خدا اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انھوں نے علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لیکر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لیکر پیچھے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نقعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یحییٰ بن حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یحییٰ بن محمد بن جعفر بن محمد بن ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی علیہ السلام کا سر لایا گیا اور پشت میں رکھا گیا ابن زیاد اسکو چمکنے لگا اور انکے حسن بن کچھ کلام کیا حضرت انس نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت لیر سچی) کہدیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ انوقت حضرت حسین کے بالوں میں خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہو متفق علیہ ہو۔ اور اوزاعی نے شداد بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے یونس وائلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام میں سے ایک شخص نے اپراور انکے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو وائلہ بن اسقع کھڑے ہو گئے اور انھوں نے (نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ خدا کی قسم میں علی اور حسن اور حسین کو اور فاطمہ بنتے برابر محبت رکھتا ہوں جیسے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے متعلق حدیثیں سنیں میں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا اسنے میں حضرت حسن آئے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے زانو پر بٹھالینا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھیں اپنے اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئیں تو انھیں اپنے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُسکے فرمایا انا یرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا دروی کہتا ہوں) یونس وائلہ سے پوچھا کہ جس کی چیز ہو انھوں نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابو احمد عسکری کہتے تھے کہ اوزاعی نے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل میں روایت نہیں کی واللہ اعلم وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل میں صرف ایک حدیث روایت کی ہو ان دونوں کو بڑی امید کا خوف تھا۔ زہری بن یحییٰ نے کہا کہ مجھے مصعب نے بیان کیا کہ

۱۰ ترجمہ اللہ ہی چاہتا ہو کہ اسے اہل بیت سے ناپاک کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے ۱۱



حضرت حسین نے پچیس حج پایادہ کیے اور جس قدر انھوں نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے کئے عراق سے انھوں نے کوئی حج نہیں کیا عراق سے آنے کے بعد صرف بیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق سلسلہ میں آئے تھے اور شروع سلسلہ میں شہید ہوئے۔ حضرت حسین اس بات کو برا سمجھتے تھے جو ان کے بھائی حسن نے کی یعنی حضرت حسن نے جو حضرت معاویہ کو خلافت دیدی تھی۔ حضرت حسین نے اسے کہا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ معاویہ کے دعوے کو مان کر اپنے باپ کے دعوے کی تاکید نہ کیجیے حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو میں اس بات کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ اور زیادہ روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور حج اور صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہیں ہفتہ کے دن دسویں محرم سلسلہ ہجری میں بمقام کربلا جو مضافات عراق سے جو شہید ہوئے۔ انکی قبر شہر رہو اسکی زیارت کی جاتی ہو۔

انکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والوں نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ لکھ کے اسے بیعت کرنے کے لیے انھیں بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اسکی ولیعهدی کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوئے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے کہ ہی میں اہل کوفہ کے خطوط انکے پاس پہنچے لہذا انھوں نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگوں نے انھیں منع کیا ان منع کرنے والوں میں انکے بھائی محمد بن حنفیہ اور ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اسکو میں ضرور کروں گا چنانچہ وہ عراق چلے گئے یزید نے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اسنے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجا اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (در صورت خیالی) اسے رسی کی حکومت کا ایما دیا اور کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی بجائے اسکے کرا اسنے اس بات کی درخواست کی کہ عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئیں اور انھوں نے اسکو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ خود شہید ہوئے اور انیس آدمی انکے گھر کے شہید ہوئے حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور غولی بن یزید اصبحی نے انپر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہیں ہو صحیح یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے انھیں شہید کیا اور بن لوگوں نے لکھا کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا انکی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگوں کو انکے شہادت کی ترغیب دی تھی اور اسے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہذا یہ قتل انکی طرف منسوب کیا گیا جب غولی نے انپر حملہ کیا تو انکا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے۔

اور قرآن کی فضیلت و ذہباً فقہ قتلت السیدہ المحجبا قتلت خیر الناس الاموالاً باقیہم ان یقتلوا من سبب  
بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تو اسے نہ تائید میں  
علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ علمت و اہل سنت  
انھوں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت نہ اٹل کر دین میں اگر یہ لوگ سمجھے اپنے سارے گھر کا مال دین میں تب بھی  
وہ دہم مقابلہ اس گناہ کے کم ہو گا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اس کے ہاتھوں میں تھا پھروہ  
جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُسے پڑھنے لگے عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں  
کہ تو مجنون ہو اور اُسے لکڑی ماری اور کہا جو کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتیں کرتا ہو خدا کی قسم اگر میں زیادہ ان باتوں کو  
سنے گا تو مجھے قتل کر دیگا جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار  
ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کر میں حضرت حسین کے ہمراہ ہتھڑا آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر  
(ابن سعد) نے انکا اور انکے ساتھیوں کا سر ابن زیاد کے پاس بھیج دیا ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے  
اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی سے کوٹنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ  
لکڑی کو اٹھاتا ہی نہیں تو انھوں نے کہا کہ (او کبخت) اس لکڑی کو اٹھا قسم جو اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں آپ ان ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے یہ کہتا وہ دونوں  
تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھوں کو روٹا ہو ارکھے خدا کی قسم اگر تم بوڑھے اور ٹھیکے ہوئے تو میں تمھاری گردن  
مار دیتا پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اسے گروہ عرب آج کے بعد سے تم غلام ہو تھے حسین بن فاطمہ کو  
قتل کیا اور تمھیں ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) کو سوار بنایا ہو جو تمھارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہو اور یہ کہ لوگوں کو غلام بنانا اور  
لوگوں نے حضرت حسین کے مرغیہ بہت لکھے ہیں منجلہ اُنکے سلیمان بن قہزراخی کا ایک مرغیہ یہ ہے

مرغیہ علی ابیات آل محمد فلم ارہا امثالہا حین حلت فلو ابجد اللہ البیوت والہسا وان اصبحتم منہم برعی اتخلت  
وکا نوار جازم عاوار رزیہ لقد عظمت تک الزرایا و جلت اولئک قوم لم یثیبہ اسو فہم ولم تنک فی اعدائکم حین سلطت

۱۵ میں اپنی رکاب کو سونے سے منڈھونگا بیٹھے ایک بڑے سردار کو قتل کیا ہا۔ بیٹے ایسے شخص کو قتل کیا جسکے ماں باپ تمام آدمیوں سے افضل  
تھے اور جسکے نسب سے بہتر تھا ۱۶ ترجمہ میں آل محمد کے گھروں پر گزرا یہ تو سینے انکو دیسا نہ پایا بیٹے وہ پہلے آباد تھے اللہ گھروں کو انکے لوگوں سے انگریز  
اگرچہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور غماہر تھیں یہ وہ لوگ تھے  
جنھوں نے اپنی تلواروں کو میاں میں باہر نکالا اور جب وہ نکالی گئی تو انکے دشمنوں کو قتل نہ کیا ۱۷

وَأَنَّ قَتِيلَ الطُّفْلِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ أَذِلَّ رِقَابًا مِنْ قَرِيشٍ فَذَلَّتْ أَلَمُ تَرَانِ الْأَرْضِ اصْطَحَتْ مَرِيضَةً لَفَقَهُ حَسِينٌ وَالْبَلَدُ اقْشَعَرَتْ  
وَقَدْ اِعْوَلَتْ تَبْكِي السَّمَاءُ لِفَقْدِهِ وَانْجَمَهَا نَاحَتْ عَلَيْهِ وَاصْلَتْ

اس مرثیہ میں بہت اشعار ہیں اور ایک مرثیہ مضمون غری نے کہا ہے

يُطْلِكُ يَا قَاتِلَ الْحُسَيْنِ لَقْدَ بَوَاتِ بَحْلُ نِيهِ بِالْحَسَامِلِ اے جاجوت احمد فی خفرتہ من حرارۃ النشاکل  
تَعَالِ فَاسْطَلِبْ خَدَا شَفَاعَتِهِ وَانْمُضْ فِرْدَوْسَهُ مَعَ النَّاهِلِ مَا الشَّكَّ عِنْدِي بِحَالِ قَاتِلِهِ لَكُنِّي اشْكُ بِالْحَنِّ ذُلَّ  
كَانَا نَسْتَنْجِسُ الْحُسَيْنِ اَلَا تَنْزِلُ بِالْقَوْمِ لِقَمَّةَ الْعَاجِلِ لَا يُجِيلُ الشَّدَانُ عَجَلَتِ وَمَا رَبَّكَ عَمَّا تَرَيْنَ بِالْفَاضِلِ  
بِاحْصَلَتْ لَامِرٌ سَعَادَتِهِ حَقَّتْ عَلَيْهِ عَقُوبَةُ الْاِجْمَلِ

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہے ابو خالد  
احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلمیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت ام سلمہ کے  
پاس گیا وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے  
سر پر اور داڑھی پر غبار تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہو آپ نے فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا۔ حوا  
ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا میں نے دوپہر کو خواب میں رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے آپ کا چہرہ پر پرانگی اور غبار تھا۔ آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شیشی تھی میں نے  
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ خون کیسا ہو آپ نے فرمایا یہ حسین کا خون ہو میں آج صبح سے اسکو  
اٹھا رہا ہوں حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسیدن غمید ہوئے تھے۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے  
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واصل بن عبد الاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمار بن  
عمیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اسکے ساتھیوں کا سر لایا گیا اور یہ سب سرتلے اوپر سجدہ میں رکھے  
گئے میں وہاں گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا ایک ایک دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان میں گھسایا ہاتھ

۱۱ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے قریش میں ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ زمین تیار ہو گئی؟ حسین کے  
زہنے سے اور ملک کانپ اٹھے؟ اور آسمان اٹکی جدا کی سے رونے لگا؟ اور اسکے ستاروں نے نوحہ کیا اور فرشتوں نے وعظ و نصیحت کی؟  
۱۲ ترجمہ تیسری خرابی ہو اسے قاتل حسین بیشک تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اپنے اٹھانیو اے کو تھکا دیتا ہو؟ تو نے کیا کام کیا  
تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر میں رلایا؟ آاد کل انکی شفاعت طلب کر؟ اٹھ اور پینے والوں کے ساتھ انکے حوض (کوثر) پر جا  
مجھے انکے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہیں ہو؟ شک مجھے انکے حلقہ میں جو جنوں نے انکا ساتھ لیا؟ آاکھ تو کہیں تعجب کرتی ہو؟ اسی بات کہ ان لوگوں پر عذاب  
کیون نازل ہو؟ اللہ جلدی نہیں کرتا تو جلدی کرے؟ اللہ کیلئے کار ان باتوں میں غافل نہیں؟ اس شخص کو کتنی سختی ہو سکتی؟ جبرائیلؑ عذاب آئیوا لا ہو؟ ۱۳

کہ عبید اللہ بن زیاد کے تھنوں میں گھس گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھیرا بعد اُسکے نکل کے چلا آیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانس پھر آیا) اسی طرح اسنے دوسرے مرتبہ یا تین مرتبہ کہا (امام) نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب الحاء مع اشین المعجم مع الصاد

(سیدنا) حشر ج (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا پھر انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حصب ج (رضی اللہ عنہ)

آخر میں بائے موجودہ ہو۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ اور اُسکے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُسنے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی تھی بعد اُسکے اُسنے سات آسمان پیدا کیے (حصب کہتے تھے) اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہو میں (اُسکی تلاش میں) چلا گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی مجھے معلوم نہیں۔

تین کتابوں کہ یہ ابو عمر کا وہم جو اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا میں نے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلہ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ابتداء خلقت کی حالت میں بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہو شاید بعض ادویوں نے غلطی سے حصین کو حصب لکھا ہو اور انکے

(سیدنا) حصین ج (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ بعض لوگ انکو حصین کہتے ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان میں گہرچکا ہو انکا تذکرہ ابو جسی نے کیا ہے

(سیدنا) حصین ج (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اور بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہیں۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ (انکا نام) حصین بن اوس بن حجر بن صخر بن بکر بن صخر بن نضل بن دارم تمیمی نضلی (ہو) انکا شمار اہل بصرہ میں ہو کینت انکی ابو زیاد انسے انکے بیٹے زیاد نے روایت کی ہو۔ حصین ابو القاسم یعنی عیش بن صدقہ فقیہ شامی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب تک

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صلیب بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غسان بن اغربل بن حصین بن حاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مدینہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے حضرت نے اپنا ہاتھ انکے بالوں پر رکھ دیا اور انھیں دعا دی۔ اور انھیں مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ اونٹ لیکر گیا تھا اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گھوڑے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امر القیس بن خلف بن ہمدان بن عوف بن کعب بن سعد بن زید منہ بن تیمیم بن تیمیم معروف بہ زبرقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی تیمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ زبرقان کے نام میں انکے حالات اس سے زیادہ آئیے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن منہ پر استدلال کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے مگر انھوں نے انکے نسب سے امر القیس کو نکال دیا حالانکہ صحیح اسکا باقی رکھنا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب۔ کینیت انکی ابو جندب۔ ان سے انکے بیٹے جندب نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپسے کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا حضرت نے انھیں حکم دیا کہ اذان دین اور نماز پڑھیں کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی جو اور (یہ بھی حکم دیا کہ) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ انکا تذکرہ ابن ہشام اور ابو نعیم نے

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہیں یہ اور انکے دونوں بھائی بدر بن شریک تھے عبیدہ جنگ بدر میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ اور عبیدہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ابو موسیٰ نے ابن منہ پر استدلال کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ (انکا نام) حصین بن حارث (ہو) ابو الوفاء بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول فمن کان رجلاً القادر کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علی اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور طفیل اور حصین فرزند ان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے انکا تذکرہ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۔ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو انکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔



میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کے ابن منہ پر استدراک کر نیکی کو مہی و چہ نہیں جو کہ نوکر ابن منہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے بوساک  
ہم نے بیان کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن ام حصین۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے  
اپنی داوی ام حصین سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر  
سوار تھے اور حصین میری گود میں تھو حضرت نے بغل کے نیچے سے نکال کر چار اوڑھ لی تھی۔ اس حدیث کو اسہیل اور ابوالہریر  
وغیرہما نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ حصین میری گود میں تھے اسکو سہیل نے روایت  
کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری۔ لوگوں نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کینت انکی ابو معیہ نے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور اب  
ابونصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہیں وہ قبیلہ مرہ سے ہیں انصاری نہیں ہیں حصین بن شیبہ بن تمام بن بزیع بن نضال  
ابن حرام بن واثمہ بن سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن یغنیف بن ریش بن غطفان کے شاعر تھے ابو عمرو شمسور تھے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو حسن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن ازورک۔ ازورک کا نام مالک ہے۔ سبلی  
ہیں احمسی ہیں کینت انکی ابو اوطاہ ہے انکو جریر بن عبد اللہ سجلی فومی الخلیفہ کے جلاہینے کی بشارت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حضور میں بھیجا تھا۔ بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ سجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلفہ کی طرف سے کیوں نہیں جہین دلاہیتے ہیں میں قبیلہ احس کے ایک نوپچاس  
سواروں کو لیکر گیا ان سب لوگوں کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہم نے اسے جلاہ یا پھر جریر کے قاصد ابو اوطاہ سے حصین بن  
ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انھوں نے کہا کہ تم ہو اسکی جنتے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس ساتین  
ذی الخلفہ کو چھوڑ کے آیا ہوں کہ وہ خاشتی اونٹ کے مثل (جگر و اغدار) ہو گیا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ  
احس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے دعلے برکت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ام حصین قبیلہ  
احس کی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلع کرنے والی عورت کی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنی ابو اوطاہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ابن منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

لکھا ہو کہ حصین بن ام حصین - ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا یہ بیان اوپر ہو چکا ہو ابو نعیم نے اس میں یہ بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ ابوارطہ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہو کیونکہ حصین یعنی ابوارطہ کی والدہ بھی بن حصین کی دادی ہیں جنکی نسبت ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ انھوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا میں حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حصین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود میں تھے جسکے راوی صرف زہیر ہیں قابل اعتبار نہیں ہو اور یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ خطمی ہیں۔ وادل ہیں ملیح بن عبد اللہ کے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حصین ہو۔ انکے نام میں اختلاف ہو انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور انھوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ خطمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں۔ حیاء۔ حلم۔ خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔ (پانچویں بات کا ذکر نہیں کیا) اور ابو موسیٰ نے عبدان بن محمد سے انھوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہے انھوں نے کہا ہو کہ میں انکا نام حصین صرف اسی روایت میں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکا نام بدر ہو۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو جیسا کہ پہلے بیان کیا پس انپر استدراک کر نیکی کوئی وجہ نہیں ہو اگرچہ ابو موسیٰ نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہیں مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوئے نام پر کیا جاتا ہو اور حالات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہو نہ کسی اور نے۔ اور اگر وہ اور تذکروں میں بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حریبہ بن جہم بن فاضلہ بن جہش بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔ والد ہیں عمران بن حصین کے۔ انکے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اور مسلمان ہونے میں اختلاف ہو۔ ہیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں ابو معاویہ نے شیبہ ابن شیبہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آجکل کے خداؤں کی پرستش کرتے ہو انھوں نے کہا سات کی چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہو حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب میں کسی پرستش کرتے ہو انھوں نے کہا انکی جو آسمان میں ہو

حضرت نے فرمایا اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو باتیں ایسی بتاؤں جو تمہارے لیے مفید ہوں میں عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ دونوں باتیں بتائیے جن کا آپ مجھ سے وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو اللھم العنی رشدی واعذنی من شرفسی اور ربیع بن خراش۔ اے عمران بن حصین سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (یہ کہا کہ) اے محمد عبد المطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر مجھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلبی کھلایا کرتے تھے اور آپ تمہیں فرج کیے ڈالتے ہیں پھر یہ وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم فنی شرفسی واعزم لی علی امری پس وہ پیٹے گئے اور مسلمان ہوئے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (پہلے) آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے یہ کلمات قیام فرمائے تھے اب میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم فنی شرفسی واعزم لی علی امری اللھم فنی ما سررت وما اخطات وما عمت وما جملت۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف کینت ابو حازم بحلی۔ والدین قیس بن ابی حازم کے انکے نام میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں آئیگا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

عمر بن حفص۔ والدین ابو الغوث کعب بن ابی وفات ہوئی تو انپر حج فرض تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے ابو الغوث کو حکم دیا کہ انکی طرف سے حج کر لیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ ابو الغوث کے نام میں کیا ہے یہاں کسی نے انکا تذکرہ نہیں لکھا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف خثعمی۔ یہ اور انکے بیٹے دونوں صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے انھوں نے حصین ابن عوف خثعمی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرانے جانشا جو مگراؤنٹ پر بیٹھ مہینہ سکتا کیا میں اسکی طرف سے حج کروں حضرت نے فرمایا بتاؤ اگر تمہارے باپ پر قرض ہو تو تم اسکو ادا کر کے انھوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر نیکار زیادہ سزاوار جو پس تم انکی طرف سے حج کرو چنانچہ انھوں نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے حصین بن عوف سے روایت کیا۔

۱۔ ترجمہ آنحضرت میری ہدایت کا الھام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا، ۲۔ اے اللہ تبارک و تعالیٰ میرے نفس کے شر سے بچا، ۳۔ اور میری معاملات میں عموماً بات پر مجھے کام کر ۴۔ ترجمہ آنحضرت میرے نفس کے شر سے بچا، ۵۔ اور میرے معاملات پر مجھے کام کر ۶۔ اے اللہ تبارک و تعالیٰ میرے نفس کے شر سے بچا، ۷۔ جو گناہ میں نے پوشیدہ یا علانیہ غیر تقویٰ یا تقویٰ یا ناشکی میں کیے ہیں

کیا ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے مگر وہ سفر نہیں کر سکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا۔ مگر تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کر لو۔ انکا تذکرہ تیز بن نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن - ہم انکا تذکرہ اسلئے بھائی سارثہ اور حصین کے نام میں کر چکے ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن انصاری - عبدان نے کہا ہے میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے ابن شاہین نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں محسن بن نعمان بن سنان بن عبد ابن کعب بن عبد الاشہل کے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی ہریرہ نے اپنی سند سے عبد اللہ ابن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یحییٰ بن بشیر بن یسار سے انھوں نے حصین بن محسن سے روایت کر کے خبر دی کہ انکی پھوپھی کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمہارے شوہر ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ سے فرمایا تم انکے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انھوں نے عرض کیا کہ میں انکی خدمت میں تقصیر نہیں کرتی سوا اسکے جو میں فکر کروں اپنے فرمایا تو تم اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم سے راضی ہیں یا نہیں کیونکہ یہی تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ انکا تذکرہ ابو ہریرہ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبدان اور ابن شاہین کے سوا اور کسی نے صحابہ میں انکا تذکرہ نہیں لکھا اور ہم میں جانتے کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں ابو احمد عسکری نے صحابہ میں انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان - ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ حصین بن مروان بن عبد الاحد بن اعرج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اعرج کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہاشم بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن ابو ولید انھوں نے ہجرت کی تھی اور مدینہ میں اقامت اختیار کی تھی بعد اسکے لوٹ گئے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن شمس بن شداد بن زہیر بن عمر بن مرہ بن حمان بن عبد العزیٰ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تیمیم بن حمانی صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی

خدمت پیش کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چشمے پانی کے انھیں معافی میں دیے تھے۔ انکی حدیث انکے بیٹے حاصم نے انس روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ کے آپ کے حضور میں پیش کیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چند چشمے بطور معافی کے دیے تھے منجملہ انکے جراد اور اصیب اور ثاد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس ان معافیوں کے متعلق یہ شرط کر لی تھی کہ انکی گھاس نہ کاٹی جائے اور انکا پانی نہ بیچا جائے اور انکے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہ ان کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن برد کا قصہ بھی انھیں سے مروی ہے اور طلحہ بن برد کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہیں اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان میں بھی لکھا ہے۔ اور زہیر ابن حاصم نے کہا ہے

ان یلادی لم تکن املاسا . بہن خطا القلم الانقا سا  
من النبی حیث اعطى الناس . سلم یرع لیساً ولا التبا سا

انکا تذکرہ تیغون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محلی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حصین بن معلی ابن ربیعہ بن عقیل وفد کے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ اسدی۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا۔ اُس خط کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن فضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ حصین بن فضلہ الاسدی اہل سریرہ او کیفنا لایحاقہ فیما احد یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۷ ترجمہ میرے شہر ویران نہ تھے: انکی متعلق نبی نے قلم سے لکھا: جب اپنے لوگوں کو انعام دیا: پس اپنے کسی قسم کا شہر باقی نہ رکھا! ۱۸ ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حصین بن فضلہ انصاری کو کہ سریرہ اور کیف (نامی موضع) انکو دیے گئے کہ کوئی شخص اس میں انکا شریک نہیں ہے۔ ۱۹ یعنی اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اسکو محتاجوں پر تقسیم فرمادیں نہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کیلئے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہ فرماتے تھے۔



## (سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن وحوح انصاری اوسی - انکا نسب انکے والد وحوح کے نام میں بیان کیا گیا ہے۔ انکی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے پیروں کو چومتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی بات میں آپکی نافرمانی نہ کروں گا اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اسوقت نوجوان کسں تھے حضرت نے اسے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وحوح بھی چلے تاکہ وہ اسکی تعمیل کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور فرمایا (کہ میں نے امتحانایا کہا تھا) میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اسکے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور ابر کے دن انکی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپنے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہو لہذا تم لوگ اسکی اطلاع مجھے دینا تاکہ میں انکی نماز پڑھاؤں اور انکے دفن کرنے میں جلدی کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سلیم تک بھی پہنچنے پناے تھے کہ انکی وفات ہو گئی رات کا وقت تھا انھوں نے مرتے وقت جو باتیں کہی تھیں انہیں ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں آپ پر ہود کی طرف سے خوف رکھتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپکو تکلیف پہنچے لہذا دفن کرنے کے بعد (صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر کے پاس کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپکے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی) بعد اسکے آپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اسے اللہ طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انھیں دیکھکے ہنسنے اور وہ تجھے دیکھ کر ہنسیں۔ حصین اور انکے بھائی محسن جنگ قادیسیہ میں شہید ہوئے ان دونوں کے کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اسن کرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

## (سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جزمی بن قطن بن رنکل کلبی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کنیت انکی ابو رجا ہے۔ اسنے انکے غلام جمیر یعنی ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اسوقت انکی عمر ایک سو چوبیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہو کر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

## (سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قتبان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ انکو ذوالنفسہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے وہو اسے ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کیا جائیگا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ یہ بہت دنوں تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار۔ رب انکے حلق میں سنگدائرخ کی ایسی ایک چیز تھی اسی وجہ سے انکو ذوالنفسہ کہتے تھے اور انھیں کے سبب سے یحییٰ بن سعید بن یونس کی اولاد میں بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی النفسہ تھیں انھیں سے یحییٰ بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انھیں ہمیں کی اولاد میں سے قیس بن حصین بن جوہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ انکے باب میں کیا جائیگا۔ اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین) ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ ابن احمد بن بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انکے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قتبان یعنی ذوالنفسہ بھی تھے قیس کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

## (سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بنی ربیعہ بن عبس سے ہیں۔ یہ قبیلہ عبس کے اُن نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ میں نے یہ مضمون اشیری کی کتاب سے نقل کیا ہے جس میں انھوں نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔ واللہ اعلم

## (سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب ہمیں بیان کیا گیا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ زنجیروں میں کسا ہوا ہو گا اب یا اسپر عذاب ہو رہا ہو گا یا اسکا کر دیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ زنجیروں میں بکڑ کر لایا جائیگا پھر اگر اسنے انصاف کیا ہو تو معاف کر دیا جائیگا ورنہ اسپر عذاب ہو گا۔ قصہ حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امامت کی خواہش نہ کریں اور اس سے مخالفت نہ کریں ۱۲

## باب الحاء والضاد المعجم والطاء المسمی

(سیدنا) حضرمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مجع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قیس بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ابو حص  
ابن شاہین نے اور ہشام بن کلثبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی ہمد  
ابن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں چنانچہ انھوں نے حضرمی بن علمر  
اور ضرار بن ازور اور ابو مکعب اور سلمہ بن جبیش کو بھیجا اور اُنکے ہمراہ کچھ لوگ بنی زینہ کے تھے زینہ لقب ہو سلی بنت مالک  
ابن غنم بن دودان بن اسد کا وہ ابن مالک کی ام ولد تھیں اسی وجہ سے اُنکی اولاد کو بنی زینہ کہتے ہیں حضرمی بھی انھیں میں سے  
تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت میں پہنچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے نبی ہم آپکی خدمت میں آئے ہیں شب تاریک کو  
قطع کرتے ہوئے سردی کے زمانہ میں اپنے ہمین بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہیں) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہیں خزیمہ بن  
جا کے ہمارا اور آپکا نسب ملتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہیں اور ہمارے عورتیں مالدار ہیں اور ہمارے اولاد بڑے  
شریف ہیں۔ حضرت نے انھیں اسلام کی ترغیب دی ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہیں کہ ہمارے مال کا  
صدقہ ہمارے ہی یہاں کے فقیر و ن کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک میں قحط پڑ جائیگا تو ہم کمین اور چلے جائیں گے۔ یہ  
لوگ مسلمان ہو گئے اور انھوں نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زینہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو ان لوگوں نے  
کہا کہ ہم بنی زینہ ہیں اپنے فرمایا نہیں تم بنی زینہ ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑیں گے ہم ویسے نہیں ہیں  
جیسے بنی محول یعنی بنی عبد اللہ بن غطفان انکا نام بنی عبد العزیٰ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایسا  
بھی ہو جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہاں یہ اشعار میرے ہیں

حی ذوی الاضعف ان تب عقولم تحبک احسنی قدیر قع انفس  
وان خسوا عنک الحدیث فلا تسل فان الذی یؤذیک منہ ساعہ  
وان الذی قالوا وراک لم یقل

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور حضرت نے انھیں ایک تحریر لکھ دی تھی وہ لوگ پندرہ روز  
۱۔ ترجمہ کیونکہ در قبیلہ کے لوگ ہیں انکی عقلیں گامی سمجھتی ہیں یہ مختاری عمدہ دیکھو کہ کیونکہ قابل ہو جو اگر انھوں نے شہر میں فساد ڈالا تو تم ازراہ کرم معاف  
کردہ اور اگر مختاری بدگوئی کی تو تم بخیرہ نہو کیونکہ برائی کا سنا موجب تکلیف ہو اور جو بات انھوں نے تمہارے پیچھے کہی وہ گویا نہیں  
کہی گئی ۱۲۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

قرآن پڑھنے کے لیے ٹھیرے رہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے وہ سب مر گئے اور حضرمی اُنکے مال کے وارث ہوئے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کے باہر نکلے تو انکی قوم کی ایک شخص نے جسکا جزر تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیوں کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب وہ اُنکے مال کا وارث ہو گیا ہے (انھیں کا لباس پہنتا ہے) حضرمی اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

اَنْ كُنْتَ اِزْتَنَنْتَنِي بِسَاكِنِ بَا جَزْءِ فَلَا قِيَمَتَ مِثْلَهَا عَجَلَا اَفْرَحُ اِنْ اَرَزَا الْكِرَامَ وَاِنْ اَوْرَثَ زَوْدًا اِثْمًا بِنَلَا  
كَلِمَ كَانَ فِي اخَوْتِي اِذَا اَعْتَلَجَ اِلَا بَطَالٌ تَحْتَ الْعِمَامَةِ الْاِسْلَامِ مِنْ مَاجِدٍ وَاجِدٍ اَخِي ثَقَفَتْ يَعْطِي جَزِيلًا وَيَقْتُلُ الْبَطْلًا  
راوی کہتا تھا کہ جزر ایک دن اپنے بھائیوں کے ہمراہ باہر نکلے کہ ان کو در سے تھے دیوار اُنپر گر پڑی اور وہی کہ ان  
انکی قبر میں گیا یہ خیر حضرمی بن عامر کو ملی تو انھوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میری بد دعا انکی موت سے مطابق ہو گئی  
اور مجھے انکی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی اور انکے بھائی عاتب کی مان سخیلہ بنت عباس  
ابن وہبان بن حذافہ بن جمح ہیں۔ انھوں نے اپنے بھائی عاتب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت  
کی تھی اور اُنکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی خطاب کا انتقال راستے ہی میں ہو گیا حبش تک  
پہنچنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبش سے لوٹتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی  
بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے خطاب کے نام میں کیا ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابن ماکولا وغیرہ نے  
انکا ذکر حاکم میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حطیہ (رضی اللہ عنہ)

شاعر۔ عبیدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے جسے احمد بن سیدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عیسیٰ  
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا حطیہ  
نے زبیر قان بن بدر کی بیوی کی زبیر قان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیہ کی شکایت اُنسے کی حضرت عمر نے فرمایا

۱۔ جزر اگر تو مجھے ناحق اسکا طعن دیتا ہے تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے، کیا میں بخش ہوتا کہ مجھے لوگ مرا لیں، اور میں حرص  
اور چالاکی سے اُنکے مال کا وارث بنوں، میرے بھائیوں میں بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ (موتے تھے) تو بڑے بڑے بہادر (انکے) نیزہ کے سالیے میں  
آتے تھے، بڑے بزرگ اور مالدار اور معتبر تھے، بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادر و نیکو قتل کرتے تھے ۱۲

ایک تھیں معلوم نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اسلام میں چوکرے اسکی زبان کاٹ لو لہذا تم جاؤ اور اکی زبان کاٹ لو طیہ بھاگ گئے جب زمین اپنی رنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنکے سامنے کھڑے ہو گئے اور دو شعر اُنکی طرح میں پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمہیں امن دیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ اس روایت میں کوئی بات ایسی نہیں ہو جو اُنکے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہاں ممکن ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے ہوں پھر آپ کے بعد مرتد ہو گئے ہوں پھر اسلام لے آئے ہوں۔ اور اُنکے صحابی نہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ یہ عیسیٰ بن اور قبیلہ اعلیٰ سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے اُنکے نام مشہور ہیں یہ انہیں سے نہیں ہیں کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بنے وہی لوگ آتے تھے جو اُس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حلیہ عیسیٰ اپنی قوم میں کم درجے کے رہنے والے یہ مرتبہ بھی نہیں ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جاسکیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حطیم (رضی اللہ عنہ)

حدانی۔ انکو ابن ابی علی نے حائے ہمدین ذکر کیا ہو اور اور لوگوں نے انکو خائے معجر کے نام میں ذکر کیا ہو۔ انسے غضب حدانی نے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

## باب الحاء والفاء

(سیدنا) حقیق (رضی اللہ عنہ)

کنڈی۔ اسکا نام ح کے ساتھ بھی کہا جاتا ہو اور حیم کے ساتھ بھی اور خ کے ساتھ بھی۔ ہم حیم کی روایت میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں پس اب یہاں زیادہ بیان کر نیکی حاجت نہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبہ فزاری۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہو اور کہا ہو کہ میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں ہمارے بعض اصحاب نے مسند میں انکا نام لکھا ہو۔ یہ بنی تمیم کے مولیٰ ہیں۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسیٰ تمیمی نے مختصر میں ابی جبہ سے جو بنی تمیم کے مولیٰ تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عز وجل کے قول یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعلوا اصالحا کی تفسیر میں روایت کیا ہو کہ آپ نے فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہو وہ اپنے مان کے

۱۱ ترجمہ اسے پیغیر و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو ۱۲



کھانے کی کھائی سے کھایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن مہائب۔ ابو حفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی جو وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ہباج نے محمد بن حفص بلخی سے انھوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ بعض لوگ انکو ابو حفص کہتے ہیں اور بعض لوگ انکو ابو احمد کہتے ہیں۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی فاطمہ بنت قیس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دی تھیں۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت حابر سے روایت کیا جو کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن منذر اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ احمد بن حفص کے نام میں لکھا ہے۔

## باب الحاء واکاف

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمیٰ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوہ کیے آخری غزوہ انکا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں تین غزوہ کیے۔ اسے عطیہ بن سعد دعائے روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ میری طرف سے ہوا میری دہشتی (اموت) بٹھ گئی تھی (اٹھتی تھی) اور میں اسے مار رہا تھا حضرت نے فرمایا اسکو نہ مار (پھر آپ نے فرمایا) محل وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگی اسے حبیب نے جو انکے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوٰۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب انکی زکوٰۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہیں انکو ادا کر دو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اسے ایک داغ دیا جائیگا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اسکو دو داغ دیے جائیں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن کفنی کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یہ کلفہ بیٹے ہیں حنظلہ بن مالک بن زید سناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سناہ ایک کلمہ جو حادث کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بلا کرتے تھے ۱۲

ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو جوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہیں یحییٰ بن یحییٰ بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلیٰ موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے یحییٰ بن حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے یحییٰ بن شہاب بن خراش نے شعیب بن ذریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ نام حکم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ بہت حدیث بیان کرتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی سوئے خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے ہمیں (اندر آئیگی) اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے دعاے خیر کریں حضرت نے ہمارے لیے دعاے خیر کی اور ہمارے ٹھیرائے جانے کا حکم دیا اور ہمیں کچھ چھو ہمارے دیے جائیگا حکم دیا ائوقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دنوں وہاں رہے اور جمعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت ایک مکان سے یا عھاس سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اپنے اللہ کی حمد ثنا بہت مختصر اور پاکیزہ اور پیارے الفاظ میں بیان فرمائی بعد اُسکے فرمایا کہ اے لوگو تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جو کچھ تمہیں احکام ملے ہیں اُن سب کی تعمیل کرو لہذا تم راہ راست اختیار کرو اور خوشخبری سناؤ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث میں ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ یہ ایک مہول شخص ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ سلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے قیس بن جہتر سے انھوں نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ (سے قتل کر) دیں چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہم نے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تمہارے میں جہتر پہاڑ ہیں وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس آواز کو سن کر ہم بہوش ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

ابن ابی الحکم۔ کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ مہول شخص ہیں نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ ابواسطلق قیس بن جہتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں انکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث آئیگی۔

۱۲۔ یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سننا اور غیبی احکام لوگوں سے بیان کرو ۱۲

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سنان انصاری اوسی۔ اہل مدینہ سے ہیں یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع ابن نغان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت بچہ تھا میں کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اُسی طرف سے تو انھوں نے مجھے کہا کہ اے لڑکے اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ بنی طلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے اسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہو انھوں نے عرض کیا کہ حکم حضرت نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبد اللہ ہو انھوں نے عرض کیا کہ میں عبد اللہ تو ہوں ہی انکا تذکرہ عبد اللہ کے نام میں کیا گیا ہے۔ انکی وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سیفان بن عثمان بن عامر بن محب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ سیفان بن حکم کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو الحکم ثقفی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سیفان ہے۔ حین ابو احمہ یعنی ابو الوفاء ابن علی بن علی ابن نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن کثیر نے سیفان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حکم بن سیفان ثقفی سے یہ سیفان بن حکم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اُسکے اپنے تہ بند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور روح بن قاسم اور شعبہ اور شیبان اور معمر اور ابو عوانہ اور زائدہ اور جریر بن عبد الحمید اور اسرئیل اور ہریم بن سیفان نے بھی سیفان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابو الحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثور سے کے اکثر شاگردوں نے شک کیساتھ روایت کیا ہے سوا عیث بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونوں کی روایت میں صرف حکم بن سیفان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب ابن خالد نے منصور سے انھوں نے حکم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور سمر نے اسکو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انھوں نے نام انکا نہیں بتایا۔ اور

سلام بن ابی مطیع اور قیس بن ربیع نے اور شریک نے بھی روایت میں شک نہیں کیا اور انھوں نے کہا جو کہ حکم بن صفیان مروی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ثبث بن حکم ہو۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ثبث بن حکم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر پڑھ کے دم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ سینے انکی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی ثبث شین اور باء موصدہ اور ثنائے مثلثہ کے ساتھ ہو اور ابن ماکولہ نے کہا ہو کہ یہ لفظ ثبث ثبث ہو یعنی ثبثین و فتح باء معجمہ اور بعد اسکے یا معجمہ پھر ثنائے معجمہ ہو پس انکا نام ثبثیت ہو بیٹے بن حکم بن مینار کے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہو۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن دہلث بن مخزمہ بن مطلب اور بعض لوگ انکو دہلث بن حکیم کہتے ہیں اور عبدان نے کہا جو کہ انکا نام حکیم بن دہلث ہو قریشی ہیں مطاہی ہیں۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق دیے تھے یہ قریش کے لوگوں میں سے تھے انھیں محمد بن حذیفہ نے مصر میں اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن حاص کے پاس قریش میں گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحییٰ سے انھوں نے ابن دہب سے انھوں نے حرملہ بن عمران سے انھوں نے عبد العزیز بن جہان قریشی سے انھوں نے حکم بن دہلث قریشی سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (بنو قحطانی) نماز میں یا جنازہ (کی نماز) میں بیٹھنا۔ اس کو اپنا اللہ نہ بناؤ۔ اس حدیث کو قریشی نے حرملہ سے روایت کیا جو اور انھوں نے کہا جو کہ انکا نام دہلث ابن نام ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابی زید نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت انکی ابو مروان۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے واؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے قیس بن حبیہ سے انھوں نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی کہ انھوں نے ایک مرتبہ حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ میں سے کسی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بد اندیش اور ناکام نہیں دیکھا حکم نے کہا اے میری بیٹی مجھے ملامت نہ کرو میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے خود اپنی زبان و دہان سے انھوں سے سنی ہو

(ایک ہوز) سمجھنے (باہم) گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ یہ صابی (یعنی آنحضرت روحی فداہ) ہماری مسجد میں نماز پڑھتا جو اسکے لیے کچھ بند و بست کر چنانچہ ہم لوگوں نے باہم اسکے لیے عہد کیا جب سمجھنے حضرت کو دیکھا (۱۱) اور چاہا کہ حکم کر دیں) تو سمجھنے ایک (ایسی مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ بین کوئی پہاڑ نہیں بچا جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ ہیوش ہو گئے پھانک کہ حضرت نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر سمجھنے ایک دوسری شب میں ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپ تشریف لائے اور ہلوگ آپ کی طرف اٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیاں) ایک نئے سرے سے ابل گئیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئیں پس قسم اللہ کی ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ دیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے بن ابوالعاص کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں انکو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن عمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بنیعت وفاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث نے یعنی ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے تافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گذر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسلت میری امت کی خرابی ہوگی۔ یہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور انکے ساتھ انکا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہو کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نکلوایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز چھپ کے سننے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انھیں کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ انکی آنکھ اُس چاقو سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دیں جبکہ انھوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفتار کی اور آپ کے بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز اپنے پیچھے پھر کے دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اُسی طرح ٹھک ٹھک کے چل رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ انکی رفتار میں اسوقت سے رشتہ پیدا ہو گیا عبد الرحمن بن ثابت نے عبد الرحمن ابن حکم کی جو میں اسکا ذکر کیا ہے

۱۲ چنانچہ ایسا ہی واقعہ ہوا انکے پیچھے مروان سے جو وفادات پہلے اور میری کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہو



ان اللعین ابوک فارم خطامہ ان ترم ترم غلبا محسنونا  
یسی فیص البطن من عمل التقی وظیل من عمل النجیث بطینا

عبد الرحمن نے جو حکم کو لعین کہا تو اسکی وجہ یہ ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے جنکو ابن ابی نعیمہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اُس نے انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر سے نا ملائم گفتگو کی بڑی کی ولیدہ کی بیعت کرنے پر کہ اسے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ کے لعنت کی اور اُس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ انکو مدینہ میں واپس بلا لیں مگر انھوں نے کہا کہ میں اُس گرہ کو نہیں کھول سکتا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے حکم کو واپس بلا لیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور آپ نے مجھے انکے واپس بلا نے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن بشیر بن دہان ثقفی۔ کنیت انکی ابو عثمان اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الملک بھائی ہیں عثمان بن ابی العاص ثقفی کے صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اسکا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر انکے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق میں سطلہ یا سطلہ میں بہت فتوحات کیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہوا اور بعض لوگ انکی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی انکو صحابی نہیں کہتے) مگر انکے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس تینوں کا کچھ مال ہے عنقریب صدقہ اسکو فنا کر دیگا پس کیا تمھارے پاس کوئی تجارت ہے

۱۔ ترجمہ بیشک لعین تیرا باپ جو اسکی بیویوں کو پھینک دے + اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگر سے مخون (کی بیویوں) کو پھینک دے گا وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی پٹ رہتا ہے اور بڑے کاموں سے ہمیشہ اسکا پیٹ بھرا رہتا ہے ۱۲۔ اس صدقے سے سزا صدقہ فطر ہے نہ زکوٰۃ صدقہ فطر نا بالغ بچوں کے مال پر بھی واجب ہے ۱۳۔

یہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا اب ان چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھے دس ہزار دیے میں انکو لیکر چلا گیا پھر میں لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو انھوں نے سچ پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا میں نے کہا وہ یہ ہوا ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمرؓ نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو کہ بشیرؓ کے ساتھ ہو حالانکہ صحیح بشر ہو۔ اور انھوں نے بشیرؓ کو وہاں کا بیٹا لکھا ہو حالانکہ وہ عبد وہان بن عبد اللہ بن ہام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف کے بیٹے ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ وہ شخص جسے (تیمیون کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہو صحیح یہی کہ وہ حضرت عمرؓ ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہو اسکو حکم بن عمروؓ نے یعلیٰ بن مرہ سے انھوں نے حکم سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوئے آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا یہ بچہ سامنے آیا ہو اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انھوں نے ابن یعلیٰ بن مرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور نیز یہ حدیث کئی سندوں سے یعلیٰ بن مرہ سے مروی ہو اور حکم کا ذکر اس میں بالکل بے اصل ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انصاری ہیں دادا ہیں مطیع یعنی ابو یحییٰ کے۔ انکی حدیث مطیع بن سلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حکم سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپکی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ یہ مطیع یعنی ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچا زاد بھائی ہیں۔ انکے دادا حکم احد میں شریک تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ثمانی۔ ثمانی قبیلہ ازد کی ایک مغلخ ہو۔ بدر میں شریک تھے انے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثیں مروی ہیں جو صحیح نہیں ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمرؓ نے مختصر لکھا ہو۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حکم بیٹے بن عمیر ثمانی کے۔ انکا تذکرہ اسکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

### (سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن شریہ۔ اسکے نام میں اختلاف ہو۔ حمید بن قیس نے عبد اللہ بن حران سے انھوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے

اپنے والد سے انھوں نے ابن شریہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپے ناز پر) ہوا تھا ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یہ تمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے الی آخر الحدیث۔ ابن المنشی نے الکاتنام حکم بتایا ہوا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

### اسیدنا حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر وغفاری۔ یہ بھائی بن رافع بن عمرو کے۔ یہ دونوں بھائی قبیلہ غفار کی نسبت سے مشہور ہیں مگر علمائے نسب اسکو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں بغیلہ بن ملیک کے خاندان سے ہیں جو غفار بن ملیک کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمرو بن مجد بن جذیم بن حارث بن بغیلہ بن ملیک بن ضمیرہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ بعد اسکے انھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکے سوتیلے بھائی زیاد نے انھیں خراسان کا حاکم بنایا تھا انکو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنی کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش میں آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے انکے پاس چلا گیا اور انکو لے آیا جب زیاد نے انکو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انکو خراسان کا حاکم بنا دیا انھوں نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے انکو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنی معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی انکے لیے رہنے دیا جائے لہذا (غنیمت میں) سونا چاندی (لے کر) تم تقسیم کرنا حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تم نے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے خدا کی کتاب مجھے حکم ہے (اسمیں) اسکے خلاف ہو لہذا میں امیر المومنین کے اس حکم کو نہیں مان سکتا اور مجھے بالکل خوف نہیں کیونکہ بیشک خدا کی قسم اگر آسمان اور زمین دونوں کسی بندے پر جھک پڑیں اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ اسی مخلص کی کوئی صورت نکالے گا والسلام۔ اور انھوں نے غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا بعد اسکے حکم نے کہا کہ اے اللہ اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے پس انکی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو میں شہر ہجری میں ہوئی جب انکی وفات ہونے لگی تو انھوں نے انس بن اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ انسے حسن (بصری) اور ابن سیرین اور عبد اللہ بن صامت اور ابو الشعشاء اور دجبر بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی جو یحییٰ بن اسمعیل بن عبد اللہ علی اور ابو جعفر بن یحییٰ بن عبد اللہ بن سہیل وغیرہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد حبیبی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں دکیع نے سفیان سے انھوں نے سلیمان بن یحییٰ سے انھوں نے ابو حاجب سے انھوں نے نبی غفار ایک شخص سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا منع فرمایا ہے

۱۔ یہ حنفیہ صرف کراہت کے لیے نہ حرمت کے لیے ۱۲

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابو داؤد و بیہقی سے انھوں نے اسلم سے انھوں نے ابو حاتم سے انھوں نے حکم بن عمر و غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ سے اسلم (مصری) سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمر و غفاری کو بصرہ کا حکم دیا تھا عمران بن حصین انکی ملاقات کو گیا۔ اور ابی ایوب انیسویں کو ان کے مجمع میں اسے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو میں تمھارے پاس کیوں آیا ہوں؟ اس نے کہا ہوں، کیا تمھیں یاد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپکے (مقرر کیے ہوئے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ میں گر پڑ اور وہ شخص آگ میں گرنے کے لیے چلا گر پڑ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں گر پڑتا تو دو رخ زمین جاتا بعد اسکے اپنے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں حکم نے کہا ہاں (سنجھتے یہ حدیث یاد ہے) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ میں تمکو یہ حدیث یاد دلاؤں (تاکہ تم اپنی حکومت کے زمانے میں اس کا لحاظ رکھو) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اس وقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم بھی نہیں رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر زیاد قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن معتب ثقفی۔ یہ اُس وفد میں تھے جو مدینہ یلیل کے گمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں) آیا تھا۔ یہ حکم اخلاف سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثقیف میں دو قبیلہ ہیں اخلاف اور مالک۔ اخلاف خوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں یہ انھیں میں سے ہیں کیونکہ معتب بیٹے ہیں مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر ثمالی۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے صرف موسیٰ بن جبیب نے روایت کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کتے تھے میث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہو آپ رات کو نماز شب میں اور نماز صبح میں اور نماز جمعہ میں بسوا اللہ الرحمن الرزیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان سے اس حدیث کے سوا اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابو عمر نے انکا ذکر ایک دوسرے نام میں کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو جنکا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے حکم بن عمر۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند سے

ابوبکر بن عاصم ثمالی خبر دے کہ وہ کہتے تھے ہمے فوطی نے اور ابن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے یحییٰ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عیسیٰ بن ابراہیم نے موسیٰ بن ابی حبیب سے انھوں نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تنکادین والا بوجہ اور ایسا شر جو منقطع نہ ہو اظہار بدعت ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن کیسان - غلام بن ہشام بن غیرہ کبیر شام والد تھے ابوجہل کے - ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ کے کفار کے ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ میں انکو ایک سربہ ملا جسکے سردار عبداللہ بن جحش تھے (انہیں باہم لڑائی ہوئی) پس واقعہ میں کوئی مسلمان تھے عمر بن زبیر نے قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا عبداللہ بن جحش نے انکے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو ہم اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے جانا چاہتے ہیں وہ لوگ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے اور یہ مسلمان ہو گئے - انکا اسلام اچھا ہوا - عمرو بن زبیر اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ حکم بن کیسان بیرونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرہ - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں - شیبہ بن مسعود نے حکم بن عمرہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انھوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اسنے اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھی اور چلے جائیگا ارادہ کیا انھوں نے اس سے کہا کہ چر نماز پڑھ اسنے کہا میں پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انھوں نے کہا (اور اسنے یہی جواب دیا) پھر انھوں نے کہا خدا کی قسم تجھے نماز پڑھنی ہوگی خدا کی قسم تجھ کو کلمہ کھلا اللہ کی نافرمانی نہیں کی جاسکتی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کیسٹ انکی ابو مسعود زرقی - اسنے انکے بیٹے مسعود نے روایت کی کہ انکی حدیث میں اختلاف ہو اسکو میمون بن یحییٰ شہر نے مخزوم بن بکیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن حکم زرقی سے سنا نام مسعود تھا یہ کہنے ہوئے ہنا کہ میرے والد مجھ سے بیان کرتے تھے کہ سب لوگ منی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سال کی آواز سنانی دے وہ جلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار (آجکل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن اٹھانے پینے کے ہیں - ابونعیم نے کہا کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہو اور انھوں نے حکم کا



ذکر کیا ہو حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہو صحیح وہی ہو جو ابن وہب نے خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے میں نے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا اسکے بعد انھوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اسکو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انھوں نے بکیر سے انھوں نے سلیمان سے انھوں نے مسعود سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انھوں نے اپنی راوی حبیبہ بنت شریق سے روایت کی ہو کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج میں منیٰ میں تھیں بدیل بن ورقان لوگوں کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہو (یعنی کوئی شخص آجکل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنی ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے عبد اللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہو۔ اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انھوں نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم عقیلی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ انھوں نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن یمناء۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد قباب یعنی ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الحمید بن جعفر نے سعید بن مقبری سے انھوں نے ابوالحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے حکم بن یمناء سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جمعہ لوگ یہاں ہوں انکو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکے پاس جائیگا یا وہ آپ کے پاس آئیگا حضرت نے

فرمایا میں انکے پاس جاؤنگا (چنانچہ حضرت عمرؓ نے جمع کیا، حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اسے گروہ قریش کیا تم تم میں کچھ لوگ تھارے خاندان کے علاوہ بھی ہیں انھوں نے کہا نہیں ہر ہمارے بہنوں کے بیٹے ہیں حضرت نے فرمایا کہ بہن کا بیٹا بھی انھیں میں سے ہو بعد اسکے اپنے فرمایا کہ اسے گروہ قریش سمجھو کہ سب سے زیادہ میرے سے قرب پر ہیزگار لوگ ہیں پس خیال رکھو ایسا نہ کہ اور لوگ قیامت میں اپنے اپنے اعمال لائیں اور تم لوگ دنیا کو لاؤ کر لیجاؤ اور میں تم سے اپنا منہ پھیر لوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ان اولی الناس بابراہیم الذین اتبعوه وہذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمیں ابو سعید خدریؓ سلم بن علیؓ بن محمدؓ بھی شاہد ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن حمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن خلیل مہرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی شنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر خفنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الحمید بن جعفر نے ابو الجواب سے نقل کر کے خبر دی کہ انھوں نے حکم بن منہال سے سنا اور انھوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھوں نے ابو الجویث کے بدلہ ابو الجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا کہہ دیا ہے اور مشہور ابو الجویث اور حکم بن مینا ہے۔ بخاری نے بھی حکم بن مینا کا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنی ابو شیبہ کے نام میں ابن ماکہ کا قول نقل ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی کینت ابو شیبہ جو وہاں دیکھنا چاہیے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

بزیادت یا۔ یہ حکیم اشعری ہیں۔ انکا ذکر ابو موسیٰ اشعری کی حدیث میں ہے ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہے ابو الفجیحی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے ابو بردہ سے انھوں نے ابو موسیٰ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہوں جب وہ شہر کو اٹھتے ہیں انھیں میں سے حکیم بھی ہیں جب یہ دشمن سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ میرے اصحاب تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم انکو ذرا مہلب دو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارثہ بن اوقص۔ سلمیٰ۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں مکہ میں پہلے اسلام لے آئے تھے اور انھوں نے کچھ اور یزیدی اور سلمان اور اللہ رسول کا دوست ہوا۔

اشعار کہے تھے جنہیں اپنی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا انہیں میں سے چند اشعار یہ ہیں **انبشار**

جبرائیلؑ الاوجہ من یلک الصبا و اہجر کم ما دام مدل و نانی و اسلم و حبی الامام و منقطعہ ہوا عنی مرفی الصمدین روائع انکا تذکرہ ابن شاپہن نے ابن اسحاق سے نقل کیا جو اورینے اسکو اشیر سی انڈیسی کے خطا سے نقل کیا جو وہ ایک بزرگ امام تھے **حکیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن جبہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دہل بن عمر بن غنم بن ودیعہ بن لکیم بن افضی بن عبد القیس بن دحی بن جدلیہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی بعض لوگ انکو حکیم بن حارث کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ انکو ابن جبل کہتے ہیں ابو عمر نے کہا جو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا جو گریہ مجھے کوئی روایت انکی معلوم نہیں اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم میں ذمی و جاہل تھے یہی ہیں جنکو حضرت عثمان نے سیدہ عہ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں گئے بعد اسکے نہ بت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے حضرت عثمان نے انسے سندھ کی حالت پوچھی تو انھوں نے بیان کیا کہ پانی وہاں کیا ہے اور چور وہاں کے بہت دلیر ہیں اور وہاں کی ہوار زمین بھی پہاڑ جو اگر وہاں زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہیں مل سکتا اولگر کم بھیجا جائے تو بھلائے ہو جائیگا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی کو نہ بھیجا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ میں حضرت زبیر اور طلحہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ میں عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبہ کو قبیلہ ربیعہ القیس اور بکر بن اہل کے سات سو سواروں کے ہمراہ بھیجا انھوں نے بصرہ کے قریب مقام زبیر و قدین حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور انسے سخت جنگ کی اور شہید ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہنچے تو انکے اور عثمان بن حنیف کے درمیان میں یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر عثمان (بن حنیف) رضی اللہ عنہ پدشخون مارا یہاں تک کہ انھیں محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلہ ربیعہ کے سات سو سواروں کے ہمراہ نکلے اور انسے جنگ کی یہاں تک کہ انکو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر انسے لڑتے رہے یہاں تک کہ انکا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انھوں نے اُس پیر کو اٹھا کے اُس شخص پر مارا جسے اسکو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی

**۱۱** ترجمہ میں ہر چیز سے بیزار ہوں سوا اسکی ذات کے جو صیحا کا مالک ہو اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا قائم ہو اور میں اپنا منہ اور اپنی گفتگو لوگوں کی صلح میں رکھتا ہوں گو میرے اس دوست سے سوائے مجھے روکین ۱۲

لاڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

یاساق بن ترائی، ابن معی ذرائعی، احمی بھاکرائی، یہاں تک کہ خون بہت جاری ہوا تو انھوں نے اُسی شخص سے تکیہ لگا لیا جس نے انکا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے اسے پوچھا کہ تمہارا پیر کس نے کاٹا ہوا تھا انھوں نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے اسے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا پھر انکو سچم حدانی نے قتل کیا۔ ابو عبیدہ یعنی معمر بن ثنی نے کہا کہ کوئی شخص جسے ایسا کام کیا ہو نہ زمانہ جاہلیت میں معلوم ہوتا ہو اور نہ زمانہ اسلام میں۔ ابو عمر نے کہا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی ایسا ہی کام جنگ بدر میں کیا تھا جبکہ انکا ہاتھ پونچے سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر انکے نام میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قضی قرشی اسد کی۔ انکی اور انکی دونوں بھائیوں خالد اور حشام کی والدہ صفیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں فاختہ بنت زہیر بن خارث بن اسد بن عبد العزی۔ یہ حکیم (حضرت امیر المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور حضرت زہیر بن عوام کے چچا زاد بھائی ہیں۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے یہ اس طرح پر ہوا کہ انکی والدہ قریش کی اور عورتوں کے ہمراہ کعبہ میں گئی تھیں انکی والدہ حاملہ تھیں وہیں انکو درد زہ ہونے لگا اور وہیں حکیم پیدا ہوئے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نو مسلموں میں ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام میں قریش کے اشراف اور مذہبی طاقت لوگوں میں تھے (پہلے) مولفۃ القلوب میں سے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین میں سواونٹ دیے تھے پھر بعد اسکے انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور شکستہ ہجری میں بعد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب ابھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اُسی جس نے مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت میں جب قدر نیک کام کیے تھے اُسی قدر زمانہ اسلام میں بھی کیے دار اللہ وہ انھیں کے قبضے میں تھا انھوں نے اُسکو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچا تھا اسے ابن زہیر نے کہا کہ شے قریش کے عزت کی چیز بیچ ڈالی اسکا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب

ترجمہ اسے (میر حسن) میر خوف نگر (ابھی) میر پاس میرا ہاتھ ہو + اُس سے میں اپنے پیر کو بچاؤنگا + ۱۲ھ ابتداء اسلام میں جو نو مسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے انکو کچھ دیا کرتے تھے انھیں لوگوں کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں + دار اللہ وہ ایک مکان تھا جہاں اہل عرب باہم بٹھکر مشورہ کرتے تھے ۱۲

پر ہمیز گاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہیں رہی اور انھوں نے اس کی قیمت خیرات کر دی۔ (ایک مرتبہ) یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتا۔ یہ جو نیک کام میں زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا کیا فقہ الکاتب ملکگار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مسلمان ہو جانے پر تمھارے تمام نیکیاں قائم ہیں۔ انھوں نے (ایک مرتبہ) زمانہ اسلام میں حج کیا اور ان کے ہمراہ سوا اونٹ تھے۔ انکو چہرہ کی جھلین انھوں نے اڑھائی تھیں ان سب اونٹوں کو بیٹوں ہدی بنایا تھا (یعنی قربانی کی تھی) جب عرفین انھوں نے وفات کیا تو ان کے ساتھ وہ غلام تھے بنائی گردنوں میں چاندی کے طوق پڑے ہوئے تھے اور ان پر یہ عبارت منقوش تھی عتقاد اللہ عن حکیم بن حزام اور انھوں نے ہزار بکریاں بھی قربانی کی تھیں۔ بڑے سخی تھے۔ ان کے بیٹے حزام بن اسد بن زید بن سید اور عروہ اور موسیٰ بن طلحہ اور صفوان بن محرز اور مطلب ابن حطب اور عراک بن مالک اور یوسف بن ماکہ اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ نہیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن عسلی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک نہیں دی وہ کہتے تھے۔ قتیبتہ قتیبتہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ہشیم نے ابو ہریرہ سے انھوں نے یوسف بن ماکہ سے انھوں نے حکیم بن حزام سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہو کیا میں بازار سے خرید کر کے ان کے ہاتھ بیچ ڈالوں حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نہ کرو جو تمھارے پاس نہ ہو۔ اور زہری نے ابن سیرین اور عروہ سے انھوں نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا اپنے مجھے دیدیا پھر میں نے آپ سے مانگا آپ نے مجھے دیدیا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی خرچہ نہیں اسکو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہو اُس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور پھر وہ شخص اسکو کھائے اور سیر نہوا اور اوپر والا ہاتھ (یعنی لینے والا) نیچے والے (یعنی لینے والے) سے بہتر ہو حکیم کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم اسکی جس نے آپکو حق کیا ساتھ بھیجا ہو کہ آپ میں نہ آپ سے بھی لوٹا اور نہ آپ کے بعد اور کسی سے کچھ لوٹا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب غلیف ہو تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھوں نے لینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمان میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم کو انکا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ نہیں لیتے الغرض انھوں نے پھر کسی سے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ دینا سے چلے گئے۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کو انھوں نے وصیت کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۔ حجرہ میں کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہیں ۱۲۔ ترجمہ یہ ذرا کے لیے آزاد کیے گئے ہیں حکیم بن حزام کی طرف سے ۱۲۔



میں کتا ہوئے کہ یہ جو اُن لوگوں نے کہا جو کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے اور مکہ میں وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں زندہ رہے اس میں اعتراض نہ کر کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا انکی عمر حالت شہادت تک میں چونتیس برس گزری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تیرہ برس مکہ میں ہجرت تک نہ بنائے تو لے صحیح یہ کل چھیانوے برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ چونتیس برس ہوا اور زمانہ اسلام میں انکی عمر چھیالیس سال ہوئی اور اگر ہم انکی عمر اسلام میں اس وقت سے رکھیں جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہوئے۔ تو بالکل صحیح نمبر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک چون برس ہوئے ہیں اسکا بھی مجموعہ ستر برس ہوتا ہو اور انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بعثت تک تیرہ برس رہتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ انکی پوری عمر اکیسویں برس ہو تاکہ یہ تفصیل درست نہیں (کہ ساٹھ برس انکے زمانہ جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ برس اسلام میں بہر حال میں انکی عمر میں اس قول کو صحیح نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم۔)

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن خالد بن مخزوم قرطبی خرومی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عوف بن عوف بن حازم بن عمران بن مخزوم ہیں۔ یہ چچا میں محمد بن سائب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں یہ اور اسکا والد ابن ابی وہب شہید ہوئے۔ یہ قول ابن اسحاق اور زہری کا ہو۔ اور ابو معشر نے کہا جو کہ جنگ یمامہ میں حزن بن ابی وہب اور اسکا بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوئے۔ تھے انھوں نے حکیم کو حزن کی بھائی قرار دیا ہو مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ (پہلے) مولفۃ القلیب میں سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (ایک مرتبہ) سو اونٹ دیے تھے۔ انکا ایک بیٹا تھا جس کا نام ماجر تھا اُسکا انتقال ہوا تو اُسکی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا اور انکا ذکر ابوسب سے نقل کیا ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کہ جب انکی وفات ہوئی تو انکی کوئی اولاد نہ تھی۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن نیرمی۔ نیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ بخاری نے کہا جو کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکی حدیث اہل حمص کے پاس ہو۔ ابو عمر نے کہا جو کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہیں سب نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہو۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں منجملہ اُنکے یہ ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ست کسی چیز پر نہیں نہیں ہوتی ہاں کبھی گھر میں اور عورت میں اور گھٹائے میں برکت ہو جاتی ہو۔ عجب یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن ابی نعیم نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ سلی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا عتبہ علی بن جابر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انہوں نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کر کے خیر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ غیر ہی سے روایت کی ہو جو صحابی تھے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہو اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشر کے روایت کی ہو۔ یہ قول ابو عمر کا تھا۔ اور انھوں نے جو یہ کہا ہو کہ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہو اسمین اعتراض ہو مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہو۔ اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے ان کے والد سے ہی روایت کی گئی ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ میں وہی حدیث روایت کی ہو جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا ہو آپ نے فرمایا اسیلے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُنکو دیکھ رہے ہو اور اُن کے ساتھ شکر نکرو اور فرض نماز میں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور مسلمان کی ہر چیز (یعنی جان مال عزت) مسلمان کے لیے حرام ہو۔ اسے حکیم بن معاویہ بھی تھا را دین ہو جہاں تم رہو تھارے لیے یہ کافی ہو۔ اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو۔ پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہونگے اور یہ کہلا ہوا اختلاف ہو۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہو جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔ اس تذکرہ کو تینوں نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے اس حدیث کو مخبر بن معاویہ کے نام میں لکھا ہو۔ اس کا ذکر وہیں کیا جائیگا۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو معاویہ۔ ان کا ذکر ابن ابی خثیمہ نے صحابہ میں کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک صریح غلطی ہو۔ صحابہ میں نہیں معلوم ہوتے نہ میرے علم میں سوا ابن ابی خثیمہ کے اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور جو حدیث انکے متعلق ذکر کی ہو وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔ اور انھوں نے اپنے سند سے سعید بن سنان سے اور یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کیوں بھیجا ہو الی آخر الحدیث۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن ابی خثیمہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہو اور اسی حدیث پر انھوں نے

اعتماد کیا تو سالانہ یہ نہایت ہوا اور اسی سے ابن ابی خنیفہ کو دھوکا ہوا صحیح وہ ہے جو عبد الوہاب بن سعید نے بہز بن حکیم  
ابن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے  
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپسے اللہ کے واسطے پوچھتا ہوں  
کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اس لیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور ایک  
مسلمان کی ہر چیز دو سے مسلمان پر حرام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث  
معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنی ابو معاویہ کی۔ یحییٰ بن عیین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اُنکے دادا سے  
روایت کرتے ہیں یہ سند کیسی ہے انھوں نے کہا یہ سند صحیح ہے اور اُنکے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔

تین کہتا ہوں کہ یہ اختلاف جو ابو عمر نے ابن ابی خنیفہ پر کیا اس میں خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ  
میں اس حدیث کی سندوں کا اختلاف بیان کر چکے ہیں۔ بعض راویوں نے تو اس کو معاویہ بن حکیم سے انھوں نے  
اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہونگے مگر ابن ابی خنیفہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اُس پر عمر  
وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے کتابہ اپنی سند سے  
ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب بن نجید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن زید نے  
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سنان نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے  
اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا  
کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوئی  
جو ان حکیم کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اسکی  
قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

بضم حاء۔ یہ بیٹے ہیں جبیلہ کے اور بعض لوگ انکا نام حکیم بفتح حاء کہتے ہیں وہ حکیم بن جبیلہ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

## باب الحاء واللام والمیم

(سیدنا) حلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صبلح بن ظریف بن زید بن عامر بن ربیع بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ضبی

ابو موسیٰ نے کہا کہ سید بن عمر نے موافق بیان شاپرین کے لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے بھائی حارث ابن زید بن صفوان کی وفات کے بعد گئے تھے یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی عافیت فرمائی انھوں نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو لیا جاتا ہے ایسی حالت میں میں کیا کروں حضرت نے فرمایا تمہارا کر دینا تمام کاموں سے افضل ہے پھر انھوں نے عرض کیا کہ میں حسد کرتا ہوں اور احسان کی برابری کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ دو تہندوں کی کوئی برابری کر سکتا ہے اور جو شخص لوگوں پر حسد کرتا ہو اسکی سوزش کبھی کم نہیں ہوتی الا کہ تہندوں نے لکھا ہے

(سیدنا) حمیس (رضی اللہ عنہ)

انکا شمار اہل خمس میں ہوتا ہے۔ ابو زاہر یہ روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قریش کو وہ چیز ملے گی جو انھیں قریش کو وہ چیز ملے گی جو آسمان سے برستی ہے اور جو نہ وہاں میں تھی اور جو نالوں میں روان ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تہندوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابو موسیٰ نے کتابا فقہ دی ہے کہ تھے ہمیں ابو الخیر یعنی محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن محمد بن حامد بنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن حماد بن فراعصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یقظان بن عمار بن یثیمان بن ہارث بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سلام کیا انھوں نے اسکا جواب دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حماد بیٹھو تم بہترین آدمی ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ نے ان سے فرمایا کہ بیٹھو تم بہترین آدمی ہو اپنے فرمایا مان اسے ابو الحسن جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اسی کو عمر کہتے ہیں تو اللہ اسکو تین باتوں سے محفوظ کر دیتا ہے جد ام سے اور جنوں سے اور سفید دل غ سے اور جب اسکی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اسکو دہر کہتے ہیں تو اللہ اس سے حساب میں تخفیف کر دیتا ہے اور جب اسکی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اسکو وقت کہتے ہیں ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہوتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو تمام روزہ بچھڑون سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کر نیکی توفیق دیتا ہے اور جب اسکی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اسکی عقل صحیح نہیں رہتی تو اسکی نیکیاں قائم رکھی جاتی ہیں اور اسکی نیکیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جب اسکی عمر

نوسے برس کی ہو جاتی ہو اور انکو فنا کہتے ہیں اور اس عمر میں عقل بالکل نازل ہو جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہو اور اسکے لئے الوان کے حق میں اسکی شفاعت قبول کرتا ہو اور آسمان واسلہ اسکو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہیں اور جب برس کی عمر ہو جاتی ہو تو اسکو نبیس اللہ فی الارض کہتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حق ہو کہ اپنے حبیس کو عذاب نکرے اس جہیث کو ابوبکر ایفہ اللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخرین رے ہے۔ ابن مالک لائے کہا ہے کہ ہمارا ایک شخص بہن صحابہ میں سے انکا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ بہن ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن بن ابی جبر اللہ بن علی نے اپنی بہن سے احمد بن علی بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے سے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی ایک شخص سے جو کافہ ہمارا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گھی کی کچی اور کبھی شہد کی کچی بہرہ میں بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک انکے پاس نیت مانگنے کو آتا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور کہتے کہ یا رسول اللہ اسکو اسکے مال کی قیمت دیدیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم فرماتے تھے اور اسکو قیمت دے دیتے جانی کا حکم دیدیتے تھے ایک دن وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے انھوں نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اگر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نکر وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ایشی۔ واقعہ میں نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انھوں نے حضرت عمر سے روایت کی ہے۔ یہ والدین ابو عمرو بن حماس کے۔ انکا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخرین ہم ہے۔ اسلمی ہیں۔ انکی حدیث عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص جانی نام عبید بن عومیر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام حماد تھا یہ واقعہ زمانہ جاہلیت کا ہے پھر میرے چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں رہے یہ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ اسلم کے لیے قرض چیز لاتے ہوئے پھر قرض کے ادا کرینگی صورت نہوتی ہوگی ۱۱



صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جان تک بھڑا راقا بوجھ چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرالو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اس لڑکے کا مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اپنے دو غلام اسکے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ انہیں سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اسکے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اُس نے ایک غلام لے لیا جس کا نام رافع تھا اور انکے بیٹے کو انکے لیے چھوڑ دیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پچان لے تو اسکے بدلے میں ایک غلام دیدے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمّام (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید انصاری سلمیٰ - احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلیبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حمّام (رضی اللہ عنہ)

اسلمی - ابو موسیٰ نے کہا کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمّام کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی حمّام کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن تماطہ۔ چنانچہ انکا تذکرہ عبید کے نام میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر حنفی بامی کینت انکی ابوسالم - یہ دادا ہیں عبد اللہ بن بدر کے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن بدر نے ام سالم سے جو ثانی تھیں عبد اللہ بن بدر کی اور انھوں نے ابوسالم یعنی حمران بن جابر سے جو بخیرہ اُن سات آدمیوں کے تھے جو قبیلہ بنی خنیفہ سے وفد بنکے آئے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے فرمائی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - فراری - بھائی ہیں اسامہ بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے مسلمان ہو گئے تھے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی انھیں میں سے حمران بھی ہیں اور وہ بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ہند کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر - بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہیں یہاں واقعہ سی نے انکا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے انکا نام خار جہ بن حمیر ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خار جہ بن حمیر ہے ہم بھی

انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ خارجہ کے نام میں کرینگے بعض لوگ انکا نام حارث بن خمیر بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہم اوپر گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ رضی اللہ عنہ

## سید الشہداء و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ کنیت انکی ابو یعلیٰ اور بعض لوگ ابو عمارہ کہتے ہیں یعلیٰ اور عمارہ دونوں انکے صاحبزادے تھے انکی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں یعنی حضرت آمنہ بنت وہب والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن خنیفہ بنت عبد المطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں انکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوئیہ نے دودھ پلایا تھا جو ابو لہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی اُسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے انکا لقب سید الشہداء ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں موافقات کرا دی تھی۔ پشت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے۔ انکے اسلام

کا سبب وہ ہے جو ہے ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ابو جہل ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اُسے آپکو تکلیف دی اور آپکو گالیان دین اور اُس قسم کے معائب آپ میں بیان کیے جو دیانت کے خلاف ہوں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بات نہیں کی عند اللہ بن جدعان تمیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اسکو سن رہی تھی بعد اسکے ابو جہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی کمان لیے ہوئے شکار سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے وہ بڑے شکار سی تھے تیر اندازی کیا کرتے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (انکی عادت تھی کہ) جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش پر انکا گذر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور ان لوگوں کو سلام کرتے اور اُنکے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے قریش میں یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اسوقت وہ مشرک تھے اپنے قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اُس لونڈی پر انکا گذر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اُس لونڈی نے اسے کہا کہ اے ابو عمارہ کاش تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو اُنکو ابھی ابو الحکم سے پہنچی ابو الحکم (یعنی ابو جہل) نے اُنکو اسی مقام پر پایا اور انھیں ستایا اور انھیں

گالی دی اور بہت نامناسب باتیں کیں اور بعد اسکے ہٹ گیا اور اس نے کچھ بات نہیں کی یہ سنکے حضرت حمزہ کو غصہ آگیا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ انکو بزرگی عنایت فرمائے پتا نہ وہ قہر سے نہ انہیں نہیں تھی۔ مناسب دستور کعبہ کا طواف کیا پس یہی ارادہ کر کے گئے کہ جا کے ابو جہل سے لپٹ کر اپنی چنانچہ سب سے پہلے پہنچے تو ابو جہل کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو پس وہ اسکی طرف چلے اور اُسے کہا کہ میں اور بہت غم میں ہوں یا قریش کے غلامان بنی خزیمہ سے کچھ لوگ ابو جہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہ اگر اسے مذہم سمجھتے ہیں کہ تم بیدین ہو گئے ہو۔ حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون چیز مانع ہو مجھے انکی سچائی معلوم ہو گئی میں گواہ دوں گا کہ یہ خدا کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ کہتے ہیں حق ہو خدا کی قسم میں اُسے نہ چھوڑوں گا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم چاہتے ہو ابو جہل نے کہا ابو عامرہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا قسم میں نے اسکے پیچھے کچھ کو بہت سخت گالیان دی ہیں۔ حضرت حمزہ اسے اسلام پر قاصر ہے۔ جب اسے حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اس بڑی ہے اور وہ محفوظ ہو گئے اور اب حمزہ انکی طرفدار سی کرینگے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آ گئے اسکے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوہ میں انکی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو مشہور ہے۔ انھوں نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑکے قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انھوں نے اطمیعہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو طعم بن عدی کا بھائی تھا۔ ابوالحسن ؑ انہی نے کہا جو کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منعقد کیا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپنے انکو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ میں قبیلہ جہینہ کی سر زمین میں بھیجا تھا۔ ابن اسحاق نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھوں نے کہا جو کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپ نے منعقد کیا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ اپنے جھنڈے میں شتر مرغ کے پر لگایا کرتے تھے۔ انھوں نے غزوہ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں ہاتھ میں تلواریں لیکر جنگ کی کفار کے بعض قیدیوں نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو اپنے جھنڈے میں شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے لوگوں نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انھوں نے ہمارے اوپر بہت سختیاں کیں حضرت حمزہ احد میں بھی شریک تھے اور اسی غزوہ احد میں ہفتہ کے دن ۱۵۔ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہد ہونے سے پہلے انھوں نے اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا سباع خراعی بھی انھیں لوگوں میں تھا اُس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے عقیقۃ البظور کے بیٹے ادھر آ اسکی مان ختم کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اُسے قتل کیا۔ ابن اسحاق نے کہا جو کہ حمزہ اُس دن دو تلواروں سے لڑ رہے تھے کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہو اُسکے معنی بظری کاٹنے والی۔ بظہر شرمگاہ کو کہتے ہیں مطلب یہ تھا کہ تو ایسی دلیل پیش کرنے والی کا بیٹا ہو ۱۶

یہ حمزہ بن ناگاہ اسی حالت میں انکا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زہرہ انکے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی (نامی ایک) وحشی نے جو نبیر بن مطم کا غلام تھا انکو نیزہ مارا اور انکو شہید کیا مشرکون نے انکے ساتھ اور نیزہ تمام شہداء مسلمانوں کیساتھ لٹکے کیا تھا سو اختلطہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ انکے باپ مشرکون کی طرف تھے انکی خاطر سے مشرکون نے انکو چھوڑ دیا تھا مشرکون کی عورتوں یعنی ہند اور اسکی ساتھ والیوں نے مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے اور انکے پیٹ چاک کیے ہند نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور انکا جگر نکالا اور اسکو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اسنے تھوک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حمزہ کا جگر اسکے پیٹ میں پہنچ جاتا تو وہ دوزخ میں نہ جاتی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو میں کافروں کے ستر آدمیوں کے ساتھ مشد کرونگا اُسپر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ أَبَدًا** (پس جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے انکو ہم ہمیشہ ہماری رحمت میں لے کر آئیں گے)۔ حضرت جابر نے روایت کی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ آپکے دل کو صدمہ پہنچائے پھر اپنے فرمایا کہ اے چچا اللہ تم پر رحم کرے بیشک تم نے صلہ رحم کنیوالے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو قتل دیکھا تو آپ رونے پھر جب اپنے یہ دیکھا کہ انکے ساتھ مشد کیا گیا ہو تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہ ہوتیں تو میں انھیں ایسی حالت میں چھوڑ دیتا تاکہ (پسند اور دردناک گوشت کھائیں اور) یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے حشر کے دن تکلیں چھینے حضرت زبیر کی والدہ ہین اور حضرت حمزہ کی بہن ہین۔ اور محمد بن حقیل نے حضرت جابر سے روایت کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اٹھے اور جب اپنے خود انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو چیخ اٹھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو اپنے سنا کہ شہداء اے انصار کے لیے عورتیں رو رہی ہیں آپنے فرمایا مگر تمہارے لیے کوئی رونا والا نہیں ہوا انصار نے جو اسکو سنا تو انھوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے شہیدوں سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئیں چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ واقعہ یہ لکھا ہوا کہ اب تک برابر زنانہ انصار مٹیوں میں حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہیں اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار عبد اللہ بن رواحہ کے ہیں اشعار

بکت عینی وحق لما اکاملا      والذی الیکام      ولا العویل      علی اسد الاله غداة قالوا      حمزة ذاکم الرجل القیتل

ترجمہ اور اگر تم مراد تو موسیٰ ہی سزاؤ دینی نبین دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر تھا اور بخار صبر تو اللہ کی مدد سے ہو گا۔ اگر تم میری آنکھ رو رہی ہو اور آنکھوں پر پانی نہ آتا ہے تو رونا اور چلا نا کچھ فائدہ نہیں دیتا (اگر تم روتی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ بخار سے شہید ہو گئے





بیان کیا وہ کہتے تھے حسین بن سعید بن مسیرہ کہ میں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پرانے کی نماز پر تھے تو چار نکیرین کہتے تھے کہ حضرت حمزہ کی نماز میں اپنے ستر نکیرین کہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا جو کہ حمزہ پہلے شہید بن خبیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی شہان نے اور سہار بن ابی بکر بن عولیس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا کہ جسے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابن شہان نے عبد اللہ بن ابی مالک سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دو دہشتید و ان کے ایک ساتھ قبر میں دفن کر دیتے تھے آپ پوچھتے تھے کہ ان دونوں میں قرآن کسکو زیادہ یاد ہو جب کسی ایک کی طاف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر میں پہلے اسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو کہنے فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان دونوں کا گواہ ہوں اور آپ حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیے جائیں انکو غسل ندیا جائے۔ حضرت حمزہ اور اُن کے بھانجے عبد اللہ بن جیش ایک قبر میں دفن کیے گئے حضرت حمزہ کو کفن میں حضرت ایک چادر دی گئی تھی (وہ بھی ایسی پیوٹی کہ) اگر اُنکے سر پر ڈالی جاتی تھی تو اُنکے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اُس سے اُنکے پیر بن کیے جاتے تھے تو اُنکے سر کھل جاتا تھا لہذا اُن چادر سے انکا سر بند کر دیا گیا تھا اور) پیرون پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولوں کو مدینہ لیا کر وہاں دفن کر دیں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہاں وہ شہید ہوئے وہیں انکو دفن کر دو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی مروی ہو۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی عبد اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شامی سے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب میں عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہے کہ انھوں نے کہا۔ جسے عمر بن شہید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سری بن عیاض بن نقذ بن سلمی بن مالک (یہ مالک بیٹے بنی قریظہ بن ابی مرثد کناز بن حسین کے) بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے متقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابو مرثد سے انھوں نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ کہ آپ نے فرمایا ہر دین پروردگار کو اللہم انی اسالک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر ہمیں ابو محمد ابن ابوالقاسم دمشقی اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابو محمد بن محمد بن الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

ابوطاہر قبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خدش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابو الزبیر سے انھوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہ نے نہر کھودوائی تو ہم لوگ اپنے اجد کے شہیدوں کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر میں انکی قبریں کھدائی تھیں جس نے انکو دیکھا کہ بہت بیاہکی سے کھود رہے تھے عبد الرحمن نے اس روایت میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ یہ واقعہ شروع سلسلہ کا ہے وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھے بیان کی کہ نیچے حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھٹیٹیں اُڑیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف بن حارث اعرج بن سعد بن زراح بن عدی بن بیل بن مازن بن حارث بن سلمان بن اسلم بن افسی ابن حارثہ۔ اسلمی۔ کینت انکی ابو صلح اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد بن ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے (امام) ابو یسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحاق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمر واسلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔ اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حمزہ نے یہ سوال کیا تھا۔ ان ائمہ میں سے یحییٰ بن سعید انصاری اور ابن جریج اور ایوب سختیانی اور ابن عجلان اور شعبہ اور ثوری اور دونوں حماد وغیرہم ہیں اور درادری نے اور عبد الرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اویحییٰ بن عبد الرحمن بن مطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حمزہ سے روایت کیا ہے۔ مگر پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور خطلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا۔ الی آخر الحدیث۔ اور نیز بواسطہ سلیمان اور عروہ کے ابو مرادح سے مروی وہ حمزہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکی وفات سلسلہ میں ہوئی اس وقت انکی عمر اکثر برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اسی برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰ شہادہ ہو کر زندہ رہتے ہیں لہذا زندوں کی طرح انکے جسم میں خون بھی رہتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ۱۲

## (سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو نعیم نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہو یہ وہم ہو اور انھوں نے طبرانی سے انھوں نے مطین سے انھوں نے نجاشی سے انھوں نے شریک سے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حمزہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے واسطے ہاتھ سے لھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو مطین کہتے تھے میں نے نجاشی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسمین شریک سے غلطی ہو گئی ہو۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کر کے کہ وہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن منذر سے روایت کیا کہ ان کے لیے لکھا ہوا ہے کہ وہ کلام بھی منقول کیا جو اوپر گزر چکا ہو اور کہا جو کہ باوجودیکہ یہ وہم ہو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابو نعیم سے بھی اسمین وہم ہو گیا جو کہ غلطیابی نے انکا ذکر حمزہ بن عمرو سلمیٰ کے نام کے اخیر میں کیا جو کوئی تذکرہ متقل انکانہیں لکھا۔ ابو نعیم سے اسمین یہ وہم ہو گیا کہ انھوں نے عمرو سے وانکا لڈالا اور عمر لکھ دیا اور انکا تذکرہ متقل قائم کیا پس انھوں نے دو غلطیاں کیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا بن مبدول۔ انصاری۔ احمد بن اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ یہ وہی کا قول ہے ابن دباغ انانسی نے انکا ذکر لکھا ہے۔

## (سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور انکے ہمراہ انکے بیٹے یزید بھی تھے دونوں نے آپ سے بیعت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بیٹے یزید کے نام میں کیا جو یہاں کوئی متقل تذکرہ انکانہیں قائم کیا۔

## (سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ذی معشار۔ ہمیں ابو موسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابو بکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم ہری نے اور ابو محمد جوہری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حروف شباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابی قریشی نے اپنے راویوں سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلہ ہمدان کا وفد رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت میں حمزہ بن مالک بن ذی معشر بھی تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہان کیا اچھا قبیلہ ہے کہ قدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انہیں کیا صبر آگیا انہیں ابدال لین اور اسلام کے اوتار میں پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ سعدان کے محلات خازن اور یام اور شا اور ابن ضب اور حاتم الرمل کے مسلمانوں کے لیے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوزہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن ولیم بن عدی بن حراز بن کابل بن عذہ۔ اہل حجاز میں سب سے پہلے یہ قبیلہ عذہ کا صدقہ لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قرئی میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں یہ تیر اندازی کر سکیں اور انکا گھوڑا دوڑ سکے۔ (بالآخر) یہ وادی قرئی میں جا کے رہے یہاں تک کہ (وہیں) وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن مالکولانے کہا ہے کہ انکا نام حیم اور اسے مہل کے ساتھ ہو ہم اسکو وہاں ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) حنظل (رضی اللہ عنہ)

ابن شریق بن غانم بن حامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتوحات میں بھی شریک تھے۔ طاعون عمرو اس میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو القاسم و تبقی۔ نہ لکھا ہے۔

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدان بن حارثہ بن حقل بن کعب بن حلیم بن جناب بن اہل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذہ بن ہذیل ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے آئے تھے حضرت نے انکے لیے ایک جھنڈا خریدا اور انکے جھنڈے کو لے کے یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے تھے یہ کلام انہیں کا ہے عہد البعث قبیلہ یثربیہ کا ہے اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ انکے تمام غزوات میں شریک رہے اور سعد بن عباد کا کلام جو انھوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے۔

البعث قبیلہ یثربیہ کا ہے اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ انکے تمام غزوات میں شریک رہے اور سعد بن عباد کا کلام جو انھوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے۔

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے۔ کئی علما نے انکو ذکر کیا ہے۔

۱۵ یہ سب نام بن قباہل جو ان کے ۱۲۷۷ ترجمہ تھوڑی دیر پھر جاؤ حمل بھی جنگ میں شریک ہوئے چاہتے ہیں + موت کیا بھی معلوم ہوتی ہو جب وقت آجائے ۱۷

(سیدنا) حم (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لیحان بن ہذیل بن مدبرہ بن ذی البصرہ  
میں رہتے تھے۔ وہاں انکا ایک گھر بھی ہو کہینت انکی ابو نضلہ مسلم بن حجاج نے انکا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ میں کیا ہو جنھوں نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہو ہین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے خبر دی وہ  
کہتے تھے ہین ابو غالب یعنی حمہ بن حسن ماوردی نے مناویہ اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی کہتے تھے  
ہمے حمہ بن سعد وصیفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو ناصم نے ابن جریر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو  
ابن دینار نے خبر دی انھوں نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے انھوں  
(ایک مرتبہ) حنین کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ (لوگوں سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے  
اور انھوں نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان میں تھا انہیں سے ایک نے دوسرے کو مسطح سے مارا اور اسکو قتل کر دیا اسکے  
پیٹ میں بچہ تھا وہ بھی مر گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بچے کے بارے میں ایک غلام آزاد کرینکا حکم دیا اور  
یہ کہ وہ قاتلہ عورت قتل کر دی جائے مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حمہ درسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہین ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے  
ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابو عوانہ نے داود اوادی سے انھوں نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے  
روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگانام حمہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اصفہان میں  
جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حمہ کہتا ہو کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہو اے اللہ اگر وہ سچا ہو تو اُسکی سچائی کو پورا  
کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہو تو اُسکے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حمہ کو اسکے اس سفر سے واپس نہ  
چنانچہ اصفہان میں انکی وفات ہو گئی۔ اشعری نے کہا ہو کہ اے لوگو ہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر یہی  
جانتے ہیں کہ حمہ شہید ہیں۔ یہ اصفہان ہی میں دفن ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب النہج  
میں ہرم بن حیان عبدی سے انھوں نے حمہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ ہرم ایک شب کو  
اُنکے یہاں رہتا تو دیکھا کہ وہ رات بھر رویا کیے ہرم نے اسے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں حمہ نے کہا میں نے اُس رات کو  
یاد کیا جسکی صبح کو لوگ قبروں سے اُٹھائے جائینگے پھر وہ دوسری شب کو اُنکے پاس رہتا تو اُس شب بھی وہ روتے  
رہتا ہرم نے اسے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آگئی جسکی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائینگے الی آخر ایسی



حمین انکو بھی حمہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب - قریشی زہری عبد الرحمن بن عوف زہری کے بھائی ہیں زہیر تے کہا جو کہ انھوں نے ہجرت نہیں کی نہ مدینہ میں آئے۔ زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور عبد اللہ بن زہیر کو وصیت کی تھی۔ انھیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے

فيا نجبا اذالم تفتن عيوننا نسا ربني عوف وقدمات حمين

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ قاسم بن محمد بن حنظل بن عیاض بن حمین انکی اولاد میں سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں تھے۔

(سیدنا) حمیم (رضی اللہ عنہ)

النضاری - یحییٰ بن ابی بکر اسفہانی نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے زہری سے انھوں نے عروہ ابن زہیر سے نقل کر کے خبر دی کہ حمید نے جو انصار میں سے ایک شخص تھے حضرت زہیر سے حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہو اسکی بہت سی سندیں ہیں مگر حمید کا ذکر اس سند کے اور کسی سند میں نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ انکو حمید بن ثور بن عبد اللہ ابن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور پہلا قول کلبی کا ہے۔ اور اور لوگوں نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہے۔ کینست انکی ابوالمثنیٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاخضر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خالد۔ یعلیٰ بن اشراق سے روایت کی ہے کہ یہ غزوہ حنین میں کفار کے ساتھ تھے بعد اسکے سلمان ہو گئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدین حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔ اشعار

افضحیٰ فوادہ من سلیبی مقصدا ان خطا منها وان تقصدا قیادانا۔ نسنا حمدا تیلوا من اللہ کتابا مرشدا

۱۵۰ ترجمہ یہج ہوا کہ نبی عوف کی عورتوں نے اپنی آنکھیں کھول کر نہ بھاؤ اللہ جب جنس میں سے ہے + اللہ میرا اور اہلی کے مقصود ہے ہر ہمتا تھا خطا یا عدا + یہاں تک کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں محو کو دکھایا وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہیں ۱۵۱



انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمیش (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی - قاری - بھائی بن بنی خطبہ کے - انھوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بن سلول کی بی بی تھیں ان کے دو لڑکے تو ام پیدا ہوئے تھے حارث اور عدی اور انکی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں - یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) حمیش (رضی اللہ عنہ)

بنی سلمہ کے حلیف بن - مسجد ضرار کے لوگوں میں سے تھے آخرین انھوں نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی ہوئی - یہ ابن ماکولا کا قول ہے انھوں نے خلائی سے نقل کیا ہے۔ اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ انکا نام حمیرہ اور بعض لوگ الحمیرہ کہتے ہیں الف لام ساتھ یہ انصاری بن - خطمی بن اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں - بنی سلمہ کے حلیف بن مسجد ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور انکی توبہ عمدہ ہوئی ابن ماکولا نے انکو دشمن قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمیش (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیم - احدین اور اُس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ اُن چار آدمیوں میں سے ہیں جنکے سوا قبیلہ ادہ بن اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا - یہ عدوی اور ابن قتلح کا قول ہے۔

(سیدنا) حمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بصرہ - کنیت ابو بصرہ اور بعض لوگ انکو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ انکو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہیں لکھا کہ کبھی ابی دلف میں ہو چکا ہے۔ یہ جمیل بصرہ کا، فتح سیم جو یہی صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے ایک شیخ سے پوچھا کہ انکو بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انھوں نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام جمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا اُسکے ہمراہ تھا اسکی طرف انھوں نے اشارہ کیا مصعب زبیری نے انکا ذکر اس طرح لکھا ہے جمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ جمیل اور بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی جو کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائتین مسجد دن کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے) لیے کجاے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس - سعید بن ابی سعید مغیری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے (انکا نام) جمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے کہ مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اُسی کا نام مسجد ضرار تھا ۱۲

## باب الحاء والنون

(سیدنا) حنبل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ - انسے معن بن حویہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں غزوہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اپنے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابن ماکولانے کیا ہو۔

(سیدنا) حنشل (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل - بنی نعیلہ بن طیل میں سے ایک شخص ہیں۔ غفار بن طیل کے بھائی ہیں۔ دلائل نبوت کے متعلق ایک حدیث انھوں نے روایت کی ہو حدیث پڑھی ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپنے انکو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے اور آپنے انکو کچھ بچے ہوئے ستوبھی کھلائے تھے۔

(سیدنا) حنشل (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو المعتمر۔ صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہو مگر کوئی روایت انکی صحیح نہیں ہو۔ جامعہ جعفی نے ابو الطیفیل سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے حنشل یعنی ابو المعتمر سے سنا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھا ئی پھر آپنے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگلیٹھی لیے ہوئے پورس آپنے اسکو بہت ڈانٹا یہاں تک کہ وہ مدینہ کے ٹیلون میں پوشیدہ ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ دادا ہیں مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ انکی صرف ایک حدیث ہو جسکی سند ضعیف ہو اسکو جعفر بن مسافر اور عبد السلام بن محمد حرانی نے ابن ابی فدیہ سے انھوں نے بغیرہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فراتے ہوئے سنا کہ ابو بکر و عمر (میرے نزدیک) ایسے ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیہ سے انھوں نے عبد العزیز بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا عبد اللہ بن حنطب سے روایت کیا ہو۔ جہن احمد بن عثمان بن ابی علی زر زراہی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی نیکہ نے عبد الغفر بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اُسی حال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت نے فرمایا کہ دیوان کان اور انکھ بن ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ غیرہ بن عبد الرحمن خزاعی بن سعید بن فقیہ خزاعی صاحب المراسع نہیں ہو وہ حدیث میں معتبر ہیں اور انکی رائے عمدہ ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظل** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضرار بن حصین۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو۔ حمید بن عبد الرحمن حمیری نے حنظل بن ضرار سے روایت کی ہو کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اُس نے مجھے کہا کہ اے حنظل میرے قریب آ جاؤ میں تمکو ان نالائق آدمیوں سے علیحدہ کر لوں گا میں تم سے باتیں کروں اور تم مجھے باتیں کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بنانا ہو یا کسی شہر میں رہتا ہو تو چاہتا ہو کہ وہی اُسکی جگہ ہو جائے مگر میں خدا کی قسم چاہتا ہوں کہ کسی بیشی غلام کا غلام ہو جاؤں مگر قیامت کی آفت بچ جاؤں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ حنظلہ بن ابی حنظلہ انصاری کے سجدہ قبا کے امام تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ ان سے جبہ ابن سحیم نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں حنظلہ انصاری امام سجدہ قبا کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھوں نے پہلی رکعت میں سورہ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو انھوں نے سجدہ کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ ایک محمول شخص ہیں۔ انکا شمار اہل حمص میں ہو۔ عقیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے بعد اُسکے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جذیم بن حنیفہ مالکی کہتے ہیں کہ یہ بنی حنیفہ میں سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے



کہا ہو کہ خطلہ بن حنیفہ بن حذیم تمہی سعدی ہیں۔ عقیل نے ایسا ہی کہا ہوا اور بخاری نے کہا ہو کہ یہ خطلہ بیٹے ہیں حذیم کے اور انھوں نے الکاتب نہیں بیان کیا اور کہا ہو کہ یعقوب بن اسحاق نے خطلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خطلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہو الی آخر اسی پر بیٹ۔ بخاری نے انکا ذکر لکھا ہو مگر ہر اذکر نہیں لکھا۔ ان خطلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا ابو یوسف یتیمی نہیں رہتی۔ انسہ فریال بن عبید بن خطلہ نے روایت کی ہو یہ قول ابو عمر کا ہو۔ اور ابن مندہ نے (انکا ذکر اس طرح) لکھا ہو خطلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی بعض لوگ انکو خطلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ دادا ہیں فریال بن عبید کے اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہیں اس میں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہوں اور انکا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہو کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہو بنی اسد بن خزیمہ کی اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ وہی شخص ہیں جنکو انکے والد حنیفہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہو پس حضرت نے انھیں دعادی اور فرمایا کہ لے لے کے یہاں آؤ پھر آپ نے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھیں برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن بھل مازنی نے فریال بن عبید ابن خطلہ سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا میں نے اپنے دادا خطلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے کہ خطلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم یکجا ہو جاؤ۔ ہمیں ابو پاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عبید بن خطلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے خطلہ بن حذیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ انکے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہو کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہوا اسکے سوا ونٹ ہیں جنکو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمھارے بیٹوں کو گیتے سنا ہو کہ ہم باپ کے سامنے تو اسکا اقرار کر لینگے مگر انکے بعد پھر پلٹ جائینگے حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمھارے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہیں حکیم نے کہا ہاں ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم اور حنیفہ اور خطلہ سب چلے اور ایک لڑکا حذیم کے ساتھ تھا پس جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہونچے تو آپ کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے حنیفہ تم کیون آئے ہو انھوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے اوپر رکھ کر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکایک مجھے

۱۲ یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہو کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہو وہ اسکے ساتھ ضروری نہیں ۱۲

موت آجائے پس بیٹے چاہا کہ مین وصیت کروں اور بیٹے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں  
ہو اس کے شواہد میں جنکو ہم زمانہ جاہلیت میں مطہرہ کہتے تھے (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گیا یہاں تک کہ ہم لوگوں  
غصہ کے آثار آپ کے چہرہ میں دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور (اسکو سنکر) آپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مین  
تین نہیں صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس راوی  
اقتا جو کہ پھر لوگوں نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاشی تھی جسکے سہارے سے وہ چل رہی تھی۔ ہاتھانی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاشی بہت بڑھ گئی ابو حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے قریب تشریف لائے تو  
حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہیں انہیں سے بعض کے داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہیں اور یہ سب سے چھوٹا ہو لہذا  
آپ اُسکے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تعین برکت دے یا یہ فرمایا کہ اسمین برکت دی جاوے  
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا سو اور اسمین اختلاف ہو جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ربیع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے ہیں صفی بن ربیع بن حارث بن غنشل  
ابن معاویہ بن شریف بن جرود بن اسید بن عمرو بن تیم کے تہی ہیں۔ کینت انکی ابو ربیع اور انکو لوگ حنظلہ اسیدی اور  
کاتب کہتے ہیں کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط کتابت کیا کرتے تھے یہ اکثم بن صفی کے بھتیجے ہیں یہی ہیں  
جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقعہ بصرہ میں چھپے رہ گئے تھے۔ انسہ ابو عثمان ہندی نے اور یزید بن شہر نے  
اور مرقع بن صفی نے روایت کی ہو۔ ہمیں ابو جعفر یغنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک جہر دی وہ  
کہتے تھے ہمے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور  
ہمے ہارون بن عہد اللہ بزار نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یار نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمے سعید جریری نے  
ابو عثمان سے انھوں نے حنظلہ اسیدی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گذر انکی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ اے حنظلہ کیوں رو رہے ہو انھوں نے کہا  
کہ اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمے دوزخ اور جنت کے  
حالات بیان کرتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے لوٹ کے آتے ہیں تو عورتوں میں  
اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم ہمارا بھی  
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا سو اور اسمین اختلاف ہو جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

یہی حال ہو چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلین (خظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے پوچھا کہ اے خظلہ تمہارا کیا حال ہو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خظلہ منافق ہو گیا ہو ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ دوسرخ اور جنت کے حالات ہم سے بیان کرتے ہیں تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہیں تو عورتوں میں اور مال میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اُسی حال پر قائم رہو جس حال میں میرے پاس سے اُٹھ کے جاتے ہو تو بیشک تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں ولیکن اے خظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہو کوئی وقت کیسا۔ اس حدیث کو سفیان نے جریر بنی سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ اور ابو داؤد طلیاسی نے عمر ان سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انھوں خظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہو۔

ہیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خظلہ کے جیسے لوگوں کی اقتدا کرو۔ آخر میں یہ قریسیا میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے بہت خزع فزع کی انکے پروس والی عورتوں نے انکو منع کیا کہ تمہارا ثواب جاتا رہیگا اُسکے جواب میں انھوں نے کہا اشعار

تبعث دعد لمحزوتہ      تبکی علی ذی شیعہ شاحب      ان تبارک لینی الیوم ما شغنی      خبرک قولایس بالکاذب  
ان سواد العین اودی بہ      حزن علی خظلہ الکاتب

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابو عامر بیٹے ہیں ابو عامر راہب بن صفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہیں اسی ہیں پھر نبی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ انکے والد ابو عامر زمانہ مجالس میں راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبد اللہ بن ابی بن سلول دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ اُن احسانات گئے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حد تھا پس عبد اللہ بن ابی تو دل میں نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ

۱۷۰ (۱) ایک عورت کا نام) ایک نجدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہو کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیوں وقتی ہو اگر تم مجھے پوچھتی ہو کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہو تو میں تجھے ایک ایسی بات بیان کرتی ہوں جو چھوٹی نہیں ہو۔ آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا۔ خظلہ کاتب کے غم نے ۱۲۰

چلے گئے تھے پھر غزوہ احد میں کفار قریش کے ہموار کرنے کے لیے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام فاسق رکھا تھا یہ مکہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہر قتل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہیں بحالت کفر سلسلہ ہجری میں مگئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں انکے ساتھ کنانہ بن عبد یلیل اور علقمہ بن علالہ بھی تھے ان دونوں نے انکی میراث میں جھگڑا کیا ہر قتل نے کنانہ کو انکی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابوعامر اور کنانہ دونوں بدر کے رہنے والوں میں سے ہیں اور تم بدر کے رہنے والوں میں سے ہو۔ مگر انکے بیٹے خظلہ مسلمانوں کے سردار اور بزرگوں میں سے ہیں غیل الملک کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب انکا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت میں ذکر کرتے ہیں) ہمیں ابو جعفر بن سین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب خظلہ شہید ہو گا) کہ خظلہ کو ملانائے غسل دے رہے ہیں تم انکے گھر والوں سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ انکو ملا) چنانچہ انکی بی بی سے پوچھا گیا انھوں نے کہا کہ جنت انھوں نے اعلان جنگ سنا اسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے انکو غسل دیا۔ عند اللہ انکی یہ بزرگی اور شرف کافی ہو جب خظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو اسے اور ابوسفیان ابن حرب سے مقابلہ ہوا ابوسفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بلبن شوب لیشی آگیا اور اُسے ابوسفیان کی مدد کی پس ابوسفیان چھوٹ گیا اور خظلہ شہید ہو گئے ابوسفیان نے یہ شعر کہا

وَلَوْ شِئْتُ نَجْتَنِي كَيْفَ طَمَرَةٍ      وَلَمْ أَحِلِّ النِّعَاءَ لِلْأَبْنِ شَوْبِ

بعض لوگوں کا قول ہو کہ انھیں ابوسفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ خظلہ کے عوض میں خظلہ کو مارا خظلہ ایک ابوسفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے انس سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا اوس و خزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا خظلہ ہمیں میں سے تھے جو غیل الملک تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہمیں میں سے تھے جنکو بھڑنے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہمیں میں سے تھے جنکی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہمیں میں سے تھے جنکی ایک شہادت دو آدمیوں کی شہادت کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والوں نے کہا کہ ہم میں چار آدمی تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن یاد کر لیا تھا اسکے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہیں) زید بن ثابت ابو زید۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ مطلب انکا یہ تھا کہ قبیلہ اوس میں سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا اور نہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور موافق ایک قول کے سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی

۱۲ ترجمہ۔ اگر میں چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جنت کر کے بچا لیتا + اور میں ابن شوب کا احسان نہ لیتا ۱۲

پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اسکو ابہ غم نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

عشقی۔ انکا ذکر عسکری نے کیا جو در انھوں نے ابان قطان سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابوالخالیہ سے انھوں نے ابان قطان سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو العالیہ سے لے کر انھوں نے حنظلہ عشقی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ایک مناد می سامنے ندا کرتا کہ اسے لو کہ اٹھو تماری مغفرت کر دی گئی تمہارے گناہ نیکوں سے بدل دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن علی۔ انکا تذکرہ ہمنہ بن ہمنہ نے کیا۔ انکی حدیث حسین علم نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھوں نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اسے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میری بے ہوشی کو پوشیدہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے نقص کو ادا کر دے۔ انکا تذکرہ ابن ہندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسلمی۔ حسن بن سفیان نے و ہمدان بن انکا ذکر کیا ہو مگر صحیح نہیں ہو۔ ہمن ابو موسیٰ نے اجازہ خبر دی کہ کتے تھے ہمن ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن حسین بن ہمدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ انسے ابو الزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلہ عذرہ کے فلاں شخص کو اگر تم پانا تو آگ میں جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو اپنے پھر بلند آواز سے فرمایا آدمی بھیجا کہ اگر تم اُس شخص کو پانا تو قتل کر دینا آگ میں نہ جلا نا آگ میں جلا نا خدا کا وعدہ ہے ابو نعیم نے کہا کہ یہ وہم ہو صحیح نام انکا حمزہ بن عمرو ہو۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہو اور انکا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہو۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور انکی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھیں



جو اسامہ بن زید کی بی بی بی تھیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے انکی بیٹی زینب کے نام میں لکھا ہے۔  
(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری زرقی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے۔ واقعہ سے انکا ذکر کیا ہے انہوں نے  
حضرت عمر اور عثمان اور رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اور اسے ابن شہاب نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری ظفری۔ بنی حارثہ بن ظفرتہ ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی تہکیر ا فیصل کرنے  
کے لیے پیش کیا تھا ابن دباغ نے دارقطنی سے انکا ذکر نقل کیا ہے۔  
(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدان مروزی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں انکی حدیث  
سفیان نے زہری سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ  
ابن مریم بھی احرام باندھینگے نہ رت حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونوں کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ میں ابو ہریرہ سے  
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور اسکو کئی آدمیوں نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے پس  
اس بنا پر صحیح نام انکا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہے احمد بن عبد اللہ  
اصغفانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے  
ہمیں ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ہاشم نے محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے  
والد سے ان لوگوں کو کام میں جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی  
نقل کر کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے یہی ہیں جنہوں نے  
حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی خولہ سے بعد اسکے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے انکا ذکر  
نقل کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اگر پہلے تذکرہ میں بھی پورا نسب

بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوزہ۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ عبدان نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے احمد بن سيار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن سلیمان جہفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہون عبد اللہ بن الجراح نے اپنے والد سے انھوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے ناموں میں نقل کر کے خبر دی کہ انہیں سے بنی عامر بن جصاصہ کے خاندان سے خالد بن ہوزہ بن خالد ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن عامر بن بیجہ بن عامر بن جصاصہ بنی تھے جو بھائی بنی حنظلہ بن عمرو کے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھائی بنی حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ انکا نام حنظلہ ابن ہوزہ ہے اور عبدان بن خالد ان کے چچا ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ابن قانع نے مطین سے انکا ذکر نقل کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اس نام سے پکارا جائے جو اسکو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنیفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عوف بن انصاری۔ احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے اور ابن ماکولانے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔

(سیدنا) **حنیفہ** (رضی اللہ عنہ)

رقاشی۔ چچا بن ابو حرہ کے۔ ابو حرہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہیں اور بعض لوگ کچل اور کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے اصل بن عبد الرحمن سے انھوں نے ابو حرہ رقاشی سے انھوں نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال (دوسرے مسلمان کے لیے) جائز نہیں مگر اسکی خوشی سے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنین** (رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس بن عبد المطلب کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم تھے مگر اپنے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انھوں نے انکو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہیں ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین کے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابوحنین بن عبد اللہ بن حنین نے جو انہوں نے بیان کیے تھے اپنی بھتیجی سے روایت کی ہو وہ اپنے ماموں سے جنکا نام ابن الشاع تھا روایت کرتی ہیں اس کے بعد انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے آپ کی خدمت کیا کرتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکے تھے تو آپ کے وضو کا غسالہ یہ آپ کے اصحاب کے پاس لیجاتے تھے وہ کچھ اُسے اپنے چہرہ پر ملتے تھے اور کچھ پیٹتے تھے راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے حنین سے پوچھا تو انھوں نے کہا اب میں اس کو ایک کھڑے میں بھر لیتا ہوں جب پیسا سہوتا ہوں تو اُسی کو پیتا ہوں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اُسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو جیسے اُسے جمع کی ہو بعد اُس کے اپنے انھیں عباس کو دیدیا اور انھوں نے ان کو آزاد کر دیا ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے

## باب الحاء والواو

(سیدنا) حوشرہ (رضی اللہ عنہ)

عصری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انھوں نے سہل بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم وفد عبد القیس میں مندر کے ہمارے گئے تھے میں اور مندر۔ ساتھ تھا دس جب مدینہ پہنچے تو مندر اپنی سواری سے اترے اور وہ اپنے کپڑے پہنے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے ادھر اُدھر بیٹھے ہوئے تھے جب مندر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مصافحہ کیا اور اپنے پیر تھپتھپایا اور ان کو اپنے پیروں کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ سمجھئے یہ جگہ تمہارے لیے خالی کر دی ہے مندر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ مندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اشج ہوا اور فرمایا کہ تم میں وعاتین ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے مردباری اور انجام دیتی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن طخیفہ اور بعض لوگ ان کو طخیفہ کہتے ہیں ابن عمرو بن شریحیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلم بن الہان بن سداو ابن زرعہ بن قیس بن صناد بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن اہل ابن عوف بن حمیر حمیری الہامانی یہ ذی ظلم کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میں سلمان ہو چکے تھے ان کا شمار اہل یمن میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور تمام اہل سیر کا

اور علمائے حدیث کا اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس جریر بن عبد اللہ بجلي کو بھیجا تھا اور انھیں کے ہاتھ ایک خط انکو لکھا تھا تاکہ یہ اور ذوالکلاع اور فز و دلیلی اور وہ لوگ جو انکے مطیع ہوں سب ملکر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مدد دیں۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سو ارون کو عبد شری کہرا ہی میں بھیجا چنانچہ عبد شری مدینہ پہنچے تو انھوں نے پوچھا کہ محمد کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں (بھکوسنائے) اگر وہ حق ہو تو ہم اسکی پیروی کریں گے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خوریزی نکر و اور اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے منع کرو عبد شری نے کہا یہ باتیں تو بہت عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا عبد شری حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انھیں کے ہاتھ اپنے حوشب ذی ظلم کو جواب لکھ بھیجا تھا حوشب اور ذی ظلم دونوں اپنی قوم میں رئیس اور قبیوع تھے۔ یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوئے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا محمد بن سوقة نے عبد اللہ و شقی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حوشب حمیری نے نصیفین میں حضرت علی مرتضیٰ کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمہیں اپنے اور تمہارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں تمہیں عراق دیدین اور تمہیں شام دیدو اور مسلمانوں کی خوریزی نکر و حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلم یہ بات بہت دور ہے خدا کی قسم اگر خدا کے دین میں نرمی جائز ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اہل قرآن سکوت اور سستی کریں اس حال میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اسکے روکنے کی اور بہادر کرنیکی طاقت رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آجائے ابو عمر نے کہا ہے کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جسکا بچہ مر جائے مروی ہو اسکو ابن امیہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سے انھوں نے حسان بن کریب سے انھوں نے حوشب حمیری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اپنے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صیر کرے اس سے قیامت میں کہا جائیگا کہ اُس دولت کے عوض میں جو پہنچے تجھے لے لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ہبیرہ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بھی بن اسحاق بن کثانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن امیہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سبائی سے انھوں نے حسان بن کریب سے روایت کر کے بیان کیا کہ انمیں سے ایک لڑکے کا مقام حصص میں انتقال ہو گیا اس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اس سے حوشب صحابی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا میں تم سے وعدہ پیش نہ بیان کروں جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا رہے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی جو آپ کے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنا باپ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رہتا تھا پھر اسکی وفات ہو گئی تو انکو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہ آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہو کہ میں فلاں شخص کو نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا یا نبی اللہ انکے بیٹے کی وفات ہو گئی اسکا انھیں سخت رنج ہو پھر جب (وہ آئے اور) انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو یہ چاہتے ہو کہ اسوقت تمھارا وہ بیٹا خوش خوش تمھارے پاس آجائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعض اس دولت کے جو مجھے تم سے لے لی تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

ابن کثیر ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو حوشب ذی ظلم کے علاوہ لکھا ہے اور ابو عمر بن دونون کو ایک کر دیا ہے اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلم کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہے اس میں شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے چونکہ انکی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انھوں نے ان کو حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہیں پس ان دونوں کو انھوں نے دو شخص سمجھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسکی وفات محض میں جو شام متعلق ہو وہی وہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ یہ جانتے ہوں کہ ذی ظلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکے نہ انھوں نے آپ کو دیکھا لہذا انکو انکے سوا سمجھا لیکن ابن ابی عمیر کا روایت کرنا کچھ حجت نہیں ہے۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید فہری۔ یہ ایک شخص مجہول میں انکی حدیث انکے بیٹے یزید نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جبریلؑ را جب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی جان کو جواب دینا اللہ عزوجل کی عبادت میں اسکے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عامر بن لوی میں سے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو ان سے ابن یزید نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن یزید نے جو یطرب بن عبد العزیز سے

سنی جزیع زمانہ گذشتہ میں ایک نضرانی روایت تھی ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انکی ماں نے انھیں پکارا وہ تباہ ہو گئے ۱۲



روایت کی گئی ہے جو حوط ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حوط ہے۔ اور بعض لوگ حوطیط کہتے ہیں۔ اور ابنس لوگ حوطیط بن عبد العزیز بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن ابی کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو محمد جو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصبع۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے سترہ مہینے انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انسے عید النثر بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حوطیط کے نام میں لکھا ہے اور انھوں نے حوط بن عبد العزیز کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انھوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونوں کے تذکرے لکھے ہیں واللہ اعلم۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ حوط کے نام میں بھی لکھا ہے وہاں ہم بھی انشاء اللہ اتنا ہی ذکر کریں گے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے مگر میں انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا ہاں انھوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رجال کے کان اور انکی پلکین ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہوتی (یعنی وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لیگا اور چیز کو دیکھ لیگا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن قرواش بن حسن بن ثامہ بن ثبث بن حدرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ انکی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میرے ہمراہ نبی عبدی ہی ایک شخص بھی تھا جسکا نام واقعہ تھا یہ اول اسلام کا حال ہے اور انھوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ یس بن حسن بن یس نے کہا ہے کہ میں ستر مہینے حج کیا تھا پھر انھوں نے ایک حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ میں جنگل میں ایک اعرابی کو دیکھا جسکا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اسنے کہا ہاں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے جنت کا کھانا دیکھا اسنے کہا ہاں جبریل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے میں نے اسکو کھایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا حوط رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انکی حدیث عبد الرحمن ابن غنبل نے حمزہ بن ابی اسید سے انھوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں جنگ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجئے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہو میں نے عرض کیا کہ حوط بن یزید۔ میرے چچا کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تم ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر کے تمہارے پاس آئینگے سمجھئے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غنبل کی حدیث سے ہے وہ ہیں انکا تذکرہ ابن ابی نعیم لکھا

(سیدنا حوطی رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے حارث کے مہل کے ناموں میں انکا ذکر کیا ہے۔ اور ابن ماکو نے کہا کہ انکا نام خاصے ہجر کے ساتھ ہے۔ اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انھوں نے سعید بن عبد العزیز سے انھوں نے ربیعہ بن یزید سے انھوں نے ایک شخص سے جو کا نام حوطی تھا روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا کہ انکا نام عبد اللہ بن حوالہ ہے۔ یمن ابو موسیٰ نے کتا پ خیر دی وہ کہتے تھے یمن ابو علی نے خیر دی وہ کہتے تھے یمن ابو نعیم نے خیر دی وہ کہتے تھے یمن سلیمان بن احمد نے خیر دی وہ کہتے تھے یمن ابو زرہ نے اور احمد بن محمد بن یحییٰ ابن حمزہ نے خیر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ یمن ابو سہر نے خیر دی وہ کہتے تھے یمن سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھوں نے ابو ادريس خولانی سے انھوں نے عبد اللہ بن حوالہ ازدی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خیر دی کہ اپنے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں حوطی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے کیا بات ہو ستر ہو اپنے فرمایا تم شام میں رہنا ابو موسیٰ نے کہا کہ اس بنا پر انکو ازدی کہنا صحیح ہو اگرچہ اس میں بھی کچھ غلطی ہو کیونکہ صحیح حوالی ہو منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکو نے حارث کے مہل کے باب میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن حوطی انکا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہیں انھوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

لکھنؤ ایک پیشین گوئی ہے ہجرت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پورے ہو گئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ ل غناقت ملک مجاز میں اور حضرت معاویہ کی مملکت

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن خلف بن مالک بن عبد اللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری۔ یہی ہیں جنکا لقب ابی اللحم ہوا انکا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہو۔ ہشام بن کلبی نے کہا کہ انکا نام حویرث بن عبد اللہ ابن ابی اللحم ہو۔ ابی اللحم کا نام خلف بن مالک ابن عبد اللہ بن حارثہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابی موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔ اور ابو عمر نے کہا کہ ابی اللحم جنگ حنین میں شہید ہو۔

(سیدنا) جویرث (رضی اللہ عنہ)

مالک بن حویرث کے والد عیون نے خالد حذافہؓ نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی ﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ﴾ اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک سے روایت کیا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھا غیوہؓ نے اس میں اس کے والد کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو اس سے لوگوں نے خالد سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے اس شخص سے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سند روایت کی جو ان لوگوں نے مالک کا ذکر کیا سر نہ اس کے باپ کا۔ ان کا ذکر وہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوالیہ (رضی اللہ عنہ)

[illegible]

حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے تھے۔ نے کہا اے خدا کی قسم جو یصہ نے کہا اللہ تھا۔ ابن اسر حد تک۔ یہ سچ کیا یہ ایک تعجب کی بات جو تو یصہ نے یہ اشعار پڑھتے اشعار

یلوم ابن ام لوامرت بقتله لطیف ذراہ ہامیہ قاصب حرام کلون الملح اخلص معتله متی ما سفیہ فلیک من کاذب و ما سرفی انی فلتک طالعہ دان لنا مین بصری فاریہ

پھر ایک حدیث انھوں نے ذکر کی جو حسین جو یصہ کے اسلام کا ذکر ہو وہ حدیث مغازی میں ہے جو انکا تذکرہ نہیں لکھا (سیدنا) حوطیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن ابی نفیس بن عبدود بن نصہ بن مالک بن جسل بن عامر بن لوی قریشی عامری کہتے انکی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصح فتح مکہ کے تو مسلمانوں میں سے اور ولقد القہ بک سے ہیں تینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چارہ تھے انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوادنت دیے تھے۔ یہ اوہل بن عمر عبدود میں دار کے جاتے ہیں۔ یہ بخلا ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا اسے ابو سحج نے اور سائب بن یزید نے روایت کی جو صحیح بن علی نے کہا جو میں انکی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں جانتا ہروان بن حکم نے (ایک مرتبہ) حوطیب سے کہا کہ اسے شیخ تم بہت دیر میں اسلام لائے پناہ کہ کہ عمر لوگ تم سے بے بقت لے گئے حوطیب نے کہا اللہ کی مدد سے کام چلتا ہو واللہ میں کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی زرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑنے ہو اور کیوں دوسرے کے تابع ہو سے جاتے ہو مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نااہم ہوا اور حوطیب نے اس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ مسلمان ہوئے تو تمہارے باپ سے انھیں کیا کیا عیسیتیں پہنچیں عولیتیں یہ کہا کہ میں بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا۔ ایک قافلہ کو دیکھا میں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان زمین سعلق کھڑے ہوئے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے سنے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ حوطیب بن عہیل بن عمرو بن اسد صلح حدیبیہ میں شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابوذر نے انکو مار دیا تھا اور انکو لٹکے لڑکے بالوں کے ساتھ لکھا کر دیا تھا پھر اسکے بعد یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف میں بحالت اسلام

۱۰ ترجمہ بصری مان گیا ہے راستہ انکو کہہ دیجئے اسکے قتل کا حکم دیا جائے تو میں نہ تو اس کی گردن میں لگاؤں نہ اس کی تلوار جو نیک طبع صادق و زنگ کی جو کہ حسین انکو مہلک ہون تو علی بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں میں اگر میں مجھے قتل کر دوں تو اس کے بعد میں بصری اور ارب کے درمیان مقامات میں مجھے طین تو میں خوش ہوں گا

شریک ہوئے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انھوں نے قرض دیدیے تھے۔ حوایب کی وفات مدینہ میں آخر خلافت حضرت معاویہؓ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سائیسہ میں انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ انکی حدیث موطائین ہر بیٹھ کے نماز پڑھنے کے متعلق انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

## باب الحاء والیاء

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثافہ۔ صحابی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے انکی حدیث بھی ابی بن حبیہ بن جہلہ بن حیان بن ابی نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مانگے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھے میں ایک دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیکھیں اُسٹ وہی گھٹن۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابو حیان۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انھوں نے محمد بن یزید خراسانی سے نقل کیا ہے کہ ابو حیان انکے یہ دم ہر صبح وہی ہوتا ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انھوں نے محمد بن یزید خراسانی سے انھوں نے حیان انھیں سے انھوں نے ملا حضرت سید روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ۔ ابی نصر بن فراتش ہوئے تھے صحابی ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا ہے تو میں آپ کے پاس گیا اور بیٹھنے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہیں حضرت نے فرمایا کیا ایسا ہی ہو بیٹے عرض کیا ہاں پھر میں ایک شب صبح تک آپ کے ہمراہ رہا پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپ نے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا۔ میں اُس سے وضو کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اُس برتن میں رکھ دیں تو اُس سے چٹھے اُبلنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا ارادہ وضو کرنا ہو وہ وضو کر لے بعد اسکے میں وضو کرے نماز پڑھے پھر کہتے تھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور اُنکے صدقے مجھے دئے (اسی اثنا میں) ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے رسول خدا صلی اللہ



علیہ وسلم نے فرمایا سر دار بننے میں کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہیں ہو اس کے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو اپنے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہوگا اور پیٹ میں سوزش ہوگی یا (فرمایا کہ) مرض ہوگا پس (یہ سنا) میں نے اپنی سر داری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے حضرت نے فرمایا کہ کیوں میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر اس کو قبول کروں ابھی تو میں آپ سے سن چکا ہوں کہ چھ سن چکا حضرت نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تمہیں سننی۔ انکا تذکرہ تینوں کے حاد او ر یا کے بیابان لکھا ہے۔ اور ابو عمر کے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ انکا نام جہان بن یحییٰ صدائی ہے بکسر حاد اور ابو نصر نے کہا ہے کہ جہان بکسر جہان بن یحییٰ صدائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد جنگ حاضر ہوئے تھے اور فتح نصیر شریک تھے ایک حدیث اسے مروی ہو اس کو اسے زیاد بن نعیم ضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن ابی نعیم نے بکری بن ہوادہ سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جہان بالفتح کہتے ہیں مگر حیان بالکسر صحیح ہے۔

(سیدنا حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبیلہ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبد الرحمن بن یحییٰ سے انھوں نے حیان بن ابی جبیلہ جشمی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے بال پر نسبت اپنے باپ اور بیٹے کے زیادہ حق دار ہو۔ عبدان نے کہا ہوں میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں اور لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام جہان بکسر حاد یا سنجہ۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمہ۔ عبدان انکا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے تھے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برزخ میں رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرجیل بن سعد سے انھوں نے حیان بن ضمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہیں (دورین) دکھائیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہو ابو عبد اللہ وغیرہ نے انکا ذکر حرفت حمیم میں لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی اس کے نام میں غلطی کی اور انھوں نے بھی اسے کی روایت میں انکا نام حیان بن صخر لکھا ہے حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہے۔

(سیدنا حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ جعدی شاعر۔ انکی اہمیت ابو ایلیٰ ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہیں اور بعض لوگ حنان۔ انشا اللہ تعالیٰ ان کے

باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ بھائی بن انیف یافنی کے۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہو۔ یہ ابن مندہ کا قول ہو۔ انکا ذکر اُنکے بھائی انیف کے ساتھ یمامہ کے وفد میں ہو چکا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی بن انیف بن ملہ کے صحابی ہیں ابن اسحاق نے بھی قبیلہ جذام کے وفد میں انکا ذکر کیا ہے اور یہ کہ حبیب بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور حضرت نے انھیں سورہ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ کنیت اُنکی ابو عمران النضاری۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اور لوگوں نے اُنکی مخالفت کی ہے۔ حسین بنی بن محمود بن سعد نے اجازت اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے حسین حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان النضاری سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ثعلبہ پڑھا اور تین چیزیں اپنے لوگوں کے لیے حلال کر دیں جنگلوں کو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں اپنے لوگوں پر حرام کر دیں جنگلوں کو حلال سمجھتے تھے۔ اپنے اُنکے لیے قربانی کے گوشت اور قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بچا لے اور اس بات سے کہ کوئی لونڈیوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائیں قبل اس سے کہ وہ کارآمد ہو سکیں اور آفات سے محفوظ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ قطعاً آپ پر منتج خبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاملہ عورتوں کی ہمبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتیں اس میں قید ہو کر حنین آئی تھیں بلکہ جنگ حنین میں قید ہو کر آئی تھیں

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزم یا مخزم بن قریظ بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جندب بن حمیر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی بن وردان بن مخزم کے۔ یہ دونوں صحابی ہیں۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ دونوں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور حضرت نے اُنکے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا جو ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی جو بشریکہ محفوظ ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن پرہیزگار بنو گے ہو، اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ انکی بزرگی کو تسلیم کر لیں پھر اور تمام لوگوں کو انکے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا اور پہلے حیدرہ کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔ شاید ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک سمجھا مگر میں ان دونوں کو دو سمجھتا ہوں کیونکہ انکا شمار مجہول لوگوں میں ہوا اور پہلے حیدرہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہ نے کیا ہے واللہ اعلم۔ ابن ماکولانے انکا ذکر اس طرح کیا ہے حیدرہ۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے اس کے بعد انھوں نے کہا ہے کہ وردان اور حیدرہ دونوں بیٹے ہیں خزیم کے اور ان دونوں کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہے پس ابن ماکولانے بھی انکو دو سمجھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اس بن عبد اللہ بن یاس بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عابی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی بن شامیہ۔ انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم میں شریف تھے بعد اسکے اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جو اہل بدر کے قتل ہونے کی خبر لیکر گئے تھے یہ یمن میں کون کون تھے یہ اسکے اسلام کے بعد

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انھوں نے انکو بائیس موجدہ کی روایت میں ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام بے کے ساتھ ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ مصلیٰ نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہمیں ابی یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حیدرہ بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے آلہ (کی آواز) میں کچھ (بھی) خوش نہیں ہوا اور نظر (کا لگ جانا) حق ہے اور عمدہ چیز قال نیک ہے۔ اس روایت میں ایسا ہی ہے اور اس حدیث کو

عبداللہ بن رجاؤ سے روایت کیا ہوا انھوں نے کہا یہ حدیث جس نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوا اور علی بن مبارک نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہوا اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا (سیدنا) حمی (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ ثقفی - حلیف بن بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اسکو بھی اموی نے ابن اسحاق سے نقل کیا بنو نینہ سے اور ثلثہ کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہوا کہ انکا نام حمی ہوئے اور ایک سے کے ساتھ بیٹے بن جارہ کے اور قادی نے کہا ہوا کہ انکا نام جہی ہو دو بیے اور جیم کے ساتھ اور کہا ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا تذکرہ او عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور ہم نے انکا تذکرہ جہی کے نام میں بھی کیا ہوا یعنی سے کے بعد باسے موحده۔

(سیدنا) حمی (رضی اللہ عنہ)

لیثی صحابی بن - شام میں رہتے تھے۔ انکی حدیث ابن امیہ نے ابن ہبیرہ سے انھوں نے ابو تمیم جثانی سے روایت کی ہوا کہ انھوں نے کہا جہی لثی (صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں بیٹھتے تھے بعد اُسکے جہات تھے اگر مسجد میں انکا نماز ظہر مل جاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہوا

## حرف الخاء - باب الخاء والالف

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلة بن خارجہ - اسنے فرزدہ بن نوفل نے قل یا ایہا الکافرون کے متعلق روایت کی ہوا کہ سوتے وقت چوتھیں سورت کو پڑھ لے اُسکے لیے یہ سورت شرک سے براءت ہو اس حدیث میں بہت اضطراب ہو بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے بن جبلة کے اور بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ جبلة بیٹے بن خارجہ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہوا کہ خارجہ بن جبلة کناؤم ہوا صحیح جہلم بن خارجہ بن۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہوا۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی - اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزی عذری - اسنے ربیعہ جزی نے اور جہیر بن نفیر نے روایت کی ہو سیدنا ابن سنان نے ربیعہ جزی سے روایت کی ہوا کہ انھوں نے کہا مجھے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ اپنے مقام بتوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے۔ نا کہ یا رسول اللہ کیا اہل جنت بھی (اپنی بی بیوں سے) ہمستری کریں گے حضرت نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک نے نہیں تمھارے متر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

جزی بفتح جیم ہو اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہیں اور زے مسکور ہو اور بعض لوگ اسکو ساکن کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ لفظ جزو ہو بفتح جیم و زے ساکنہ اور بعد اسکے ہمزہ ہو اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن کعب بن لوی قبیلہ عذامی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بحرہ عدویہ ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ تینا سوار شہسواروں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلا لیا کہ میری مدد کے لیے سوار سوار بھیج دیجئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں خارجہ بن حذافہ کو اور زبیر بن عوام کو اور قدام بن اسود کو بھیج دیا تھا۔ خارجہ بن غانم میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکی طرف سے مصر میں تھے۔ اور برابر مصر ہی میں رہتے یہاں تک کہ انکو ایک غازی نے اسے قتل کر دیا۔ عمرو بن غانم نے اسے قتل کر دیا تھا۔ خارجہ بن غانم نے عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اسے عمرو سمجھ کے حضرت خارجہ کو قتل کر دیا۔ اب اس غازی نے انکو قتل کر دیا تو گروہ اس پر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا۔ اب اسے حضرت عمرو کو دیکھا کہ یہ قتل کس نے کیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ انکو تو کہتے تھے کہ یہ قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خا۔ یہ قتل انکو دیا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قتل انکو دیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے اسے قتل کر دیا۔ وہ خارجہ بن غانم کو اس غازی نے قتل کر دیا تھا۔ وہ خارجہ بن غانم کے بھائی قبیلہ بنی سہیم سے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے۔ مگر یہ سب غیبی ہیں۔ جو پسر اگر ان کے لئے لکھا ہو کہ خارجہ بن حذافہ مسہیلین شہور ہیں بخاری نے تاریخ میں انکا ذکر کیا ہے اور انکا عہد بھی قرار دیا ہے اور ان سے وثر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انکا ذکر ابن ابی عاصم نے کتاب الاماہ والاشافہ میں کیا ہے اور انکو قبیلہ اسہم قرار دیا ہے اور انھوں نے بھی اسے وثر کی حدیث روایت کی ہے۔ حمین ابراہیم بن محمد بن ہریرہ نے بھی اسے وثر کی حدیث روایت کی ہے۔ انھوں نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے تھے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے حمین لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے عبد اللہ بن راشد زرقی سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی مرہ زرقی سے انھوں نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک ناز تھیں عنایت کی ہے جو تمھارے لیے مسخ اور تون سے بھی بہتر ہے وہ ناز وثر جو اللہ نے اسکا وقت بعد نماز عشا کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔



## (سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن مذیفہ بن بدر بن عمرو بن حویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت انکی ابو اسما فراری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسوقت حاضر ہوئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنی نے ابو شریہ انھوں نے یزید بن رومان سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے قحط سالی اور تنگی معاش اور تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجیے آپ نے فرمایا اللہ بزرگ برتر تمھاری تکلیف کو دیکھ رہا ہے اور اُسے تمھارے سامان کر دیا ہے اور اب تمھاری زیادتی قریب ہو ایک شخص نے کہا کہ ہم اُس پروردگار سے غائب نہیں ہو سکتے جو ایک اچھی طرح دیکھ رہا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ نے یہ دعا مانگی اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریا عابدا غیر راسخا نافعنا غیثا رقیقا حمزا اسقنا غدا بوالاھدم والاھدم ولا غرق واسقنا الغیث والنصرنا علی الاعداء پھر یہ لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آسمان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بہتا ہوں ایک آنکھ اسکی شام میں ہو اور دوسری آنکھ اُسکی میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## (سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ بنی دہان سے ہیں بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ غزوہ بدر میں یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام خارجہ بتایا ہے اسکو امراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ انکا نام جبار یہ بن حمیر ہو اسہیں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ قبیلہ اشجع سے ہیں اور بدر میں شریک تھے۔ اور یونس بن بکر نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام حمیر ہو خاسے حجر کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور عبداللہ بن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بنی حمید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہیں اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام حمیر ہو جیم اور زے کے ساتھ انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حمزہ بن حمیر کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## (سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ابی زبیر بن مالک بن مامر القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری

ترجمہ یا اللہ ہمیں ہر سادے ایسا پیغمبر فرما دے کہ سیراب کر دے جلد برے دیر ہو نفع دے نقصان نہ کرے یہ پیغمبر رحمت کا سبب ہو خدا کا اور نہ (مکان کے) گرنے اور ڈوبنے کا اسے اللہ پیغمبر سادے اور ہمیں دشمنوں پر فتح دے ۱۲

خرزرجی۔ یہ سب لوگ نبی اغرہی سے مشہور ہیں غزوہ بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہاں اسحاق اور شیخ کا کجا قول ہو۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے وہ انکے چچا کے بیٹے تھے یہ دونوں ابو زہیر میں جا کے مل جاتے ہیں۔ تمام شہداء اسی طرح دفن کیے گئے تھے دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے تھے۔ یہ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر ہیں سے ہیں بقول بعض یہی ہیں جنکے یہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوئے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ وہ حبیب بن اسلم کے یہاں اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابو بکر کے خسر بھی تھے انکی بیٹی حبیبہ حضرت ابو بکر کے نکاح میں تھیں انھیں حبیبہ کی نسبت حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا تھا جب انکی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حل ہوا اسکو میں دختر سمجھتا ہوں چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ اور حضرت ابو بکر کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جبکہ آپ نے ہماجر میں و انصار کے درمیان مواخات کرائی۔ انکے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہیں جنھوں نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اسمین کچھ اختلاف ہو جسکو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ میں اسکی بہ لکھیں گے مگر یہی صحیح ہو بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ غزوہ احد میں خارجہ کے دس سے کچھ اور زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گدرا انکی طرف سے ہوا اُس نے انکو پہچان لیا اور انپر حملہ کیا اور انکے ساتھ مشد کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے میرے والد ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا انھیں یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام تھا وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اُسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے یا حضرت ابو بکر انکے یہاں اترے تھے انھوں نے صرف یہ بیان کیا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے اور یہ بیان کیا ہو کہ انکے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خرزرجی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابو نعیم کا قول ہو انھوں نے کہا ہو کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں انکی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ یہاں خارجہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں خارجہ بن زید اور میں انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں۔ اسکو عبد الرحمن بن زید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انھوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا ایک شخص ہم میں مر گئے جنکا نام خارجہ بن زید تھا ہم نے انکو کفن پہنایا اور میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا ایک ایک مینے کچھ آواز سنی اپنے پھر کے دیکھا تو خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہیں پھر انھوں نے کہا سب لوگوں میں زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عند اللہ معتدل امیر المؤمنین عمر

رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے جسم میں بھی قوی ہیں اور خدا کے کام میں بھی قوی ہیں۔ اور امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہیں جو لوگوں کے بہت خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں لوگ مختلف ہو رہے ہیں انکا انتظام درست نہیں ہوتا۔ اسے لوگو اپنے امام کی طرف متوجہ ہوا اور انکی بات سنو اور مانو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ ابن رواحہ ہیں اسقدر کہنے کے بعد آواز پست ہو گئی۔ خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبد الرحمن ابن زید بن جابر نے کیا ہے۔ اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے زید سے انھوں نے نافع سے یا زید بن نافع سے انھوں نے حبیب بن سالم سے انھوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ اور عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا میں نے اسکو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اسمیں بھی انکا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا۔ اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لوگوں نے انکو کفن پہنایا۔ اسکے بعد انھوں نے ایسی ہی عیثیٰ ذکر کی ہے۔ اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ میں کہا تو کہ یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ میں انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انھوں نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور انکی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انکی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہیں کہ میں انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہیں وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ابو نعیم نے اس تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے اور انکی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انھوں نے کلام کیا یہ نہیں لکھا کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے لہذا انکا قول تناقض نہیں ہو سکتا۔ اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور انکے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہو گئے کیونکہ پہلے خارجہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ اور صحیح بھی یہی ہے کہ زید بن خارجہ نے بعد موت کے کلام کیا تھا۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صلیت۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ یعلیٰ بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھوں نے شعیبی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے  
 کہا مجھے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ انکے چچا (بیان کرتے تھے کہ انھوں نے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور  
 اسلام لائے تھے وہاں سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے ایک اعزابی کو انھوں نے دیکھا کہ اسے بنو ہویا ہو اور لوہے  
 کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ کسی کے پاس کچھ دوا ہو تو اسکا علاج کر۔ تمھارے یہ صواب نیکی  
 لے کے آئے ہیں (خارجہ کہتے تھے) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ہر روز و مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھا کر اس پر دم کرنا شروع کیا وہ  
 اچھا ہو گیا تو اس نے مجھے سو بکریاں دین بیٹنے وہ بکریاں نہیں لیں یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر  
 ہوا اور میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنے  
 فرمایا تو وہ بکریاں لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ چوٹک کے عوض میں لیتے ہیں تم نے تو ایک سچی جھاڑ  
 پھوک کے عوض لیں لیا۔ اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انھوں نے خارجہ سے  
 روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میرے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہاں  
 لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انھوں نے ذکر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید المنذر انصاری۔ اسکو ابن فضیل نے مروی ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی انکو ابن لوگون  
 میں ذکر کیا ہے چونکا نام خارجہ ہے۔ حالانکہ یہ وہم ہو صحیح نام انکا رفاعہ بن عبد المنذر ہے۔ احمد بن عبد الجبار نے محمد بن فضیل سے  
 انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انھوں نے خارجہ بن عبد المنذر سے  
 روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور انھوں نے  
 پوری حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انھوں نے بھی انکا نام رفاعہ بن عبد المنذر  
 بتایا ہے۔ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کی حدیث ذکر کی ہے کہ سب  
 دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اس حدیث کو عطار دی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے خارجہ بن عبد المنذر کو بتایا ہے یہ  
 غلط ہے۔ چونکہ ابوعبیدہ بن عبد المنذر ہیں ہاں انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ رفاعہ۔  
 خارجہ بن عبد المنذر کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیان۔ انکی حدیث انکے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے جب آپ بیمار تھے

انھوں نے دیکھا کہ حضرت کے پسینا نکل رہا ہو اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے باپ کی مصیبت پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہیں ہو۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث انکے بیٹوں اور پوتوں کے پاس ہو اور وہ لوگ کچھ مشہور نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری۔ انکا ذکر اُن لوگوں میں ہو جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اسکو نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جحجی۔ ان سے قدامہ یعنی ابو عبد الملک نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث کے لیے وصیت درست نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہو نہ خارجہ بن عمرو کے نام سے۔ ابو احمد شکر بنی نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا نام خارجہ بن عمرو ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہو۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے شہر بن حوشب سے انھوں نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہو وہ زمانہ جاہلیت میں ابوسفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال ہو اور نہ میرے اہلیت کے لیے ابن مندہ نے کہا ہو کہ صحیح نام انکا عمرو بن خارجہ ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہو انھوں نے عبد الحمید بن جعفر کہا ہو حالانکہ وہ عبد الحمید بن بہرام ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خارجہ خارجہ جحجی کے علاوہ ہیں اس لیے کہ یہ حلیف ہیں ابوسفیان کے اور حلیف اُس قبیلہ کا نہیں ہوتا جس سے حلف کرے اور جمع قریش ہی کے ایک شاخ ہو پس انکو کیا ضرورت ہو کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کریں اور اسوجہ سے کہ اگر یہ انکے علاوہ ہوتے تو ابو موسیٰ سے انکو ذکر نہ کرتے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن المنذر کہتے ابولہبہ۔ انصاری ہیں۔ عبدان نے کہا ہو کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہو کہ انکا نام خارجہ ہو حالانکہ ابولہبہ کا یہ نام مشہور نہیں ہوا انکے نام میں لوگوں کا اختلاف ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسطرح لکھا ہو



حالانکہ انکا تذکرہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابو نعیم نے خارجہ بن عبد المنذر یعنی ابولبابہ کے تذکرہ کو روک دیا ہے صرف اس وجہ سے کہ انکے نام غلطی ہو گئی ہو اور ابو موسیٰ نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انھوں نے انکے نام میں بھی غلطی کی جیسا کہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہو کیونکہ انکے والد کا نام عبد المنذر ہے۔ ابو موسیٰ نے عبد کا لفظ نکال دیا اور صرف منذر رکھ لیا شاید بعض کا تبون سے یہ غلطی ہو گئی ہو اور ابو موسیٰ نے اسکو مستقل تذکرہ بنا دیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہیے کیونکہ اس قسم کی غلطیاں بہت ہوتی ہیں اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائے گا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائیگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ علی بن سعید عسکری نے افراد میں انکو ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے شعبہ سے انھوں نے خبیث بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا بیشک ہم اس حالت میں تھے کہ ہمارا تئو را اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تئو را ایک تھا (یعنی ہمارا اور آپ کا کھانا ایک ہی جگہ پکاتا تھا) اور میں نے سورہ قاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سنے یاد کرتی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہو صحیح یہ ہے کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ اصفہانی مدینی نے اجازۃً خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر یعنی عبد الوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر قلنسی نے خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس نے خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبیث سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن جعفر سے نقل کر کے خیر دی وہ کہتے تھے میں نے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

احمد بن حارثی۔ مروان بن معاویہ فراہی نے ثابت بن عمارہ سے انھوں نے خالد بن عبد اللہ بن جوصحابی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول میرے بھائی ہیں ایک سے تو میں اللہ و رسول کے لیے محبت رکھتا ہوں اور دوسرے سے اللہ اور اس کے رسول کے لیے بغض رکھتا ہوں اور انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ازہرق غاضری۔ صحابی ہیں حمص میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی۔ انسے ابو راشد حیرانی نے روایت کی ہے

وہ کہتے تھے مجھے خالد ازرق غافری نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک اونٹنی پر کچھ مال لیکر گیا اور برابر آپ کے ساتھ چلتا رہا اسکے بعد انھوں نے ایک طویل حدیث بیان کی جسکے آخر میں یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کتر کے منی میں آپ کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ آپ میرے لیے دعا سے رحمت کیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم علی المخلوقین۔ انکا تذکرہ انہیں سے کسی نے نہیں لکھا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف جہنی۔ بھائی بن کلیب اور خیب کے عبد اللہ بن مسلمہ ثعلبی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیوں کے غلام تھے معاذ بن عبد اللہ بن خیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یاہر قریش لائے اور آپ کے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپ کی خوش تھی ہم لوگوں نے خیال کیا کہ (اسوقت) آپ اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کر کے آئے ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسوقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہو بعد اسکے اپنے الداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اسکو مال داری نقصان نہیں کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لیے صحت مال داری سے بہتر ہو اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہو ابو حفص ابن شاہین نے کہا جو کہ میں نے عبد اللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کلیب بن اساف غزوہ احد میں شریک تھے اور خالد صرف فتح مکہ میں تھے یہ حدیث ان دونوں میں سے کسی سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور عدویٰ نے کہا ہو کہ خالد احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انھوں نے کہا ہو کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہو کہ یہ جسری عید میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ بھائی بن عتاب بن اسید کے۔ ان دونوں کی والدہ زینب بنت امی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ میں وفات پائی یہ والد ہیں عبد الرحمن ابن خالد کے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ابن اسید نے کہا جو کہ اسید خزاز تھے۔ خالد سے اسکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منی جانے لگے تو اپنے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبد الرحمن بن عتاب ابن اسید نے کہا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد ابن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم

۱۲ خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوا جسکے نیچے والے کو خزاز کہتے ہیں ۱۲

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی المفلس - عبدان - نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انھوں نے - احمد بن سيار نے اپنی کتاب کے ساتھ اور انھوں نے عبد اللہ بن الجلیح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اشیر بن قیس وغیرہ سے نقل کیا ہے ابن ابی کمال نے - مولفہ القلوب کے ناموں میں بیان کیا کہ خلفہ اُنکے خالد بن اسید بن ابی المفلس بن اسید بن عبد شمس بن عبد مناف بھی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ غلطی جو صحیح نام ابن خالد بن اسید بن ابی المفلس بن عبد شمس ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

اشعر خزاعی کہی۔ اُنکے بیٹے کے نام میں اختلاف ہو رہا ہے۔ لکھا ہے کہ کرز بن جابر کے چچا فہم کے ساتھ ہمارے کے راستہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور بیٹے انکو بیشب کے نام میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر کی حدیث کے راوی ہی ہیں اور ابو عمر نے بیشب بن خالد بن ہندہ خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اُنکے والد کہ لوگ خالد اشعر کہتے ہیں وہ اسی نام سے مشہور ہیں اور ابو عمر نے وہاں بیان کیا ہے کہ خالد کرز کے ساتھ شہید ہوئے اور کرز کے بیان میں لکھا ہے کہ کرز کے ساتھ جو شخص شہید ہوئے تھے انکا نام بیشب بن خالد ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یاس - انسے ابو اسحاق سمیع نے روایت کی ہے ابن عقدہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن امین معافری - انھوں نے روایت کی ہے ابو حمزہ المہاجر (ابن ہشامی مدنی) کے لوگ (اپنے بیان سے ناز پڑھ کر آتے تھے اور پھر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہماز پڑھتے تھے حضرت نے انھیں اس بات سے منع فرمایا کہ وہ ہماز کو دودھ و فہم پڑھیں۔ ابن ابی حاتم نے اسی طرح انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یہ غلط ہے خالد بن امین صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور نہ سوال ابن ابی حاتم کے اور کسی نے انکو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو عمرو بن شعیب سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے تھے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن مکر بن عمد منہ بن کنانہ لیشی کنانی۔ بھائی ہیں عاتق اور

ایاس اور عامر فرزدان بکیر کے انکے دادا عبدالیل نے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دادا الغیل ابن عبد العزی سے تعلق کی دوستی کی تھی پس وہ اور انکی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور انکے بھائی بدر بن شریک تھے انھیں بنی حلی الشہطیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف بھیجا تھا تا کہ وہ مہاجرین کے ایک جماعت کے ساتھ جنہیں خالد بن بکیر بھی تھے مقام بدر میں قریش سے پہلے پہنچ جائیں۔ انھیں لوگوں نے عمرو بن حنظلہ کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی سُبْحٰنَكَ عَنْ الشُّرَکِّ اِحْرَامُ قِتَالِکَ الْاِیْمَہِ یہ خالد غزوہ بدر جمع واقع صفر ۱ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی اظہر اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں نے قبائل ذیل اور خضل اور قارہ کے لوگوں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے حبیب بن عدی بھی انکے ساتھ تھے وہ قید کر لیے گئے پھر مکہ میں انھیں سولی دی گئی انھیں لوگوں کے حق میں جان بڑھانے کے لئے شمار کئے گئے الا انہم فیہا شہید بن طارق و زیاد و اتغنی الامانی و مرثدا فہم افعیت عن حبیب عاصم و کان شہادہ لوتدارکت خالد و خالد جب شہید ہوئے تو انکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد راح بن ظفر انصاری تھری۔ یہ مرحومہ میں شہید ہوئے غسانی نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہل جیم اور باب موحہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور باب تختانیہ سے ساتھ کہتے ہیں یہ عدوانی ہیں انکا شمار اہل حجاز میں جو طائف میں رہتے تھے۔ اُن لوگوں میں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعتہ الرضوان کی تھی۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہو کہ آخر میں انھوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن موسیٰ نے یحییٰ بن معین سے انھوں نے مروان بن معاویہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھوں نے عبد الرحمن ابن خالد بن ابی جہل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ (وہ کہتے تھے) میں نے بنی ہاشمی علیہ وسلم کو دیکھا کہ نفیق کے رکھڑ پر آپ ایک کمان کے سہارے سے کھڑے ہوئے تھے اور والسماء و الطارق پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اپنے اسکو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت ہی میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھے نفیق کے لوگوں نے

۱۵ ترجمہ اور اسہ بنی یہ لوگ تمہے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں جنگ کرنا جائز ہو ۱۲ ترجمہ سے کاش میں اس سے تمہارا بن طارق اور زیادہ مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی تو میں اپنے دوست حبیب اور عاصم کو بچاتا ہوں اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے ۱۲

بلایا اور کہا کہ تم نے اس شخص سے کیا سنا میں نے اُن لوگوں کو پڑھ کے سنا دیا اُنکے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انھوں نے کہا کہ ہم اپنے اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتا ہو اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اُسکی پیروی کرتے۔ اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے جیل بفتح جیم وباء سے موحده کہا ہے اور بخاری نے اسکو اپنی تاریخ میں مسندی سے انھوں نے مروان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جیل بکسر جیم ویاء سے تحتانیہ کہا ہے۔ اور ابن ماکولانے کہا ہے کہ ابن عیینہ اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے یحییٰ سے انھوں نے مروان سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طالقانی سے انھوں نے خالد بن عبد الرحمن بن ابی جیل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر یہ وہم ہو پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قسی بن کلاب۔ قریشی انسوی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور حضرت (ام المؤمنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں قدیم الاسلام ہیں جب انھوں نے سرزمین حبش کی طرف دوبارہ ہجرت کی تو انھیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی میں انکا انتقال ہو گیا تھا قبل اسکے کہ حبش پہنچیں انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ ما جرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ اسکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام بن خویلد یہ اُن خالد کے بھتیجے ہیں جنکا ذکر ان سے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور انکے بھائی ہشام اور عبد اللہ اور یحییٰ اسلام لائے تھے انھیں کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ انکے والد زمانہ جاہلیت میں اور نیز زمانہ اسلام میں سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا خالد ابن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابو عبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگوں کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے اسے کہا کہ کیا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت سزا اُس شخص کو ملے گی جو دنیا میں دوسروں کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور انکو چھوڑ دو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اُٹھتا رہے اسکو تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا



(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حواری حبشی - اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ اسے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہو۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئے جب انکی وفات ہوئے لگی تو انھوں نے وصیت کی کہ مجھے دو ترغیل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد - انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں میں شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابویوسف نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

خراسی - اسے اسے بیٹے نافع نے روایت کی انکے سوا اور کسی نے اسے روایت نہیں کی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ اپنے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں دو باتیں اُس نے مجھے دیدیں اور تیسری نہیں دی الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو مگر یہ وہم ہو خالد بن نافع کے تذکرہ میں انشاء اللہ اسکی بحث ہوگی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دجانہ - انصاری - عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اٹکی لڑائیوں میں شریک تھے انکا بھی ذکر لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابویوسف نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع - انکی بابت اور نیز انکی حدیث کی سند میں اختلاف ہو۔ نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انھوں نے عبد بن مالک معافری سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مجھے جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن رافع سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر کرو جو مقدار ہو چکا ہو وہ ہو گا جو رزق تمھاری قسمت میں ہو وہ تمکو پہنچ جائیگا۔ اس حدیث کو ابن ابی عمیر نے عیاش سے انھوں نے مالک بن عبد غافقی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور اور لوگوں نے عیاش بن عباس سے انھوں نے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے انھوں نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - بھائی بن حضرت بلال بن ربیع حبشی (مؤذن) کے انکی کینت ابو رویحہ ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی اسکے نسب بھائی نہ تھے۔ اخیر میں یہ اور حضرت بلال مقام داری میں جو و شق کے مضافات سے جو رہتے تھے۔ حصین ابن نمیر نے روایت کی ہو کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ ہم دونوں غلام تھے ہکمو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونوں غریب تھے اللہ نے ہمیں مالدار کر دیا اور ہم دونوں گمراہ تھے اللہ نے ہمیں راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیوں کا) بہت نکاح کر دو تو الحمد للہ اور اگر تم ہمارے درخواست نامنظور کرو تو لا الہ الا اللہ ان لوگوں نے انکے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کنذہ سے تھی۔ یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہو کہ بلال نے ایک گھر والوں سے نکاح کی درخواست کی اور کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب حضرت عمر جاہلیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے ان سے درخواست کی کہ انکو شام ہی میں رہنے دین حضرت عمر نے اسکو منظور کر لیا انھوں نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جسکے اور میرے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی چنانچہ یہ دونوں مقام داری میں رہے پھر بلال اور انکے بھائی قبیلہ نخلان میں گئے اور ان لوگوں سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے نکاح کی درخواست کی ان لوگوں نے انکے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں انکا ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - تمیمی ثم النضلی - بعض لوگ انکو خالد بن مالک بن ربیع کہتے ہیں ان سرداروں میں سے ایک یہ بھی ہیں جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ اور قحطاع بن عبیدہ ابن خزیمہ کے بھائی ربیعہ بن حزار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم دونوں کو پہچان لیا اور آپ نے چاہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بنالین حضرت ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص کو حاکم بنائیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو میں دونوں کی رائے مان لیتا اگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدوا بین یدی اللہ ورسولہ

محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جبکہ یہ قصہ ہو قتل  
ابن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قتل کے تذکرہ میں اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جاریہ اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بیٹے ہیں۔ ابن ابی عمیر  
نے اور ہلال بن علاق نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے اسی حدیث جمع بن یحییٰ نے اپنے چچا ابی ہریرہ  
سے انھوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ  
محرم سے پاک ہو گا زکوٰۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور صیبت میں (لوگوں کی) مدد کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بد کلید بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکا نام تیمم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہو کفایت اکی  
ابو ایوب انصاری خزرجی ہیں۔ انکی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج  
ابن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کفایت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت حقیقہ میں اور بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہدہ میں  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یہ ابن عقیل اور ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انھیں کے یہاں اترے اور انھیں کے یہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ کے حجرے  
اور آپکی آجیہ تیار ہو گئی اور آپ وہاں اٹھ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور مصعب بن عمیر کے درمیان میں  
سواغات کرادی تھی۔ جہن عبیدہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کثیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت  
کرتے تھے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہو کہ پانچ دن سے زیادہ آپ  
انکے یہاں ٹھہرے تھے اور بعد اسکے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپ کے سامنے آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ  
بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلیے ہمارے یہاں اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کا رتہ  
چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہو (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اتر دوں گا) بعد اسکے آپ کا گدڑ بنی بیاضہ پر ہوا وہ بھی سامنے  
آئے اور آپ نے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپ کا گدڑ ہوا انھوں نے بھی اترنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا اونٹنی کا راستہ  
چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہو (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اتر دوں گا) پھر آپ کا گدڑ آپ کے  
ماموؤن بنی عدی بن نجار پر ہوا انھوں نے کہا کہ آپ اپنے ماموؤن کے یہاں چلیے  
اس آئندہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپ کے ماموؤن تھے۔

حضرت نے ویسا ہی جواب دیا پھر آپ کا گزربنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی سنب کے دروازہ پر (بیٹھے جہاں اب مسجد اقدس ہے) بیٹھ گئی پھر اُس نے ادھر ادھر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جا کر اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور وہیں بیٹھ گئی بعد اُس کے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہیں بولی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور ابویوب یعنی خالد بن زید نے آپ کا اسباب اٹھایا اور اپنے گھر میں لے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔

ہمیں ابو الفرج یعنی یحییٰ بن حمود ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمے ابو کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہمے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن سبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی ابی حبیب سے انھوں نے ابوالخیر سے انھوں نے ابو ہریرہ سماعی سے روایت کر کے خبر دی کہ اُس نے ابویوب نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے نیچے کے حصہ میں ٹھہرے تھے اور میں بالا خانہ پر تھا اور پرست پر کچھ پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب دونوں اُٹھے اور کپڑوں سے اسکو جذب کر لیا کہ ابسانو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پانی پہنچ جائے پھر میں دُرتے دُرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں لہذا آپ بالا خانہ پر تشریف لے چلے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اُسکو دیکھتا تھا جہاں آپ کی انگلیوں کا نشان بنا ہوتا تھا وہیں سے میں کھاتا تھا اگر اس کھانے میں جو اپنے مجھے بھیجا ہو میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کا نشان میں نے نہیں پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں پیاز تھی لہذا فرشتوں کے خیال سے میں نے اسکا کھانا پسند نہیں کیا مگر تم لوگ کھاؤ۔ یہ بھی مروی ہے کہ اس کھانے میں لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور ہے واللہ اعلم۔ حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن ثعلبی بن عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ابویوب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنا گھر تمہارے لیے خالی کر دوں جس طرح تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ اُس گھر سے پہلے آئیں اور جتنا اسباب اس گھر میں تھا وہ بھی انھوں نے ابویوب کو دیدیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھوں نے ابویوب سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے ابویوب نے کہا میرا وظیفہ مجھکو ملتا رہا ہے اور آٹھ غلام مجھے چاہیے کہ وہ میری زمین میں کام کریں انکا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اُسکو بچکانا کر دیا اور بیس ہزار انھیں دیے اور چالیس غلام دیے

۱۱۰ اُس زمانے کی چھتیں ایسی ہوتی تھیں کہ ان سے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لیے بنا لیتے تھے ۱۱

ابو ایوب بھی اُن لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ انکی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انھوں نے جہاد کو اپنے  
 اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا نفرو اخفا فاقبالا پس میں اپنے کو یا تو خفیت دیکھتا ہوں یا قتیل  
 جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں رہے صرف ایک سال جبکہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اُس سال نہیں گئے  
 مگر اُسکے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کون شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے  
 اُسے منجملہ صحابہ کے امن عباس اور ابن عمر اور براہ بن حازب اور ابو امامہ اور زید بن خالد جہنی اور مقدم بن معدیکرب اور  
 انس بن مالک اور جابر بن عمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور عروہ اور سالم بن  
 عبداللہ اور ابوسلمہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہو۔ حضرت ابو ایوب کی وفات تھیں  
 ہوئی جبکہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں اور بعض کہتے ہیں سلسلہ میں اور یہی زیادہ مشہور ہو۔ یہ  
 ایک لشکر میں تھے جسکا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابو ایوب بیمار ہوئے تو یزید انکی عیادت کو گیا اور اُسے پوچھا کہ  
 آپکی کیا خواہش ہو ابو ایوب نے کہا میری خواہش یہ ہو کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے لیکے سوار ہونا اور دشمن کے ملک میں  
 جہان تک تمہیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب انکی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا اور  
 انکو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہیں انکی قبر ہو لوگ اسکے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات انکے  
 انشاء اللہ تعالیٰ انکی کنیت میں بھی بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہو کہ یہ ابو ایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن ابی زینب  
 نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن زید سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا  
 جو شخص گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ اُسکے لیے جنت میں ایک محل بنادیتا ہو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 اب تو ہم بہت سے محل بنوا لینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی  
 بزرگی والا ہو یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم غسانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہو۔ انکا تذکرہ ابن زید اور نعمانی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہو انھوں نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انھوں نے عامر سے انھوں نے خالد



ابن سعد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات چھ ہمارے عجوہ کے کھائے  
اسدن اسپر نہ کوئی زہر اثر کرے گی نہ جادو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو کہا جو کہ عبدان نے اسی طرح لکھا جو حالانکہ یہ غلط ہو  
صحیح وہ ہو جو احمد بن حنبل نے روایت کیا جو اسکے بعد انھوں نے ایک حدیث ذکر کی ہو۔ وہ حدیث بنت عبد الوہاب  
ابن ہبہ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے  
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے  
والد سعد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے  
اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت انکی ابو سعید انکی والدہ ام خالدہ بن جہاب  
ابن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن - ثقفی بن - قدیم الاسلام ہیں بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنه کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ پانچویں تھے۔ ضرہ  
ابن ربیعہ نے کہا جو کہ یہ خالد حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالدہ بنت خالد بن سعید بن عاص  
کہتی ہیں کہ میرے والد پانچویں مسلمان تھے (راوی کہتا ہو) میں پوچھا کہ ان سے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انھوں نے  
کہا علی ابن طالب اور ابو بکر اور زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ انکے اسلام کا سبب یہ ہو کہ انھوں نے  
خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہوں پھر انھوں نے اسکی وصیت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی  
کو اسکا علم ہوا انکے باپ انکو دوزخ میں ڈکیل رہے ہیں اور انھوں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کمر پکڑے  
ہوئے ہیں انکو آگ میں گرنے نہیں دیتے اس خواب کو دیکھ کر یہ بہت ڈرے اور انھوں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں  
کہ یہ خواب سچا ہو پھر یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابو بکر نے ان سے  
کہا کہ اللہ کو تمھارے ساتھ جلائی منظور ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تم انکی پیروی کرو اسلام میں تم ایسی باتیں  
کرو گے کہ وہ تمکو دوزخ میں جانے نہ بچالیں گے اور تمھارا باپ دوزخ میں جائیگا پھر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ملے آپ (انسوت) مقام اجیاد میں تھے انھوں نے کہا کہ اسے محمد آپ (لوگوں کو) کسکی طرف بلاتے ہیں آپ نے فرمایا  
میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ ایک ہو کوئی اسکا شرک نہیں اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہو اور اب تم ایسے  
ہتمر کی پرستش کرتے ہو جو مستحق ہو اور نہ دیکھتا ہو اور نہ نقصان پہونچاتا ہو نہ نفع اور نہیں جانتا کہ کون اسکی پرستش کرتا ہو اور

اور کون اسکی پرستش نہیں کرتا اسکو چھوڑ دو خالد نے (یہ سنکے) کہا اشدھان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے خوش ہوئے اُسکے بعد خالد چپ رہے انکے باپ کو انکے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے انکی تلاش میں باقی بیٹوں کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے چنانچہ وہ انکو پکڑ کے انکے والد ابوا جحہ یعنی سعید کے پاس لے آئے سعید نے انکو گالیان دین اور بہت سخت سخت کہا اور ایک لاٹھی انکے ہاتھ میں تھی اُس سے انکو مارا ہانتاک کہ اُس لاٹھی کو انکے سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہو حالانکہ تو دیکھتا ہو کہ تمام قوم انکے خلاف ہو اور وہ انکے معبودوں کی اور اُنکے گذشتہ باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں خالد نے کہا ہاں خدا کی قسم میں نے انکی پیروی کر لی پس اس پر اُنکے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انھوں نے انکو اور بھی مارا اور کہا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلا جا خدا کی قسم اب میں تجھے کھانیکو نہ دوں گا۔ خالد نے کہا اگر تم مجھے کھانیکو نہ دو گے تو میں جب تک زندہ ہوں اللہ مجھے رزق دیگا پس اُنکے باپ نے انکو نکالا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی اس سے کلام نہ کرے جو شخص اس سے کلام کریگا اسکے ساتھ بھی میں ایسا ہی کروں گا جیسا میں نے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی اُنکے ساتھ چلے گئے۔ انکے باپ مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھے اور مکہ میں بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوئے تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ میں کوئی شخص ابن ابی کبشہ کے خدا کی پرستش نہ کرنے پائے گا۔ خالد نے یہ سنکے کہا کہ اے اللہ اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض میں وہ مر گئے۔ خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو اُنکے ساتھ انکی بی بی امیہ بنت خالد خزامہ بھی تھیں وہیں انکے بیٹے سعید بن خالد اور انکی بیٹی ام خالد پیدا ہوئیں انکی بیٹی کا نام امہ تھا حبش کی طرف انکے ساتھ انکے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونوں حضرت جعفر بن طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بمقام خیبر پہنچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق اور مسلمانوں سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر میں انکا حصہ بھی لگایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قضیہ میں اور فتح مکہ میں اور حنین میں اور طائف میں اور تبوک میں شریک تھے۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کے صدقاً وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں منہج اور صنعا کے صدقات کے لیے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور انکے دونوں بھائی عمر اور ابان برابر اپنے اُن کاموں پر رہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق کیے تھے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

تو یہ لوگ اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 عمان سے زیادہ کوئی شخص مسیحی نہیں جو تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابوجحش کے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کرینگے خالد بن عین نے جیسا کہ جتنے بیان کیا اور ابان بن جریج  
 میں تھے اور عمرو بن قنابلہ اور خیر اور ابیہ بن قریہ میں تھے۔ خالد اور ان کے بھائی ابان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت  
 میں توقف کیا تھا انھوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگوں کا شجرہ نسب عالی اور ان کا یہ شیریں ہر ہم آپ کے تابع ہیں پھر  
 اب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکرؓ نے خالد کو ایک  
 لشکر کا سرور بنا کے شام کی طرف بھیجا تاہذا حال واقعہ صبح الصفر میں بعد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔  
 اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ صبح الصفر تک یہ پجیری شروع خلافت حضرت عمرؓ میں ہوا تھا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ  
 یہ ملک شام میں واقعہ جنادین میں حضرت ابوبکرؓ کی وفات سے چوبیس دن پہلے شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ جنادین  
 اور واقعہ صبح الصفر اور واقعہ یرموک کی بات اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون پہلے تھا کون پیچھے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے  
 (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن ابی عبید بن ہرہب بن لوزان بن عبد وود بن زید بن ثعلبہ احد میں شریک تھے اور جسرا بنی عبید میں شہید ہوئے  
 انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

## خالد

ابن سنان بن غیث بن مرابط بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور  
 انھوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں نہ انھوں نے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہوئے کہ انکی قوم انکی بے قدری  
 کر گئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبس بن غیث بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہیں۔ انکی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور  
 میں حاضر ہوئی تھیں انھوں نے حضرت کو قتل ہوا اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگین کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے۔  
 میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کلام نہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابو موسیٰ نے کیوں انکو ذکر کیا ہو اگر  
 اس وجہ سے ذکر کیا کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر صحیح علیہ السلام  
 اور اور نبیوں نے بھی بیان کی ہیں انکو صحابہ میں کیوں نہ ذکر کیا۔

۱۵ بہت سے لوگ ایسے تھے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بعض اوقات انکو نہ کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے خلد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سیر بن عبد جوف بن شہ بن بکر بن اتمیس بن غفار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور دن کو لیکر گئے تھے بقیں ناقول بن وروانہ، انکا نام عبد اللہ بن فضل بن عبید بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن سیر بن شہ بن بکر بن اتمیس سے باب میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے انکو ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہیں۔ حاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی جو وہ کہتے تھے عین موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی [اور خالد بن حارث بن شہ بن بکر بن اتمیس سے] وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبد اللہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہاں سوار ہو کے جا رہے تھے۔ آپ کی عورت تھی کہ آپ جنازہ بن مین شریک سے لے کر آئے تھے اور آپ مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور آپ کی عیادت کی جاتی تھی اور آپ اسکو قبول کر لیتے تھے انکو جس آپ نے (اثنائے راہ میں) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھے کہ اُس سے پہلے آئیے انکو نہ دیکھا تھا اپنے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنی نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھہر جانا میں تم سے کچھ باتیں کروں گا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز بعد پڑھ چکے تو اپنے اُسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتیں نہ پہلے کبھی آپ کا کسی نے پڑھتے دیکھے تھے اور نہ اُس کے بعد دیکھیں تمام انصار نواحی مسجد میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی بعد اُس کے فرمایا کہ اے کروہ انصار پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیموں کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اب جو اللہ نے تمہیں اسلام عنایت فرمایا تو تم مال بن کر آتے ہو یا در کھو ابن آدم جو کہتا ہوا سمین بھی ثواب ہو اور پرندے جو کھاتے ہیں سمین بھی ثواب ہے خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور انہیں سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار میں ایک یا دو سوراخ کر لیے عبتہ ان نے کہا کہ میں نے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث میں دیکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا چو کہ میں نے ہاجرین میں حارث بن خالد بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہیں تو یہ بیٹے ہیں عامر بن کعب بن سعد بن تیم





سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہو کہ وکرمہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انھوں نے بیان کیا ہے عاص بن ہن اور خالد عکرمہ کے والد ہیں نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگوں کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہن خالد بن عبید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہن خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونوں کے درمیان میں انھوں نے فرق کیا ہے۔ اور ابو اصفہ کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہن سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام ابن مغیرہ کے انھوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حیان بن ہلال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے عکرمہ بن خالد سے انھوں نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ غفاری یہ وہی ہیں جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں اپنے کنوین میں اُتارا تھا پھر اپنے کنوین میں کھلی ڈال دی جس سے پانی بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حُرکش سے ایک تیر نکالا تھا اُس تیر کہ انھوں نے کنوین میں گاڑ دیا تھا اُس کنوین میں پانی نہ تھا پس پانی جو شکر نے اگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہو جو کنوین میں اُترے تو خالد بن عبادہ غفاری اُس میں اُترے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کنوین میں تابیہ بن جندب اسلمی اُترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں براء بن عازب اُترے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدیجی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انکا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ انکی حدیث سحیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن عبد اللہ بن حرملہ مدیجی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عصفان میں قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدیج کی قیدی ہوئی اور اونٹوں کی کچھ ضرورت ہے تو میں ایک شخص بنی مدیج کا تھا اُسکے چہرہ سے اس بات کی ناکواری کے آثار معلوم ہوئے

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہت وہ شخص ہے جو اپنی قوم کو پائے بشہ طیکہ کوئی گناہ کی بات غور نہ پائے۔  
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز بن سلامہ خزاعی کنیت انکی ابو تناس۔ انکا شمار ابن باز میں ہے صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے سعد بن خالد نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے ایمان ان سے تھے تو انھوں نے ایک بکری ذبح کی اور اسکا گوشت پکایا) خالد کے اہل و عیال بہت تھے بنی سلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ بعض اصحاب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور بچا ہوا خالد کو دیدیا خالد کے عیال و اطفال نے اسکو کھایا اور بچہ بھی بچ رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن جراح سلمی۔ بعض لوگ انکو ابن عبد اللہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خزاعی ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں مرتے وقت تمہاری مال پر اختیار دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حسنین کے قیدیوں کو لے کے آئے تھے اور (مقام) جعترانہ میں انکو تقسیم کیا تھا اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں ضعف ہے کیونکہ راہی اسکے مہمل ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے قبیلہ اشعریین اتر اکرتے تھے۔ انکی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اور ابن مدینی نے اور اتھ بن جنبل نے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور عیاش غبیری وغیرہم نے روایت کی ہے یہ لوگ عبد الرحمن مرقی سے وہ سعید بن ابی ایوب سے وہ ابی الاسود سے وہ بکر بن عبد اللہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ خالد سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن ابی الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن طبری مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی ابن شہر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو الاسود نے بکر بن عبد اللہ سے انھوں نے بسر بن سعید سے انھوں نے خالد بن عدی بن جوحی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ میں کسی کے پاس اسکے بھائی کے ایمان سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر طمع کے آؤں تو وہ اسکو قبول کر لے کیونکہ وہ ایک چیز ہے جو خدا نے اسکی طرف بھیجی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عرقلہ بن ابرہہ بن سنان لیشی انکو بکری بھی کہتے ہیں یعنی قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد منہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ قضاہ کی شاخ بنی عذرہ ہے ہیں جس شخص کا یہ قول ہو وہ انکو خالد بن عرقلہ ابن صغیر کہتا ہے یہ ثعلبہ بن صغیر عذری کے بھتیجے ہیں بنی جزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور انہیں سے بعض لوگوں کا قول ہو کہ یہ خالد بیٹے ہیں عرقلہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہائلہ بن عبد اللہ بن غیلان بن سلم بن خراز بن کاہل بن عذرہ کے ہیں یہ عذری بھی ہیں اور خرازی بھی ہیں یہ ابو عمر کا کلام تھا اسمین سہو ہو جسکو ہم اخیر میں بیان کریں گے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہیں بیان کیا ابو نعیم نے کہا کہ خالد بن عرقلہ عذری اور عذرہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہو اور ابن مندہ نے کہا کہ خالد بن عرقلہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف - یہ بھی غلط ہو - انکو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہیں رہتے تھے اور انکا شمار اہل کوفہ میں ہو جب سلمہ بن حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبد اللہ بن ابی الحواری نے مقام خیلہ میں ان سے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرقلہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انھوں نے جمادی الاولیٰ میں ابن ابی الحواری کو قتل کیا بعض لوگ انکو ابن ابی الحواری کہتے ہیں - ان سے ابو عثمان ہمدانی نے اور عبد اللہ بن یسار نے اور ان کے غلام مسلم نے روایت کی ہو - ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند ابو یعلیٰ موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ذکر یا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ سلم غلام خالد بن عرقلہ نے ان سے بیان کیا وہ خالد بن عرقلہ سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عدا امیرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرے - اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انھوں نے ابو عثمان ہمدانی سے انھوں نے خالد بن عرقلہ سے روایت کیا کہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اے خالد عنقریب کچھ نئی باتیں اور اختلافات پیدا ہونگے جب ایسا ہو تو لوگوں سے تم سے ہو سکے کہ تم مقتول بنو قاتل نہ ہو تو ایسا کرنا انکی وفات کوفہ میں سلسلہ میں ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

میں کہتا ہوں کہ ان کے نسب میں ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرقلہ بن ابرہہ بن سنان لیشی یہ بعینہ وہی نسب ہو جو انھوں نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہو یہ اختلاف ہو اور صحیح یہ ہو کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہو سنان بن صیفی بن ہائلہ باقی رہا یہ جو انھوں نے کہا کہ یہ بھتیجے ہیں ثعلبہ بن صغیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہیں بہت کم



باقی کو لے کر مثل خط الانیسین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہنچی تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسی خبر ہمیں آپ کی طرف سے پہونچی ہو آپ نے پوچھا تمہیں کیا خبر پہونچی ہو انھوں نے کہا ہمیں یہ خبر پہونچی ہو کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہو جو گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنایا ہو جو غیروں کے گھر میں مال لے جائیں گی حضرت نے انکو قرآن پڑھ کے سنا دیا اور انھیں وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت میں مذکور ہو کہ وہ دونوں وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اوس ابن ثابت کے نام میں گزر چکا ہو کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ وہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث میں بیان کیا گیا ہو کہ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے غزوہ میں نہ تھے سو فتح مکہ کے وہ اسوقت تک مشرک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ وہ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب میں سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہو اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ وہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بہت دنوں بعد ہوئی اور تمام لوگوں نے اوس بن ثابت کے نام میں بھی ذکر کیا ہو کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو یا حضرت عثمان کی خلافت میں بہر حال یہ کیونکر کہا جاتا ہو کہ انکے چچا کے بیٹے انکے وارث ہوے حالانکہ انکے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہو گئے نہ انکے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹوں کو میراث نہیں پہونچتی) پس چاہیے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہ ہوں تاکہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگوں نے اور کسی اوس کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمر بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہو اور ابو عمر کا نام ذکوان۔ یہ خالد بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مقام رقبہ میں جا کے رہے تھے انکی اولاد وہیں ہے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہو کیونکہ انکے والد عقبہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ میں تھے تو ان سے کار نمایان ظاہر ہوئے ازہر بن سبجان نے انھیں کے حق میں یہ شعر کہا ہو۔



یٰکونونی ان جلت فی الدار حاسرا وقد فر منها خالد و هو ادرع  
مقام قرطبہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انھیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیقہ - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حنفور میں آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنائیے چنانچہ اپنے آپ نے پڑھی ان اللہ یا مہربا بعدل والا احسان الایہ انھوں نے عرض کیا کہ اسکو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اسمین شیرینی ہو اور اسپر ایک تازگی ہو اسکا اول سیراب کرنے والا ہو اور آخر پھل دینے والا ہو اور یہ بشر کا قول نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی - بیعت عقبہ میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور میں انکو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب انکے دادا کی کنیت ہوگی اور نام انکا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - بشر بن بفضل نے شعبہ سے انھوں نے سماک بن حرب سے انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تھے میں نے وہاں ایک پانچواں آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (اسکی قیمت میں چاندی) مجھے تو لکر دی اور بچھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابو داؤد اور عبد الصمد بن شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے ابو صفوان بن مالک سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہو۔ صحیح وہی جو جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انھوں نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱ ترجمہ - لوگ مجھے ملاست کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر ہوں دوڑا ہوا حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دیر تھے ۱۱

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابو موسیٰ نے بھی کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ انھوں نے عقبہ بن غزوٰان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بصرہ میں انکا خطبہ پڑھا تھا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس - ابو عبد اللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جبرسی نے اُن صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے جو مصر میں جا کے سبے تھے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاب - صحابی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہاں سے چلے آئے اور بصرہ میں رہتے گئے۔ انکی حدیث انکی اولاد نے روایت کی ہے۔ خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انھوں نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا جنازہ نکلیا تو میرے والد انکی مدد کے لیے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو انکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر کو جو طائف میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اسوقت وہ محل درمیش تھا میں نے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المومنین ہم میں انکی عورتوں کو تقسیم کرینگے پس میں احنف بن قیس کے پاس گیا اور بیٹہ کہا کہ اسے چھاپنے ایسا ایسا بنا ہوا انھوں نے کہا تم بیٹھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اسنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علی نے فرمایا اسے احنف اس بات سے خدا کی پناہ پھر انھوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا عمرو بن خالد بن غلاب احنف نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اسکے باپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیکھا ہے حضرت فتنون کا ذکر فرما رہے تھے تو اُنکے باپ نے کہا کہ یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے فتنون سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنون سے بچالے۔ یہ حدیث غریب ہے انکی روایت صرف انکی اولاد نے کی ہے۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے تو اس صورت میں یہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قظام اور حزام و اللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا جو حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے خالد بن فضالہ سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سب سے عمدہ قرأت کسکی ہو حضرت نے فرمایا اُس شخص کی کہ جب تم اسکی قرأت کو سنو تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غنیہ ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر اور احد میں بقول ابن اسحاق شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان - عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا جو کہ خالد بن قیس بدر میں اور احد میں شریک تھے بعض لوگ انکا نام خلیہ کہتے ہیں انکا ذکر وہیں کیا جائیگا مع انکے نسب اور اختلاف کے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن منذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن سجار انصاری ثم من بنی مازن بن النجار - بیہوشہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بجلج - ابو عمر نے کہا جو کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہوا ہے ایک عمدہ حدیث مروی ہو اسکو ابن بجلج نے زرعہ سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہو ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور کہا جو کہ میں انکو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک تیمی نہشلی - یہی ہیں جنھوں نے قنقل بن عبد تیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونوں نے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جسے مانگا اور بکھلایا اس شخص کو جسے کھایا اور میں نے اپنی دیگوں کو چڑھا دیا جب پھیلیاں بکشت آگئیں اور میں نے شواہط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور

انکی رائون کو اُسکے گھوڑے سمیت چھید دیا اُسکے بعد کہا کہ اے قحطاء تمہاری کیا فضیلت ہو تو انھوں نے کہا اپنے چچا (حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہو اسکو انھوں نے اہل عرب سے گرد رکھا تھا اور یہ دونوں جوتیان میرے دادا کی ہین جسکو ہینکرا انھوں نے چالیس چراگا ہوں کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہو جسکے ذریعے سے انھوں نے سات بادشاہوں کے درمیان میں صلح کرادی جنہیں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سید بن زرارہ ایسے تھے کہ جو ڈرنے والا انکی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی انکے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس ربیع بن خزرج نے بلند آواز سے کہا کہ جو اغزوئی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قحطاء کو ہو کر بیٹے انکے مقابلہ پر ایسے شخص کو انکے مقابل میں کیا ہو جسکے باپ بعد ہین اور چچا حاجب ہین اور دادا زرارہ ہین ابو بکر عسکری نے کہا کہ پھر قحطاء بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونوں مسلمان ہو گئے اور وفد بن سید بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت ابو بکر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو امیر بنانا ہے اور حضرت عمر نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم دونوں اختلاف نہ کرتے تو میں ان دونوں کو امیر بنانا دیتا اور تم دونوں کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قحطاء بن معبد کے آکرہ میں گذر چکی ہو وہاں یہ بھی بیان کیا گیا کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمبی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہو۔ ابن کعبی نے انکے نسب اس طرح بیان کیا ہو خالد ابن مالک بن ربیع بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید منہ بن تیم اور کہا کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر انکا صحابی ہونا تمہیں بیان کیا اور سوا ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی سننے نہیں دیکھا کہ اُسے انکو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

### (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد جد لی۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہو اور اسمین اعتراض ہو۔ انکے بیٹے معبد بن خالد نے ابو سیریح یعنی حذیفہ ابن اسید سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مجھے تمہارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونوں میں پہلے مسلمان تھے جو بلک شام کے شہر عذراء میں جا کے ٹھہرے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن میسث۔ ابو بکر بن عاصم نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃ اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ابو بشر یعنی اسماعیل بن عبد اللہ نے ابو سعید جعفی سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انھوں نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہو [اس روایت میں

اسی طرح ہو حالانکہ صحیح یہ ہو کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولیٰ ام سلمہ سے [انھوں نے خالد بن ولیدؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قرآن کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آگ کی ایک چادر اور پھیلے ہوئے تھا قرآن ایک جیشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت میں خیانت کی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابو سعید سے روایت کیا ہو نیز اسکو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا جو ان سے پہلے لوگوں نے سند میں خالد کو صحابی کہا جو ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع - کینت انکی ابو نافع خزاعی - اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعتہ الرضوان کی تھی اسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نازمین) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوٹ کر وہاں پر وحی نازل ہو رہی ہو چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز غبت اور خوف کی تھی میں نے اس میں اللہ سے تین باتوں کی درخواست کی دو باتیں تو اللہ نے مجھے دیدیں اور ایک نہیں دی میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگوں پر اس قسم کا عذاب نہ کرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کیا تھا اللہ نے اُسکو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمہارے تمام لوگوں پر مسلط نہ کرے جو تمہاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اُسکو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم میں باجماعی نہ ہو اسکو اللہ نے منظور کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے اس تذکرہ کو صرف وہیں تک روایت کیا ہو کہ انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انھوں نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہو حالانکہ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو عمر نے انکو ذکر دیا ہو حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ انکے بیٹے نافع ہو دونوں تذکروں میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے خالد خزاعی کے تذکرے میں کہا ہو چنانچہ نسب نہیں بیان کیا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں کی درخواست کی تھی اخیر حدیث انکا تذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے اسی تذکرہ میں کیا ہے اور حق انھیں کے ہاتھ میں ہو اور سہنے انھیں کے اتباع سے دونوں تذکروں کو قائم رکھا اور جو اسمیں صحیح تھا اسکو بیان کر دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نہ رہیں گے چنانچہ ایسا ہی واقعہ ہوا ۱۶



(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ۔ کنیت انکی ابو ہریرہ اسلمی۔ ہیشتم بن عدی نے انکا نام یہی بتایا ہوا اور واقدی نے انکا نام عبد اللہ بن فضلہ بتایا ہوا اور بعض لوگ فضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ لوگوں نے انکا تذکرہ اور اور مقامات میں کیا ہوا عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اور مقامات میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید۔ انصاری۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ مجھے انکا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلیبی وغیرہ نے انکو ان صحابہ میں ذکر کیا ہوا جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہر اس جنگ میں بڑی مصیبت پڑی تھی ابو عمر نے کہا ہوا کہ میں انکو اسی قدر جانتا ہوں۔

(سیدنا سیف اللہ) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابوسلیمان اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالولید۔ قریشی مخزومی۔ والدہ انکی لبابہ صغریٰ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو یہ لبابہ بیٹی تھیں حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بہن تھیں لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبد المطلب عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالد زاہد بھائی ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں اشرف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قہر اور اعنت الخیل انھیں کے متعلق تھا قبہ اُس خیمہ کو کہتے تھے جسمین لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنت الخیل کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہوا جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جائیگا ارادہ کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وہ خود اور عمرو بن عاص اور طلحہ بن ابی طلحہ عذر ری حاضر ہوئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے۔ حضرت خالد کے اسلام اور انکی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حبشہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۳ھ میں ہوا تھا اور خیبر اسکے بعد محرم ۴ھ میں ہوا۔ بعض لوگوں کا بیان ہوا کہ انکا اسلام ۴ھ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہوا کہ انکا اسلام ۵ھ میں ہوا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے انھیں کے متعلق تھے حدیبیہ ۵ھ کا واقعہ ہوا یہ قول مردود ہوا سلیبہ کہ صحیح یہ ہوا کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد

ابن ولید شہ کون کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابو جعفر عبد اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس  
ابن کبیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے زہری سے عروہ سے انھوں نے  
مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت  
کے لیے قشرین پہلے نہ بارادہ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لیے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
چلے یا شاکہ کہ جب مقام عسفان میں پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انھوں نے کہا  
کہ یا رسول اللہ قریش نے آپ کے آنیکی خبر سنی ہو لہذا وہ مقام عذو المطافیل میں جمع ہوئے ہیں سب نے چیتے کی کھالیں  
پہنی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بکھر کر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں  
جنکو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع میں بھیجا ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرابی قریش  
کی لڑائی نے اٹکوا فکریا (اور پھر باز نہیں آتے) پس یہ حدیث صحیح ہوا سمیں یہ بیان کیا گیا کہ خالد اس دن قریش کے  
سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں انھیں بن ابی اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یحییٰ بن محمد بن عیسیٰ تک  
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے  
انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل میں  
فروکش ہوئے لوگ آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ اسے ابو ہریرہ  
یہ کون ہو میں کہہ دیتا تھا کہ یہ فلان شخص ہو تو آپ فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ خدا ہو یا تک کہ خالد بن ولید گذرے تو  
آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہو میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندہ خدا ہو یا تک کہ خالد بن ولید جو ایک تلوار جو خلی  
تلواروں میں سے۔ شاید یہ واقعہ غزوہ موتہ کے بعد کا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب  
غزوہ موتہ میں دیا تھا آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ  
پھر جھنڈت کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے  
کہ اُس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک بچی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام  
لائے برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کی سرداری اُنکے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سواروں کے  
آگے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس میں بڑے بڑے انھوں نے  
کیے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ نضیر کا ایک عبادت خانہ تھا جسکی وہ بہت تعظیم  
کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اُسکو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا

یا عز کفرانک لاسیما نک انی رایت اللہ قد اہانک

حضرت خالد کسی لڑائی میں فتح مکہ سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپ نے انکو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہو انھوں نے وہاں ایسے لوگوں کو قتل کیا جنکا قتل جائز نہ تھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں تیرے سامنے براہت کرتا ہوں اُس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انھوں نے مقتولوں کی دیت ادا کی اور جس قدر مال اُنکے لوٹے گئے تھے اُسکی قیمت دی یہاں تک کہ کتے کی جھوٹی چیزوں کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے اُنھیں لوگوں میں تقسیم کر دیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کے آئے تو عبد الرحمن بن عوف نے انپر اسکا انکار کیا اور ان دونوں میں باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبد الرحمن بن عوف کو بُرا کہا پس بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) تقسیم کر دے تب بھی اُنکے ایک مہیا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے والے حصہ لشکر میں تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے اور اُنکے منہ پر ہاتھ پڑھا کہ پھر بد نہ کہو پھونکہ یا وہ اچھے ہو گئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکید بن عبد الملک حاکم دومتہ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے اُسکو قید کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے حضرت نے اُسے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور اُنھیں اُنکے شہر میں واپس کر دیا اور سلمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ اُنکے ہمراہ انھیں سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ کر اپنی قوم کے پاس بنجران چلے گئے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر نے انکو قتال مرتدین میں سردار لشکر بنایا انھیں مرتدین میں سے سلیلہ حنفی یا مہ میں تھا۔ ان لوگوں کی لڑائی میں حضرت خالد سے بہت کار نمایاں ظاہر ہوئے اور انھیں مرتدین میں سے مالک بن نویرہ قبیلہ تیم کی شاخ بنی یزوع وغیرہ کیساتھ تھا مگر لوگوں نے مالک بن نویرہ کے قتل میں اختلاف کیا جو بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ بحالت اسلام قتل ہو گیا حضرت خالد کو انکی ایک گفتگو سنا کہ شہید ہو گیا تھا ابوقنادہ نے اُنکے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ میں

تھا۔ سب جھڑپے کہ، نیچے قتال نکر ونگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔ اہل فارس و روم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کار نمایاں ظاہر ہوئے اور دشق کر انھیں نے فتح کی ایک ٹوپی میں جسکو ہنگ چنگ کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موے مبارک تھا اسی کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتح رہتے تھے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی ابن شہابی تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے سیرج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شیم نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ اُن بالوں کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی میں بنائی اس ٹوپی کے آگے والے حصہ میں میں نے اُن بالوں کو رکھ لیا جس میں میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ ہم فتح ہو جاتی ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور اسے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور مقدام بن معدیکرب اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے محمد بن زہری سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دام المؤمنین بنو نہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی وقت میں ایک کفنا بنی ہوئی لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو کھائیں لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کفتار جو پس رسول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا حضرت خالد کہتے ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سر زمین میں نہیں پیا ہوتی لہذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے کہ پھر میں اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی وفات ہوئے لگی تو گھٹنے لگے کہ میں نے سوار اسیان یا اسکے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر تھی جاگ نہیں ہو جاسمیں تلاوہ یا نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہوں جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے مافون کا آگے نہ سولے اور میرے نزدیک کوئی عمل لاکھ لاکھ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں ہے میں اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہوں۔

مقام محص میں چمقلقات شام سے ہر وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ سلسلہ میں بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۶۰ میں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھوں نے وصیت کی تھی جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی کہ بنی مغیرہ کی عورتیں خالد پر رونے کے لیے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں کہ وہ ابوسلیمان کے لیے روئیں بشرطیکہ بلند آواز اور پین نہوں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت

نہیں تھی جس نے خالہ کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ منڈوائے ہوں۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انھوں نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدائی راہ میں وقف کر دیے۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ خالہ کی اولاد کوئی باقی نہ تھی یہ نہیں ان کے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث میں لیے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی بٹشی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے مامون ہیں۔ عبد ان نے انکا نام ہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے حضرت انکو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آئیگی اجازت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوٰۃ وسطی کے بارے میں ہم نے اور ایک ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انھوں نے کہا کہ میں تینوں کی تحقیق کیے دیتا ہوں چنانچہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور وہ اپنی خدمت میں بہت گستاخ تھے پس وہ اجازت لیکر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہو۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سر پر ہمارا بیجا تھا جھٹکے انکی موچھوں پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو نہ کترانا یا شک کہ مجھے ملے مگر قبل اسکے کہ یہ واپس آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی موچھیں نہ کترانا یا شک کہ حضرت سے ملوں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکے نام میں بن حنظل ہے جو لوگوں نے انکا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے ہم بھی انشا اللہ تعالیٰ انکا ذکر وہاں کریں گے۔

### (سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن غنیمہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور انھوں نے انکو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسمین کلام ہے ابو موسی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن ارجل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے مولفۃ القلوب کے ناموں میں ذکر کیا کہ نجد انکے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ ابن عمر بن مخزوم تھے پھر انھوں نے ابو جہل اور خالد وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر

ملے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ نماز کی اور خاصکر صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو اسکی تعین میں اختلاف تھا ۱۲ مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک ہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا ۱۳



قید کر لیے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم  
(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوزہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابو عمر کا قول ہے۔ یہ اور انکے بھائی حرامہ بن ہوزہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدینہ وفد بنکے گئے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مولفہ القلوب سے تھے یہ خالد والد بن عدار بن خالد کے جنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا جو کہ خالد اور اُنکے بیٹے عدار دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوزہ (جو خالد کے والد ہیں) انت الناقہ کی اولاد سے نہیں ہیں جنکی حلیہ نے تعریف کی جو وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہیں گران خالد کے دادا کو بھی لوگ انت الناقہ کہتے ہیں انکے بیٹے عدار بن خالد نے۔ روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کو لکھا تھا کیا تھا تو میں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط پر پڑھتے دیکھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکے نسب میں ایسا ہی لکھا ہے کہ عامری ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلی نے انکی مخالفت کی ہے اور انھوں نے انکو عمر بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکا بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیرہ دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ میں جا کے ملجاتے ہیں۔ انکو ابن ابی عاصم نے بنی بکارسے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہیں زید بن حارثہ کے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابہ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انھوں نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے۔ روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائیگا۔ جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور جہان کی جہان داری کرے اور مصیبت میں (لوگوں کو) دے۔ انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر والوں کے یہاں شام کو بکریان آتی ہیں اور اُنکے یہاں رہتی ہیں فرشتے اُنکے لیے رات بھر اور دن صبح تک دعائے مغفرت کیا کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن معاویہ - بعد ان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے انھوں نے علی ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ابوامامہ کا گزر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابوامامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت میں داخل ہو گے سوائے اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعد ان انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ خالد نے ابوامامہ سے حد پوچھی تھی

## باب الخاں والبا

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ابراہیم خزاعی - یزید بن خباب نے قیس بن مجزاة بن ثور اسلمی سے انھوں نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس اللہ میری بر بگی کو چھپا لے اور میرے خوف کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عسان سے میں ابن ربیع سے انھوں نے مجزاة بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن ارت۔ انکے نسب میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ خباب بیٹے ہیں ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو یحییٰ یہ عربی النسل ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ گرفتار کر کے مکہ میں بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عتبہ بن غزو ان کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھیں پس یہ خباب تمیمی النسب خزاعی الو لا زہری الحلف ہیں کیونکہ انکی سیدہ ام انمار عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ والد عبد الرحمن ابن عوف کی حلیف تھیں۔ یہ خباب ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگوں

میں میں جنگو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دیجانی تھیں اسلام میں یہ جھٹے شخص تھے دینے ان سے پہلے صرف پانچ آدمی شرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر جناب حبیب بآل عمار سمیہ والدہ عمار۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تہاد نے ان کے چاہا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابو کر کو خود ان کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں کو لوہے کی زربین پہنائی لگین اور دھوپ میں لٹائے گئے اور انکو لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جھڑا دیا۔ یہ جھڑا دینے چاہا تکلیف ہوئی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جناب نے بہت دھبہ کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں سے انکی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ انکی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ یہیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حریر نے اسماعیل سے انھوں نے قیس سے انھوں نے جناب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی تکلیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دندار) لوگ تھے انکا یہ حالت تھی انہیں ایک شخص کو بکرا کے زمین کو دو کر کاٹ دیتے تھے پھر آ کر انکو اس کے سر پر رکھ دیا جاتا تھا اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھر نہ مل سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت اس کے دین سے حاصل ہوا لاجاتا تھا اور وہ نگہیان اسکے ہڈی اور پیٹھے تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھر نہ مل سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کمال کریگا یہاں تک کہ ایک سوا صنعا سے حضرموت تک جائیگا اور سوا خدا کے کسی بکاخوف نہ رکھیگا اور بھڑیا بکریوں کی چرواہی کریگا گرم گرم لوگ غلبت کرتے ہو۔ ابوصالح نے کہا ہے کہ جناب لوہا ہاتھ تلواریں بنایا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسے بہت الفت رکھتے تھے اور انکے پاس تشریف لیجا کر تے تھے انکی سیدہ کو جب اسکی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا اسے سر پر رکھنے لگی انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ جناب کی مدد کر پس انکی سیدہ ام انار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہو گئی کہ وہ مثل کتوں کے بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلو اے چنانچہ جناب گرم لوہا لیکے اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جناب رضی اللہ عنہ سے ان مصائب کی کیفیت پوچھی جو انھیں مشرکین سے پہنچتی تھیں تو انھوں نے کہا کہ اسے اسیر المؤمنین میری پیٹھ دیکھو حضرت عمر نے پیٹھ دیکھی تو کہا بیٹے ایسی پیٹھ کیسی نہیں دیکھی جناب نے کہا کہ آگ

روشن کیجاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری بیٹی کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور تمیم غلام خراش بن صہبہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان میں مواخات کرائی تھی اسنے ان کے بیٹے عبداللہ اور مسروق نے اور قیس بن ابی حازم نے اور شقیق اور عبداللہ بنجرہ اور ابومیسرہ عمرو بن شرجیل اور شعبی اور خارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمن ابو اسحاق یغیہ ابراہیم ابن محمد فقیہ اور نیزکئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے بنے لغمان ابن رشد سے سنا وہ نہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن نباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہ نماز پڑھی اور اسکو بیت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا یا ان یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے مینے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور مینے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کر لی اور مین نے اللہ سے درخواست کی کہ مینیں باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔

ہمن ابو الفرج بن ابی الرجانے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو طاہر یعنی محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو خثیمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو حفص عمر بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن جریر نے اعرش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابو خالد سے جو عبداللہ بن مسعود کے اصحاب ہیں ان سے کہنے لگے کہ تم نے جو کہ ایک دن اسی حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خیاب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے دیکھے کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم ان سے باتیں کرو یا انھیں کچھ حکم و نصاب سے کہنا میں انھیں کس بات کا حکم دوں شاید میں انھیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب کی عبادت کو لگی اور ان لوگوں نے (جناب سے) کہا کہ اے ابو عبدات تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو جناب نے کہا کہ تم نے میرے ان بھائیوں کا ذکر کیا جو گئے گئے اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہم نے اس قدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہو۔ حضرت

خواب بہت سخت اور طویل مرض میں مبتلا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قینس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم خواب کے (عیادت کو) گئے اور ان کے سات دانع لگائے گئے تھے (انکو سخت تکلیف تھی) پس انھوں نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک میں موت کی دعا مانگتا۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو سرزمین کوفہ میں صحابہ میں سے مدفون ہوئے۔ انکی وفات سترہ میں ہوئی۔ زید بن وہب نے کہا ہے ہم حضرت علی کے ساتھ آرہے تھے جب وہ مصیف سے لوٹے تھے یہاں تک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو داہنی طرف ہم لوگوں کو سات قبریں ملیں حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کے جانے کے بعد خواب ابن ادرت کی وفات ہو گئی انھوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائیں وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے گھر وغیرہ دروازوں پر دفن کرتے تھے مگر جب انھوں نے حضرت خواب کو دیکھا کہ انھوں نے باہر دفن کر نیکی وصیت کی تو اور لوگوں نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اسد خواب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انہوں نے نہ شیش سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا کئے اور جسمانی آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اسد اس کا اجر ضائع نہیں کرتا بعد اسکے حضرت علی ان کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا السلام علیکویا اہل الدیار من المومنین والمسلمین انتعلنا سلف فادطوحن لکم تبع عما قلیل لا حق اللہم اغفر لنا ولہم وتجاوز بعفوک عنا وعنہم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفایات واسمعی اللہ عز وجل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حضرت خواب کی وفات سترہ میں ہوئی بعد اسکے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان میں شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب انکی وفات ہوئی انکی عمر تترہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکی وفات سترہ میں ہوئی اور انکی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہی ہے کہ انکی وفات سترہ میں ہوئی مگر جنگ صفین میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہو گیا اسکی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور جن خواب کی وفات سترہ میں ہوئی وہ عقبہ بن غزو ان کے غلام تھے ابو عمر نے انکا بھی

۱۴ خبر سلام ہو اسی دنے والو جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے اگلے سامان کرنے والے ہو اور ہم تم سے عفو طلبنے چاہتے ہیں اسی لئے بکوار اٹھائے

۱۵ ہادی بخش سے ہیں اور ان سے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفایت پر قناعت کرے اور اسد عز وجل کو راضی رکھے ۱۲



تذکرہ لکھا ہوا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ جناب بن ارت عتبہ بن غزوہ کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو جناب عتبہ بن غزوہ کے غلام تھے وہ اور بن الکا ذکر بھی آئیگا اور ان دونوں نے شرکاء بدر میں جناب ابن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلفامین سے تھے پھر جناب غلام عتبہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنی اُنکے حلفاء سے عتبہ بن غزوہ اور جناب غلام عتبہ بدر میں شریک تھے پھر ابو نعیم نے مولا عتبہ کا یہ حال لکھا ہے کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ انکی کوئی روایت معلوم ہو یہی دلیل اس بات کی کافی ہے کہ یہ دونوں دو شخص ہیں کیونکہ جناب بن ارت نے کئی اولاد میں چھوڑی تھیں جن میں سے ایک عبد اللہ تھے جسکو خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو قبیلے ہیں اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنی اُنکے حلفوں میں سے جناب بن ارت غزوہ بدر میں شریک تھے اور انھوں نے بنی نوفل میں سے جناب مولا عتبہ ابن غزوہ کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور جناب بن ارت کے علاوہ اور بعض علما نے کہا ہے کہ جناب بن ارت لو ہار نہ تھے لو ہار وہ جناب تھے جو عتبہ بن غزوہ کے غلام تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو السائب۔ انسے اسکے بیٹے سائب نے روایت کی ہوا انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انکی حدیث  
عبد اللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہو گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے  
برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ خباب لافلمی  
بنٹ عقبہ بن ربیعہ بن عبد میس بن عبد مناف انھوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اُنکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو  
انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا وضو (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہے  
(صرف شک سے نہیں جاتا) انسے صالح بن حیوان اور اسکے بیٹوں نے جو مقصورہ میں رہتے تھے ۱۰۰ عینے ابو عمر کا  
پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ کوئی اور خباب بن ابو سائب کے  
علاوہ حالانکہ یہ وہی مین بخاری نے کہا ہو کہ سائب بن خباب ابو سلم صاحب مقصورہ جنکو فاطمہ بنت عقبہ بن ربیعہ قرظی کہہ لیتے تھے

رسیدنا حجاب (رضی اللہ عنہ)

مولائے عقبہ بن غزوآن - غزوہ بدر میں اور اُس کے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور ان کے مولیٰ عقبہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہوا انکی کوئی بیوی نہیں ہو۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کلبیہ سے خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عقبہ بن خزدان اور خباب مہ الی عقیہ بن خزدان یہ دونوں شریک تھے خباب نے مدینہ میں علسہ میں ہجر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

والد عطاء۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متأخرین یعنی ابن مندہ کے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ انکی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انھوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہوئے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن قنظل بن عمرو بن سہیل۔ انکا رہی شہلی۔ احد کے دن یہ اور انکے بھائی صیفی بن قنظل شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا نام خباب حاسے حملہ کے باب میں لکھا ہے ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں اور اسپر اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے انکو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے بیان مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام خباب ہو یعنی حاسے حملہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ سہنے انکا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

۱۴۔ ایک حکم تھا جو سبب غلبہ خوف انکی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اسے پرندے تو ہم سے اچھا ہے کہ مجھے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہ ہو۔

## (سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف - اور بعض لوگ ابن یساف کہتے ہیں ابن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خمد ترج ابن ثعلبہ - انصاری خزر جی - بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے اور مدینہ میں آکے رہے تھے یہ دیر میں اسلام لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف سے تشریف لے چلے تو اشناے راہ میں یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے - ہمیں ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لیے تشریف لیے جاتے تھے میں تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہو کہ ہماری قوم کسی لڑائی میں جائے اور ہم اُسکے ہمراہ نہ جائیں (لہذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہوں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلہ میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین میں سے میرے شانے پر تلوار ماری میتے اُسے قتل کر دیا اور بعد اُسکے اسکی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتی ہوں جس نے تمہیں یہ حائل پہنائی ہو اور میں کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتا ہوں جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیج دیا - ابو عمر نے کہا کہ یہ خبیب دادا ہیں خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب استاد الم مالک کے ہیں جب عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن کبیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہتے تھے مجھے خبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کے بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھٹک گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے مبارک ڈال دیا اور ہاتھ پھیرا اور اُسکو اٹھا دیا پس وہ چلنے لگے یہی ہیں جنھوں نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگوں کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انھوں نے خبیب رحمت خارجیہ بن زید سے نکاح کیا بعد اُسکے کہ (انکے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی - اسے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہو - حضرت عثمان کی خلافت میں انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

۱۔ طائل مراد وہ زخم جو اُنکے شانے پر لگا تھا جب کا نشان شکل حائل کے باقی لکھا تھا



میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہو مشہور اور صحیح یہی ہو کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھوں نے معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور طبری نے اور ابن قانع نے اور ابن سکین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن عامر بن مجدہ بن حجاب بن عوف بن کلفہ بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ ابن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے نقل کر کے خبری اور یعقوب کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنی امام احمد کہتے تھے کہ یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے انہیں میرے مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہاں تک کہ جب مقام بڈہ بن عثمان اور مکہ کے درمیان میں ہو پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جنکو بنی طلیان کہتے ہیں انکی خبر مل گئی پس وہ قریب سوتیر اندازوں کے لیکر انکی طرف چلے انکے قدم کو پچاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں جہان وہ لوگ اترے تھے انکے کھائے ہوئے چھو ہارون کی گٹھلیاں دیکھیں تو انھوں نے کہا کہ یہ تو شرب کے چھو ہارون کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور انکے اصحاب کو جب ان لوگوں کے آئینکی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے انکو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیدو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اترؤں گا اے اللہ اپنے نبی کو ہماری خبر پہنچا دے پھر کافروں نے انھیں تیز مارنا شروع کیے پس عاصم کو بعد اورات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی انکے عہد و پیمان پر اتر آئے انہیں خبیب انصاری اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب انہیں قابو پایا تو اپنی کمانوں کی تانیں کھول کر انکو بانہا تو تیسرے



شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہ سی ہو والہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤ گناہ تھے تو انھیں مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی ہو پس کافرون نے انکو لھسیٹا اور مار مار کر وہ اُسکے ساتھ جانے پر راضی نہ ہوئے بالآخر کافرون نے انکو وہیں قتل کر دیا اور خبیث کو اور زید بن دثنہ کو لے کے چلے اور انکو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے) مکہ میں پہنچا لا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیث کو مول لیا خبیث وہی بن جنہون نے حارث بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیث (کچھ دنوں) اُسکے یہاں قید رہا یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے اُنکے قتل پر اتفاق کیا خبیث نے حارث کی کسی لڑکی سے اُسترا مانگا تاکہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کر لیں اُسے دیدیا اُسی اثنائے میں اُسکا ایک بیٹا اُنکے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہاں تک کہ وہ لڑکا اُنکے پاس پہنچ گیا اور میں نے اُسکو اس حال میں پایا کہ خبیث نے اُسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اور اُسترا اُنکے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈری خبیث نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اسکو قتل کر دوں گا میں ایسا کرنا لگا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم میں خبیث سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے انکو ایک دن انکو رکھانے ہوئے دیکھا اور حالانکہ وہ زنجیرون میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اُس زمانے میں انکو رکھتے بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا بلا شہر نے خبیث کے لیے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیث کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر حل میں لے گئے تو خبیث نے ان سے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے انکو چھوڑ دیا انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اُسکے کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہو تو میں ابھی نماز میں طول دیتا اے اللہ انھیں شمار کر لے اور انھیں گن گن کے مارا اور انہیں سے کسی کو باقی نہ رکھ (بعد اُسکے یہ اشعار انھوں نے پڑھے) اشعار

فلست ابالی حین اُقتل مسلماً      علی اسے جنب کان فی اللہ مصرعی  
و ذلک فی ذات اللہ وان ایشاء      یبارک علی اوصال شلو معزع

بعد اُسکے ابو سہرہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اُسے حضرت خبیث کو قتل کر دیا خبیث ہی نے ہر اس مسلمان کے لیے جو روک کر قتل کیا جائے یہ نماز مستحب کر دی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انھوں نے اپنے اخیر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اُسی دن جس دن یہ واقعہ اپنے گزرا قریش کے کافرون نے جب سنا کہ عاصم قتل کر دیے گئے تو انھوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لا دیں جس سے وہ پہچانے جاسکیں عاصم نے بھی بدر کے دن اُنکے ایک بٹھے شخص کو قتل کیا تھا چنانچہ

یہ لوگ گئے بیٹھتے تھے یہ لوگ عاصم کے پاس پہنچے، اللہ عاصم کے اوپر ایک لوح بڑی متعین کو دی اس نے عاصم کے جسم کو ان لوگوں سے چالایا اور یہ لوگ اس کے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا جو کہ خلیفہ کو حجر بن ابی ابیہ بنی نے ہران لوگوں کا حلیفہ تماموں لیا تھا حارث بن حاکم کا اخیان بھائی تھا اس نے عقبہ بن خسارث کے لیے انکو مول لیا تھا تاکہ وہ انکو اپنے باپ کے عوض میں قتل کرے اور انہیں لوگوں کا قول چوکہ ان کے خریدنے میں اور اباب بن عزیز اور عمار بن ابی جہل اور انیس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن اوقص اور امیہ بن ابی عقبہ اور بنو حضری اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ ان مشرکین کے بیٹھے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگوں نے خلیفہ کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے انکو اپنے گھر میں قید رکھا پھر جب ان لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو تنہیم کی طرف انکو لے گئے انھوں نے دور کعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے

لقد جمع الأحزاب حولی والہو قبالہم واستجمعوا کل جمیع وفد قبر بواہنا وہم وفساہم وقربت من جرح طویل منع وکلہم یبذل العداۃ جاہدا علی لانی فی وثاق مضجع الی اللہ اشکو غربتی بعد کربتی وما جمع الأحزاب لی عند مصعبی فذا العرش صبر فی علی ماصدنی فقد یضوئحی وقد ضل طمعی ذلک فی ذات اللہ وان لیشا یبارک علی اوصال شلو مغرغ وقد عرضوا بالکفر والموت دونہ وقد زفت عینا من غیر منع وما لی حذار الموت الی لیت ولكن حذاری حر نار تطفع فلت بید للعدو تنشع ولا جزعانی الی اللہ مرہبی ولست ابالی حین اقتل مسلما علی اے جنب کان فی اللہ صرعی یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو خدا کی راہ میں مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خلیفہ کے پاس چلا گیا تھا اور اسکو انھوں نے اٹھالیا اسکا نام ابو حسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا۔ یحییٰ ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبری وہ ابو ابراہیم بن اسمعیل سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ ان کے

۱۵ میرے گرد کا فروں کا گردہ جمع ہوا اور انھوں نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہوا اور ایک بڑا مجمع کیا ہوا اور اپنے لوگوں اور عورتوں کو بھی قریب بلالیا اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہوا ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہوا اسوجہ سے کہ میں بندھا ہوا مرنے کے قریب ہوں یہ قین ابینی غریب طنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں اور نیز اسکی جو اس گردہ نے میرے قتل میں جمع کیا ہوا اے مالک عرش مجھے اس مصیبت میں صبر کے ان لوگوں نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہیں اور میری امید منقطع ہو گئی ہوا یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کو بے خوف و ڈر میں برکت دے ان لوگوں نے میرے سامنے کفر پیش کیا جسکے انکار میں موت ہوا میری دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں مگر آنسو نہیں ٹپکتے میں موت سے نہیں ڈرتا موت تو آتی ہی بلکہ میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جو شعلہ دارتی ہے میں دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نہ کروں گا اور نہ میری کروں گا اللہ کے پاس مجھے جانا ہوا میں کچھ پروا نہیں کرتا جبکہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں ہوا خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے

والد نے ان سے بیان کیا وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاؤس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے میں خبیث کی لکڑی کے پاس گیا میں اُسپر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھ لینے - تہذیب رہا تھا پھر میں نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر میں نے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہو گئی کہ) گویا اسکو زمین نے لگ لیا پھر اسوقت - تہذیب تک خبیث کا کوئی ذکر نہیں آیا - عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی شرک کو نہ چھو میں گے اور نہ انکو مشرک چھو سیکے گا پس اللہ نے وفات کے بعد انکو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ انکے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ نے بھڑوں کو بھیج دیا انھوں نے عاصم کی حفاظت کی -

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

معاذ بن عبد اللہ بن خبیث کے دادا ہیں - ابو موسیٰ نے کہا جو کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابن ابی ذریب سے انھوں نے اسید بن ابی اسید سے انھوں نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیث سے انھوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریلی بہت تھی اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آکے ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اُسکے بعد انھوں نے سورۃ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت میں حدیث روایت کی -

یہ کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر کیا حالانکہ ان خبیث کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور انکا تذکرہ انھوں نے اسی عنوان سے شریعت کیا ہے خبیث بن عبد اللہ بن عبد اللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے ہم انکا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہیں - اور ابو نعیم کا اعتراض بھی اسپر نقل کر چکے ہیں -

## باب النجا والدا

(سیدنا) **خداش** (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن اصم - بنی معیط بن عامر بن لوی سے ہیں - بقول بنی عامر کے مسیلکہ اب سے انھیں نے قتال کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) **خداش** (رضی اللہ عنہ)

یا خداش - ابن حصین بن اصم - اصم کا نام رخصہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبید بن معیط بن عامر بن لوی - صحابی ہیں - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکی کوئی روایت نہیں جانتا اور انھوں نے کہا ہے کہ بنی عامر

یہ کہتے ہیں کہ مسلمہ کذاب کے قاتل یہی ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

یہ کہتا ہوں کہ یہ خداش بن حصین بنے ہیں بشیر کے جو کا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے انکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے۔ کلبی نے انکا نام خداش بتایا ہے اور اسمین شک نہیں کیا اور انکے والد کا نام بشیر بتایا ہے اسمین شک نہیں کہ علمائے انکے والد کے نام میں اختلاف کیا ہے جس طرح اور باتوں میں اختلاف کیا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ انکے دادا اسم کی بات لوگوں کا اختلاف نہیں ہے نہ انکے قبیلہ میں اختلاف ہے اور نہ اس بات کی نقل میں اختلاف ہے کہ انھوں نے مسیلہ کو قتل کیا تھا (سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خداش مکی۔ صفیہ بنت ابی مجازہ کے چچا ہیں یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صفیہ بنت بکر کے چچا ہیں اور بعض لوگوں نے بحرہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھیں روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہریرہ ایوب بن ثابت سے انھوں نے بحرہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفیہ بنت بکر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میرے چچا خداش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ پیالہ آپ سے مانگ لیا۔ ابو عامر عقدی نے اور معاذ بن ہانی وغیرہ نے ایوب سے انھوں نے صفیہ بنت بکر سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ کنیت انکی ابو سلامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سلامہ سلائی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلمی شمار اہل کوفہ میں ہوا نسے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن رجانے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن علی سے انھوں نے عرفطہ سلمی سے انھوں نے خداش ابن ابی سلامہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہوں جو ہر وقت اُسکے پاس رہتا ہو اگرچہ اُسپر کوئی تکلیف ہو جو اُسے اذیت دے اور ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن علی سے

انھوں نے علفہ سلمیٰ سے انھوں نے خدا اش بن ابی سلامہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آؤنی کو ہجرت کرتا ہوں پھر اسی حدیث کو انھوں نے ذکر کیا۔ اسکا ثور سی نے منصور سے انھوں نے بقیہ بن علی سے انھوں نے خدا اش سے روایت کیا ہوا اور (اس سند میں) علفہ کو ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے شریک سے انھوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں کو وہم ہو گیا ہوا اور انھوں نے کہا یا ہر کہ یہ خدا اش خبیث سلمیٰ کی اولاد میں سے ہیں ابو عبد الرحمن سلمیٰ کہ: اللہ بین حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خدا اش (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن ربیع بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید انصاری اوسی۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) خدع (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے اور ابو الحسن عسکری وغیرہا نے انکا نام خاخرجہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ انکی حدیث جیسلم کی روایت میں گزر چکی ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خدیج (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے انھوں نے محمد بن فلیح سے انھوں نے موسیٰ سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ صحابہ میں خدیج بن اوس ابن سالم بھی تھے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خدیج (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بعض لوگ کہتے ہیں ابن سالم بن اوس بن عمرو بن قراقر بن ضحیان بلومی بنی حرام بن کعب بن غنم ابن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر میں اور احد میں شریک نہ تھے اور اُس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ طبری کا قول ہے انھوں نے کہا ہے کہ کینت انکی ابو شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب کینت ابو شہاب بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر میں اور احد میں شریک نہ تھے۔ ابن ماکولا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے یہ طبری کا قول ہے پس ابن ماکولا نے اور ابو موسیٰ نے خدیج بن سلامہ کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا اور ابن سالم کا تذکرہ علیحدہ



قائم کیا ہو کیونکہ ابو موسیٰ نے ابن مالکوالہ کی کتاب کو حرف بھرن لقل کر لیا ہو مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہو انھوں نے کہا ہو کہ خنیس بن سزامہ اور بعض لوگ انکو ابن سالم کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

## باب الحناء والذال

(سیدنا) خذام (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ - انصاری - قبیلہ اوس سے ہیں۔ ابو عمر نے انکو ذکر کیا ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خذام بیٹے ہیں خالد کے ابو عمر نے بھی اسکو بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہو کہ انکی کنیت ابو ودیعہ ہو بنی عوف ابن خزرج سے ہیں پس ابو نعیم نے ابو ودیعہ انکی کنیت قرار دی ہو اور ابو عمر نے ودیعہ انکے والد کا نام لکھا ہو۔ یہ خذام والد ہیں خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہو تو انھیں خذام کے یہاں اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور خذام تھے۔ ہمیں ابوالکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سیمہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انھوں نے مالک بن عبد الرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن اور مجمع فرزدان یزید بن حارثہ انصاری سے انھوں نے خنساء بنت خذام انصاری سے روایت کی ہو کہ انکے والد نے ثریبؓ ہونے کی حالت میں بغیر انکی رضامندی کے انکا نکاح کر دیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپ نے انکا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبد الرحمن ابن قاسم سے انھوں نے عبد اللہ بن ودیعہ سے انھوں نے خنساء سے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو انکے والد نے قبیلہ بنی عوف میں سے ایک شخص سے نکاح کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابولبابہ بن عبد المنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو حکم دیا کہ وہ انکو انکی خوشی پر چھوڑ دیں چنانچہ انھوں نے ابولبابہ سے نکاح کر لیا اور انے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

ثیب اوس عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی بکارت زائل ہو گئی ہو خواہ کتنی مرد سے ہمبستری سے ہو عیشیا اور کسی سبب سے ۱۲

## باب النجاء والرأء

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی خزاعی۔ انکا ذکر تو (کتابون میں) ہو لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابوالخیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی بن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ اور خیبر اور اُنکے بعد غزوات میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انھیں سوا کیا تھا جسکا نام ثعلب تھا قریش نے انکو بہت ستایا اور انکے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور انکے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے انکو بچا لیا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے پھر اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان کو بھیجا۔ انھیں خراش نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

نیں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا کہ خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عقیف بن کلب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ ربیعہ کا نام لُحی خزاعی۔ بنی مخزوم کے حلیف تھے کینت انکی ابو فضل تھی یہی بن جنہون نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی بن عامر بن ابی انصار برادر حارث پر غزوہ مریسج میں جھک پڑے تھے تاکہ انصار اسکو قتل نہ کریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیرا تھا

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بھائی بن اسامہ بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے کہ یہ اُنھ بھائی تھے سب اسلام لائے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور سب بیۃ الرضوان میں شریک ہوئے اُنکے نام یہ ہیں۔ اسامہ۔ ہشہ۔ خراش۔ ذویب۔ حمراش۔ فضاکہ۔ مالک۔ ان سب کا نسب انکے بھائی اسامہ کے نام میں گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن صمۃ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر میں اور احد میں شریک تھے کلبی نے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ بدر کے دن انکے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن انکے دس فہم تھے یہ انھیں مشہور تیر اندازوں میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

کلبی ثم السلولی - انکا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہی خراش کے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خراعی ہیں۔ یہ کلام ابو عمر کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خراش بیٹے بن امیہ کے۔ امین کچھ شک نہیں جس شخص نے نسب میں انکے پہلے نام کو دیکھا اسنے سمجھا کہ یہ کلبی ہیں اور سلولی ہیں اور خراعی ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابو عمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام میں انکا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے انکو ذکر کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن بجرہ سلمیٰ سے انھوں نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرگ پر استراے کے کھڑا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خرباق (رضی اللہ عنہ)

سلمیٰ - سعید بن بشیر نے قتادہ سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے خرباق سلمیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں تو خرباق سلمیٰ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز میں قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے سلام پھیرا پھر بیٹھے دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام میں اسکا ذکر آئیکا۔ خرباق کو کسی نے ذکر نہیں کیا ہاں محفو ظ خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جنکے ہاتھ لمبے تھے انکا تذکرہ ذوالیدین کے نام میں ہوگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث مرادی - قبیلہ بنی زبید سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے ابو خرشہ یعنی عبد اللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انھیں کی اولاد سے ہیں۔ ابن لعیہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے خرشہ بن حارث صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل میں شریک نہ ہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور

ذوالیدین کے معنی دو ہاتھ والے انکے ہاتھ بہت تھے اسوجے انکو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

اُن ظالمون پر عذاب نازل ہو جائے اور اُسکو بھی اُنکے ساتھ پہنچ جائے۔ اور ابن مندہ نے اس تذکرہ میں فتنہ میں قتال کی مانعت نقل کی ہے۔ ہم انکا تذکرہ بعد اسکے لکھیں گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہو حالانکہ یہ خرشہ محاربہ کی ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حر محاربہ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حر فرزاری اور بعض لوگ انکو ازدمی کہتے ہیں جس میں رہتے تھے۔ یہ بھائی ہیں سلامہ بنیت حر کے خرشہ تمیم تھے حضرت عمر کی تربیت میں تھے۔ انھوں نے حضرت عمر اور ابو ذر اور عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ اُنسے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ اُنکے ربیع بن خراش اور مسیب بن رافع اور ابو زرعة بن عمرو بن جریر وغیرہم ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ہمیں ابو بکر سمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم اناطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر نناص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ ابن محمد ابی الزرقانی نے ثابت بن عجلان سے انھوں نے ابو کثیر محاربہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا ہوں گے کہ اُسوقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اُسکو چاہیے کہ اپنی تلوار کسی تپھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر میں) لیٹ رہے یہاں تک کہ وہ فتنہ فرو ہو جائے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ان لوگوں نے یہ حدیث انھیں کے تذکرہ میں لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ میں لکھا ہے ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں اور ابو عمر نے یہ نہیں بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے بلکہ اس مرادی کو انھوں نے اسکے بعد والے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور اسکو انھوں نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی بحث دہین کی جاوے گی۔

۱۲ یہ اشارہ ہے ان فتنوں کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی غمادت کے بعد پیدا ہوئے

## (سیدنا) خشر (رضی اللہ عنہ)

ان سے ابو کثیر مجاہد بنی نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان سے اس میں ہم ہو گیا ہو کیونکہ ابو کثیر مجاہد بنی نے خشر بن حریث سے فتنہ کی حدیث روایت کی جو جسکی طرف ابو عمر نے خشر بن حریث کے تذکرہ میں اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ حمصی ہیں اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ شامی ہیں ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

## خیریت

ابن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا خیریت بن راشد ناجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ملے یہ بنی شامہ بن لومی کے وفد میں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بائیں سینہ اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری قوم کے ہیں تم انکے یہاں اترو۔ سیر نے بیان کیا ہے کہ خیریت بن راشد جنگ جمل میں طلحہ اور زبیر کی طرف سے قید و مضر کے سردار تھے اور عبد اللہ بن عامر خیریت بن راشد کو نواح فارس میں کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اسکے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر الفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے انکی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پرمقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرائی جنہر جزیرہ مقرر تھا خیریت کے ساتھ ہو گئے تھے خیریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوٰۃ روک لیں اور نصاری کو حکم دیا کہ جزیرہ روک لیں وہاں کچھ نصاری مسلمان بھی ہو گئے تھے انھوں نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انھوں نے بھی خیریت کی اعانت کی پس ان سب لوگوں نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور ان سے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کر دیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا اسکو امان مل جائیگی چنانچہ بہت سے لوگ خیریت کے ساتھیوں میں سے چلے گئے اور خیریت کو شکست ہوئی اور خیریت مقتول ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۵ جنگ جمل میں بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ میں یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائیں ایک انکی طرف کا اور ایک انکی طرف کا دینا حکم کو خلیفہ مقرر کریں وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابو ہریرہ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ دس لاکھ اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے ۱۲



(سیدنا) خمرنجم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ظریف بن عمرو بن ثامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جذب ابن خارجه بن سعد بن فطرہ بن طائی۔ کینت انکی ابو نجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی بتوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ یمن محمد بن عمر بن ابی علیسی نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیرزاو نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسیٰ بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالسکین زکریا بن یحییٰ بن عمرو بن حصین بن حمیہ بن منہب بن حارثہ بن خرم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا زخر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خرم سے انھوں نے اپنے دادا خرم سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میں اسوقت پہونچا جبکہ آپ بتوک سے لوٹے تھے میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے عباس بن عبد المطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مدح آپ کی بیان کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمھارے منہ کو شکستہ کرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

من قبلہ طبت فی الظلال و فی	مستودع حیث یخصف الورق	ثم ہو طت البلاد لا بشر انت
ولا مضغته ولا علق	بل نقطۃ ترکب السفین وقد	الجم نسرا و ا ہلہ عنرق
تقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بد الطبق	حتی احتوی بیتک الہمین من
خندت علیا تحت النطق	وانت لما ولدت اثرقت الار	ض وضاءت بنورک الافق
فخن فی ذلک الضیاء و فی	النور و سبل الرشاد نخرق	

خرم کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضا (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیاء بنت نفیلہ از دیہ جو ایک سپید خیر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہیں عرض کیا

ترجمہ اس سے پہلے ہی آپ پاکیزہ تھے سایوں میں اور جبکہ آپ اس امانت کی جگہ پر تھے چکائے جاتے ہیں دیکھ کر آپ دنیا میں تشریف لائے اور نہ مضغہ یا علقہ بکریہ بلکہ آپ نقطہ تھے کشتیوں پر سوار ہوتے تھے اس نقطہ نے نسر (نامی بت) کو لگام دیدی تھی اور اسکے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے آپ صلی رحم کی طرف منتقل ہوئے تھے جب ایک عالم گزر جاتا تھا تو وہ سب طبع پیدا ہو جاتا تھا ہاں تک کہ آپ کا مقدمہ گھر اس رقبہ سے گھر گیا سکے نیچے آتا تھی آپ بہ پیدا ہوئے زمین روشن ہوئی اور قی آپ کے نور سے پگھلنے لگے ہر اس روشنی اور نور میں ہوں اور ہر بیت کے خوشہ توڑ رہے ہیں ۱۲

کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شہاد کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو تو کیا وہ میری ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان وہ تمہاری ہو اسکے بعد پوری حدیث انھوں نے ذکر کی خیرم کہتے تھے کہ میں خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہنچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے ہکوشیا و بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جھپٹا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا پس پیٹھ اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ فرما دیا ہو پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہو چنانچہ میں گواہ اُنکے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبد اللہ بن عمر تھے پس خالد نے شہاد کو میرے حوالہ کر دیا اور شہاد کا بھائی عبد المسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اسنے مجھے کہا کہ شہاد کو میرے ہاتھ بیٹا لویٹے کہا خدا کی قسم میں ایک ہزار سے کم میں اسکو نہ بیچو لگا اسکے بھائی نے ایک ہزار درہم مجھے دیے اور پیٹے شہاد کو اُنکے حوالہ کر دیا بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ اگر تم سو ہزار کہتے تو شہاد کا بھائی تھیں دیتا پیٹے کہا میں یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خرمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیر عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خرمیم بن کعب بن خرمیم بن امین بن زرعہ نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے ادا نہیں کر سکتا لہذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو تمام اعمال کو جامع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عز وجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہیے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھکو کافی ہو آپ نے فرمایا مان بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خرمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خرمیم بن اخرم بن شاد بن عمرو بن قاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد ابن خرمیمہ اسدی اُنکے والد اخرم کو لوگ قاتک کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خرمیم بن قاتک کی کنیت ابو یحییٰ ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو امین اُنکے بیٹے کا نام امین بن خرمیم تھا۔ یہ اپنے بھائی

سبرہ بن فہاک کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خرم اور ان کے بیٹے امین دونوں فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ خرم اور ان کے بھائی سبرہ بن فہاک بدر میں شریک تھے اور یہی صحیح ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں اہل کوفہ میں مقام رفدین رہتے تھے۔ ان سے معمر بن سوید اور شمر بن عطیہ اور ربیع بن عیملہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے امین بن خرم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط میں چکر لڑو امین نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر میں شریک تھے ان دونوں نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی مانعت کی ہے۔ تھیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ ابی جہل ذی سند و جہل لدین ما بعد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے رکیں بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے فلان بن عیملہ سے انھوں نے خرم بن فہاک اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں اور اعمال چار قسم کے ہیں آدمیوں کی قسمیں یہ ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں میں انکو فراخی دی جائے۔ صرف دنیا میں فراخی ملے اور آخرت میں تنگی ہو۔ دنیا میں تنگی ہو آخرت میں فراخی ہو۔ دنیا و آخرت دونوں میں بد بخت ہو۔ اور اعمال کی قسمیں یہ ہیں کچھ اعمال واجب کرنے والے ہیں کچھ اعمال برائے ہوئے ہیں کچھ اعمال دس گئے ہوتے ہیں کچھ اعمال گئے ہوتے ہیں پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہیں کہ جو کوئی بحالت اسلام مر جائے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرنا ہو اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص بحالت کفر مر جائے اسکے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے اور جو کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اس پر عمل نہ کر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہے کہ اسکے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس پر راغب ہوا ہو تو وہ نیکی اسکے لیے لکھ لی جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہو وہ اسکے لیے دس گنی لکھی جاتی ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہو اسکے ساتھ سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ اسرائیل نے ابواسحاق سے انھوں نے شمر بن عطیہ سے انھوں نے خرم بن فہاک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں مینے عرض کیا کہ وہ دونوں باتیں کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخٹوں سے) پیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو مینے عرض کیا کہ بیشک (یہ دونوں مجھ میں ہیں) پھر انھوں نے اپنے بال کٹوا دیے اور تہ بند اونچی باندھنے لگے انکی ایک صاحب نے دلائل نبوت میں داخل ہوا انکے اسلام کا سبب مالک جہنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ ان سے ابن عباس نے

روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب النخاء والزنا

(سیدنا) خزاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود اور بعض لوگ کہتے ہیں اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگوں میں سے ہیں ابو رافع کے قتل کے لیے گئے تھے اسود کے نام میں انکا ذکر ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم بن عقیف بن سیح بن ربیعہ بن عدا و جنکو بعض عدی کہتے ہیں ابن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی ابن عثمان بن عمرو مزی۔ عبد اللہ بن منفل مزی کے چچا ہیں یہ قبیلہ مزینہ کے ایک بت کے دربان تھے جسکا نام نہم تھا انھوں نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے اشعار

ذہبت الی نہم لا ذبح عنده عتيرة لنا - كالذی كنت افضل فقلت لنفسي حين راجعت حزمها  
انذا الایکم لیس یعقل ۛ امت فذینی الیوم دین محمد الہ السماء الما جدا المتفضل  
پھر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تمام قبیلہ مزینہ کی طرف سے انھوں نے بیعت کی۔ انکی قوم میں سے  
انکے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث عبد اللہ بن ذرہ ابواسامہ نعمان بن مقرن بشیر بن مختضر اور تمام  
قبیلہ مزینہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا جھنڈا فتح کے دن انھیں کو دیا یہ لوگ  
ہزار آدمی تھے یہ خزاعی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال عتیمت پر قبضہ کرنے کے لیے مامور تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ لکھا ہو۔  
(سیدنا) خزامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یحیر لیشی۔ زہری سے اسمین مختلف روایتیں نقل کی گئی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں خزامہ بن یحیر اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خزامہ بن زید بن حارث سے روایت ہو وہ اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں محمد بن عبد اللہ بیانہ نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحییٰ نے یونس سے اسی طرح روایت کیا ہو

ترجمہ میں نہم (نامی بت) کے پاس گیا تاکہ انکے پاس قربانی کا جانور ذبح کر دیں پہلچ میں گیا کرتا تھا پھر اپنے دلمین کہا بنچے رکھا یہی خدا ہو  
جو لوگ اوہ یعقل ہو۔ اسمین بیان کیا اور یہاں محمد کا دین ہو اس آسمانی خدا کا دین جو بزرگ اور شمشک کرنے والا ہو ۱۲

اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) خزریمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث ایک مجہول شخص ہیں۔ انکی حدیث میں کلام ہو انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سر ہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کر اسلیے کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عرض کیا کہ اے محمد آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور ایک طویل حدیث ذکر کی کہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ہین یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃ اپنی سند سے ابو بکر یحییٰ احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی ابو یعقوب فلسوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین اسمعیل بن ابان از دی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہین حارث بن خزریمہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(سیدنا) خزریمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن یزید بن اصرم۔ بنی نجار میں سے ہیں۔ مسعود بن اوس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن فلیح نے موسیٰ ابن عقبہ سے انھوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو جسر کے دن مقتول ہوئے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔  
(سیدنا) خزریمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی شمر بن بنی خطمہ۔ انکی والدہ کبشہ بنت اوس تھیں جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تھیں۔ کنیت انکی ابو عمارہ تھی انکا لقب ولہم شہا تین ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گواہی دو مردوں کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خشرشہ بنی خطمہ کے بیٹوں کو توڑا کرتے تھے بدر میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ جنگ جمل صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہیں کیا پھر جب جنگ صفین میں ہمار بن یاسر شہید ہوئے تو خزیمہ نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اُسکے بعد انھوں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔ واقعہ صفین ششمین ہوا تھا



یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا جو کہ یہ غزوہ احد میں بھی شریک تھے ابن قدام نے اسکو ذکر کیا جو مکر اور اہل منازعی انکا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے واللہ اعلم ان سے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ سواہن قیس محاربہ سے بولی لیا تھا سواہن انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گواہی دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تنے کیسے گواہی دی حالانکہ (جب پہنچے اونٹ بولی لیا ہوا سوقت) تم چارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہاں سے لائے ہیں اسکی مینے تصدیق کر لی ہو اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (پس میں آپکی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جسکے موافق یا مخالف گواہی دین تو صرف انھیں کی گواہی کافی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن حمدی نے قراۃ خبر دی اور حسین بن یوحنا بن بویہ بن نعمان مینی باور می آذنا خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہے ابو القاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نسیا پوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابو مسلم محمد بن علی بن محمد ابن حسین بن مہربزنجوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو علی حسین بن عیسیٰ بن حمدان ہطامی طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے عمرہ بنت خزیمہ نے عمارہ بن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلے ہونا چاہیے جنہیں کوئی ہڈی نہ ہو۔ اور زہری نے ابن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ پیٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہو (اس خواب کو سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں۔ بعض لوگ انکو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ یحییٰ محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ ماری نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہے محمد بن یعقوب خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد سلی نے خبر دی جنگی کینت ابو بکر تھی وہ کہتے تھے ہے ابو عمران حرانی نے یوسف

ابن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے عطا و است انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزمیہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حفتہ خدیجہ کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے خزمیہ نے کہا کہ اسے محمد میں آپ میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو نہ زمین تمام سے پیدا ہو سکے ہیں آپ پر ایمان لاتا ہوں جب میں آپ کے بعثت کی خبر سنا تو آپ کے پاس حاضر ہوا انکا پہنچنا بتا دیا تو ان تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہیں آئے یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپ کے پاس آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالما جرایا اول خزمیہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس امر سے کہ میں سب سے پہلے آپ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں درحالیکہ میں آپ پر ایمان رکھتا تھا آپ کی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ ہی تمہارا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور میں نے اس کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپ کے بعد پڑھنے کی قضا ہو پڑے اور انھوں نے ایک بلویل حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو مشہ اور عبیدہ بن حکیم نے ابن جریج سے انھوں نے زہری سے مرسل روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزمیہ بیٹے ہیں حکیم سلمیٰ ثم البہزی کے اور انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے قبیسہ بن خزمیہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خرمیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریج سلمی صحابی ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے انکے بھائی جہان بن جریج نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن عبد اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے خبر بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ہنا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم نے عبد الکریم بن ابی امیہ سے انھوں نے جہان بن جریج سے انھوں نے اپنے بھائی خزمیہ بن جریج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتار کے کھانے کی بابت پوچھا اپنے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جس میں کچھ بھلائی ہو۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبد الکریم بن ابی امیہ وہی عبد الکریم بن قیس ہیں وہ بیٹے ہیں ابن ابی الحارث کے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) خرمیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریج بن شہاب عبدی۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے حدیث ایک حدیث گفتار کی مروی ہے اسکی اسناد اور متن میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ

اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفّار کے بارے میں روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزی سلمیٰ کے تذکرہ میں ہے اور انھوں نے اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ابو عمر نے یہاں اختلاف کو ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ان دونوں کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اہل مصر سے ہیں صحابی ہیں۔ انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے انکی حدیث ابن ابی نعیم نے یزید سے انھوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم سلمیٰ بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی تجارت میں بصرہ کی طرف گئے تھے۔ انکی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا وجیہ سے انھوں نے منصور سے انھوں نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انھوں نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہی ہیں جنکا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر میں ہو چکا ہے ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ بن عدی بن ابی بن غنم جنکا نام قو قل بن عوف بن غانم بن عوف بن خزرج ہے۔ قواقلہ میں سے ہیں احد میں اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبد اللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ عکلی۔ عکلی نام ہو سعد اور حارث اور جثیم اور علی فرزند ان عوف بن وائل کا۔ عکلی اُن لوگوں کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے انکو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جس میں اپنے جانشین کو (اُنکے ساتھ عہدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکو انکی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نسب بیان کیا ہے ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر انصاری خطمی۔ کنیت انکی ابو عمر۔ انسے محمد بن منکر نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک عورت



(سیدنا) خشناش (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ بین جسے یوسف بن زہران نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ عبدان نے خائے معجم کے ساتھ کیا ہو حالانکہ اوپر خائے حملہ کی ردیف میں گزر چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خشرم (رضی اللہ عنہ)

ابن جباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمیٰ حدیبیہ میں شریک تھے اور اسمین بیعتہ الرضوان کی تھی۔ یہ کلیبی کا قول ہو۔

(سیدنا) حصہ (رضی اللہ عنہ)

یا ابن خضعمہ۔ ایک مجہول شخص ہیں انکی حدیث شعبہ نے یزید سے انھوں نے مغیرہ بن عبد اللہ حنفی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ نام خضعمہ یا ابن خضعمہ تھا وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہو جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب الخاء والطاء

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جحج قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہیں انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں کیا ہو جنھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ اسکے ساتھ انکی بی بی فیکہ بنت یساکہ تھیں خطاب نے وہیں بحالت اسلام وفات پائی اور انکی بی بی ان دو کشتیوں میں سے کسی ایک پر سوار ہو کر مدینہ آئی تھیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہاں کیا ہو مین کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ خائے حملہ کے بیان میں کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ عبد الغنی بن سعید نے اور دارقطنی نے اور ابن ماکولانے بھی کیا ہو اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیوں کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خطیم (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ انھوں نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسجد ون کی طرف اندھیری رات میں) پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو۔ انکا تذکرہ  
حاکم حمله کی رد لپٹ میں ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

## باب النجا والفتاد

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاء بن حنظلہ بن خربہ بن خلاص بن حارثہ بن غفار۔ غفاری۔ انکے والد قبیلہ غفار کے سردار تھے اور یہ خود  
بنی غفار کے امام اور انکے خطیب تھے۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور ربیعۃ الرضوان کی تھی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہو  
انے عبد اللہ بن حارث اور خطلہ بن علی اسدی اور خالد بن عبد اللہ بن حرمہ اور انکے بیٹے حارث بن خفاف  
وغیرہم نے روایت کی ہو۔ بیان کیا جاتا ہو کہ یہ خفاف اور انکے والد اور انکے دادا حنظلہ سب صحابی تھے اور مقام  
غیمہ میں جو غفہ کے شہرون میں سے ہو رہتے تھے اور مدینہ میں اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکر نے محمد بن اسحاق  
روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف بن ایاء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار  
بے دین ہو گیا۔ ہمیں بھی بن ابی الرجا نے اور ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے سلم بن حجاج تک خبر دی  
وہ کہتے تھے ہمیں بھی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے  
ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبد اللہ بن حرمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث  
ابن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایاء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
رکوع فرمایا بعد اُسکے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلام کو اللہ سلامت رکھے اور غمخیز نے  
اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی اور اللہ انجان پر لعنت کر اسے اللہ برغل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اُسکے آپ سجدہ ہو  
گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کہی جاتی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ندبہ۔ یہ انکی مان کا نام وہ بیٹی تھیں ابان بن شیطان کی قبیلہ بنی حارث بن کعب سے تھیں انکے والد عمیر تھے۔  
کنیت انکی ابو خربہ جو صحرا اور غنسا اور معاویہ فرزند ان عمرو بن حارث بن شریک کے چچا زاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور  
شاعر تھے انکا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ کلیبی نے کہا ہو کہ خفاف  
ابن عمیر بن حارث بن عمرو بن شریہ بن رباح بن لقیطہ بن عصبہ بن خفاف بن امر القیس بن ہشہ بن سلیم سلمی

اُن لوگوں میں سے تھے جو زمانہ روت میں اسلام پر ثابت قدم قبیلہ قیس کے سواروں اور شاعروں میں سے تھے۔ اصمعی نے کہا جو کہ خفاف خنکین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اور لوگوں نے کہا جو کہ فتح مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا اور حنین اور طائف میں بھی شریک تھے ابو عبیدہ نے کہا جو جسے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن شریہ برادر منسا نے اور فزارہ نے ایک مرتبہ جہاد کیا اور اُن کے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید فرزند ان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے انکو باندھا اور دوسرے نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا پھر جب لوگوں نے آواز دی کہ معاویہ قتل ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھ پر ہلاک کرے اگر میں یہاں ہٹوں جب تک کہ اس پر تلہ نہ کرالوں پس مالک بن حمار نے جو بنی شح بن فزارہ کے سردار تھے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور کہا ۵

ان تک خیلی قد امیب صیمہا فعمدا علی عینی تیمت مالکا ۶ ۶ ۶ وقت لہ علوی وقد خان صحبتی

لابنی مجد اولاشا رب لکا ۶ ۶ ۶ اقول لہ والرحم ناظر تفت تامل خفاف انشی انا ذلک

ابو عمر نے کہا جو کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہو اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی میں نہیں جانتا وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں میں کہان اتروان کسی قریشی کے یہاں یا کسی انصاری کے یہاں یا قبیلہ اسلم کے یہاں یا قبیلہ غفار کے یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خفاف راستے سے پہلے پیش کو تلاش کر لیا کرو تا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ تمھاری مدد کرے اور تم اُسکی طرف محتاج ہو تو وہ تمھاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت غمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

(سیدنا) خُفَاف (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدہ ثقفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفی بن کے گئے تھے انے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہ بعض متاخرین یحییٰ بن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور جس قدر بیٹے انے نقل کیا اس سے زیادہ انھوں نے نہیں لکھا۔ اعلیٰ نہ کوئی روایت معلوم ہے نہ انکا کہیں تذکرہ ہے۔

۱۲  
 ۱۲

(سیدنا) جفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ نام انکا معدان ہو اور کینت انکی ابو النخیر ہو۔ جیم اور حاسے مہلہ کی ردیفیت میں بھی انکا نام گذر چکا ہو یہی ہیں جنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں انہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب النخاء واللام

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبد العزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عبد اللہ بن جمیع نے عبد الرحمن بن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے گھروالوں کی امامت کیا کریں انکا ایک موزن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبد العزیز سے انھوں نے ولید سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انھوں نے اپنی دادی سے اور عبد الرحمن بن خلاد سے انھوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو اور باقی سب لوگوں نے اس حدیث کو ولید سے انھوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو اور عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری جنگ قریضہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ۔ یعقوب احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرج ابن فضالہ نے عبد النخیر بن قیس بن شماس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریضہ میں انصار میں سے ایک شخص شہید ہوئے جسکا نام خلاد تھا انکی بان سے کہا گیا کہ اے ام خلاد۔ خلاد مقتول ہو گئے وہ منہ پر نقاب ڈال کر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھیں کسی نے اسے کہا کہ خلاد مقتول ہوئے تم چار سے پاس نقاب ڈال کر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہو گئے تو میں اپنے اہباب کو تکلیف دینا نہیں چاہتی یہ واقعہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپؐ فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں آپؐ نے فرمایا اسوجہ سے کہ انکو اہل کتاب کے

قتل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **حلاو** (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن  
غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہیں رافع بن رافع کے بدر میں شریک تھے انکی  
کنیت ابو یحییٰ تھی۔ رافع بن یحییٰ نے معاذ بن رافع سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ  
کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلا در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں ایک ڈبلے اونٹ پر سوار  
ہو کر گئے یہاں تک کہ جب ہم مقام بدر میں پہونچے جو روحا کے پیچھے ہو تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہلو گون نے کہا کہ  
یا اللہ اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہونچ جائیں تو ہم تیرے لیے نذر کرتے ہیں کہ اس اونٹ کو قربانی کر دیں گے  
پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہماری طرف ہوا آپ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا  
حال ہو ہم نے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور آپ نے وضو کیا بعد  
اسکے آپ نے اپنے غسلہ وضو میں اپنا لعاب دھن ڈال دیا پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ آپ کے  
سامنے پھیر دیا آپ نے وہ غسلہ اپنے وضو کا اونٹ کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ اُسکے سر پر ڈالا پھر اُسکی گردن پر  
بعد اُسکے اُسکے شانے پر پھر اُسکے کوبان پر پھر اُسکے سر میں پھر اُسکی دم پر بعد اُسکے فرمایا کہ اے اللہ نافع  
اور خلا کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ہم نے بھی چلنے کا ارادہ کیا  
چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اسقدر تیز ہو گیا تھا کہ) ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھی دو میں پالیا  
اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر  
ہم چلے یہاں تک کہ مقام بدر میں پہونچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہونچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہم نے  
کہا الحمد للہ پھر ہم نے اُسکو قربانی کر دیا اور اُسکا گوشت خیرات کر دیا۔ انکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہو۔ ابن کلبی نے بھی  
انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ خلا بدر کے دن شہید ہوئے مگر اور کسی نے ایسا نہیں کہا یہ بھی قریب اسی کے ہو  
جو ہم نے کہا۔ ابو عمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ انکی کوئی روایت بھی ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔

(سیدنا) **حلاو** (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ اور انھوں نے اپنی سند سے عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے

خلاد بن زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اسکو عذو جل ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اُس سے کسی قسم کی عبادت و طاعت قبول نہ کرے گا اسکو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت کیا ہو اور بعض لوگ انکو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ انکا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئیگا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ یہ کچھ نہیں ہو کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اگر ابو موسیٰ نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہو تو ابن مندہ نے انکا تذکرہ بھی لکھا ہو جو اوپر گزر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہو تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئیگا وہ اگرچہ زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے انے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گزر چکی اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہیں صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔ یا شاید لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہو حالانکہ یہ دونوں ایک ہوں۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک اغرب بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث بن خزرج۔ انسے سائب اور عطاء بن یسار اور مطلب بن عبد اللہ بن خطاب نے روایت کی ہو۔ محمد بن عبید نے اور سلیمان بن حرب نے حماد بن یزید سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے مسلم بن ابی مریم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اسکو ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالیٰ کسی قسم کی عبادت و طاعت نہ قبول نہ فرمائے۔ اس حدیث کو عارم نے حماد بن یزید سے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے مسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ سائب ابن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہو اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ سائب بن خلاد سے مروی ہو انھوں نے اس میں شک نہیں کیا یا آپ کے نام میں انکا تذکرہ کیا جائیگا اور ابن کلی نے کہا ہو کہ انکا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہو اور انکا نسب بھی بن کلی نے ایسا ہی بیان کیا ہو جیسے ہم نے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اس کے بیٹے سائب بن خلاد



حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے انکے نسب میں سائب کا نام نہیں ذکر کیا شاید انھوں نے انکے دادا کا تذکرہ لکھا ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن ثعلبہ۔ انکا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ میں گذر چکا ہو کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگوں کے انکے دادا ہیں اور ایک قول کے موافق انکے باپ ہیں ابو عمر اور ابو نعیم نے ان دونوں کو دو لکھا ہو ایک خلاد بن سائب ابن خلاد بن سوید اور دوسرے خلاد بن سوید اور ابو احمد عسکری نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہو اور کہا ہو کہ خلاد بن سوید جنگو بعض لوگ خلاد بن سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور موافق اس نسب کے جو خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ میں گذر چکا یہ خلاد ان خلاد کے دادا ہونگے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ میں اور بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے اور جنگ قریظہ میں شہید ہوئے انکے اوپر ایک پتھر کسی پہاڑ کے اوپر سے پھینک دیا گیا تھا اس سے انکا سر پھٹ گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو دو شہیدوں کا ثواب ملیگا بعض لوگوں کا بیان ہو کہ وہ پتھر انپر ایک عورت نے پھینکا تھا جسکا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کر دیا جبکہ اس قبیلہ کے تمام بالغ لوگ قتل کیے گئے کوئی عورت سوا اس عورت کے نہیں قتل کی گئی۔ مطلب بن عبد اللہ بن خطاب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج بن شجاج بن جلیسے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

یہ کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اس تذکرہ میں یہ نہیں بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے اسکو صرف ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ ابو نعیم نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہو اور کہا ہو کہ خلاد انصاری جنگو قریظہ میں شہید ہوئے ابو نعیم نے انکو ان خلاد کے علاوہ قرار دیا ہو حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں صرف یہ ہو کہ ابو نعیم نے انکا نسب یہاں نہیں بیان کیا اور وہاں بیان کر دیا ہو اور ابو عمر نے صرف آخری تذکرہ لکھا ہو پہلے تذکرہ کو نہیں لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنی خلاد انصاری کو لکھا ہو یہ دونوں وہم سے بچ گئے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو صرف نسب نہیں بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہیں تو چاہیے تھا کہ انکی کتاب کے

عجاج کے معنی غبار آلود شجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہو کہ حج کیجئے حج میں یہ دونوں صفتیں حاصل ہوتی ہیں ۱۲

اکثر مقامات پر اسد راک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہیں۔ جنگ قریظہ میں انکے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ انکے دونوں بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہیں۔

(سیدنا) **خلاد** (رضی اللہ عنہ)

والدہ بن عبد اللہ کے۔ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وکیع سے انھوں نے سفیان بن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان انھوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تم نے نماز پڑھی۔ اس سند میں اختلاف کیا گیا ہو عبد اللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان سے انھوں نے علی بن یحییٰ بن عبد اللہ ابن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد میں گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبد الجبار نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان سے انھوں نے انصار کے ایک شخص سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث رافع بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **خلاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساروہ بن زید ابن چشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمیٰ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ خلاد اور انکے والد اور انکے بھائی معاذا اور ابوامین اور معوذہ سب بدر میں شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ ابوامین عمرو بن جموح کے غلام تھے انکے بیٹے تھے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہو کہ یہ خلاد بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خلدہ** (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔ دادا ابن عمر بن عبد اللہ بن خلدہ کے۔ انکی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحییٰ بن زید ابن عبد الملک سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن عبد اللہ بن خلدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا خلدہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا امی خلدہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دے وہ دے پس خلدہ ایک شخص کو

لے آئے حضرت نے (اُس شخص سے) پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہو اُس شخص نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اُس سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہو اُس نے کہا یعیش حضرت نے فرمایا ای یعیش تم اہل مدینہ کا دودھ دو دو ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد اللہ بن غفار غفاری معروف بہ ابی اللحم۔ چونکہ یہ تبون کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب ابی اللحم انکو کہتے ہیں انکا نام یہی بتایا ہو۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

اسو کے والد ہیں۔ محمد بن عبد الملک زنجویہ نے اور زبیر بن محمد نے عبد الرزاق سے انھوں نے معمر سے انھوں نے مجید بن جشم سے انھوں نے محمد بن اسود بن خلف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور انکو پیار کیا بعد اُسکے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرد بنادیتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور عبد اللہ ابن عثمان بن جشم نے محمد بن اسود بن خلف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہو۔ اس حدیث کو انکے علاوہ اور لوگوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے معمر سے انھوں نے ابن خثیم سے یعنی عبد اللہ بن محمد بن اسود سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

زہری۔ عبدان نے کہا ہو کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے حمید سے انھوں نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکا نام خلیفہ تھا جو اہل مصر میں سے تھے مروون کو عورتوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز نمازہ میں دینے عبدان نے کہا ہو کہ ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے حمید سے انھوں نے بکر سے انھوں نے سلمہ بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو موسیٰ نے

۱۷ یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہو اور نیز لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رکتا ہو ۱۷

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انھوں نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن حدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انکا شمار اہل بدر میں ہے۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابن فلیح نے زہری سے انھوں نے خلیفہ بن قیس سے جو اُنکے غلام تھے انکا تذکرہ روایت کیا ہے۔ ابن شاہین نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ خلیفہ بن زیاد ہا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی خلیفہ بن زیاد ہا لکھا ہے اور انکا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ اور ابو معشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خلیفہ بن قیس ہے اور محمد بن عبد اللہ بن غمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہے مگر اسمین کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکو ذکر کیا ہے اور انکی وہ حدیث روایت کی ہے جو اسکو ابو عبد اللہ ابن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو خلیفہ کے صحابی ہو چر دلائل کرا

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سیل۔ سوئے کے والد ہیں۔ انکا ذکر اُن لوگوں میں کیا گیا ہے جو کھانا نام محمد ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معلی۔ انصاری بیاضی۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے اور عبد اللہ بن نے کہا ہے کہ معلی بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انھوں نے انکا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن رافع نے اُن لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائوں میں) شریک رہے۔ خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم

اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہوا ہے کہ انکا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ بیان کیا جائیگا

## باب النخام والمیس

(سیدنا) خنخام (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بکری۔ مجالد بن خنخام (خنخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسودہی) نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرے والد خنخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلہ اسدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے گئے۔ تھے وہ چاروں آدمی یہ تھے۔ بشیر بن خصاصیہ اور فرات بن حیان اور عبد اللہ اسود اور یزید بن ظبیان خنخام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں شریک تھے۔ حضرت نے اُنکے ہمراہ ایک تحریر اُنکے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہو یا نہ میں یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا نہ ملا سو ایک شخص کے ہوا قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیہ سے تھا اسی وجہ سے اُن لوگوں میں بنی قاری کہنے لگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حمید ص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر لیکر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا احوال عمان میں تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تحقیق اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ (اس صدمہ سے) ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیکھیں جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہو۔

## باب النخاء والنون

(سیدنا) خنخام (رضی اللہ عنہ)

ابن توام حمیری۔ یہ حمیر کے کاہنون میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر مین میں اسلام لائے۔ علامات نبوت میں انکی ایک عمدہ حدیث ہو مگر اسکی سند میں گفتگو اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سم بن عمرو بن ہعیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبد اللہ ابن حذافہ کے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت



کی تھی اور بعد اسکے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے۔ بدر میں اور احد میں شریک ہوئے احد میں انکے کچھ زخم لگ گئے تھے انھیں زخموں سے انکی وفات ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت (ام المومنین) حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر ہی تھے جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت حفصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ انکا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت انکی ابو صخر ہو۔ ابراہیم بن سعد اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نام خاے منقولہ کے ساتھ نقل کیا ہو اور ابو لوک خنیس کہتے ہیں خاے ہمدان اور شہین معمر کے ساتھ۔ سہنے بھی انکا ذکر سے کی روایت میں کیا ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنیس انکے نسب میں ایک شخص ہیں جنکا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہو۔ یہ کلبی کا قول ہو ابو عمر نے بھی خنیس کے نام میں انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوئے یہ دونوں پیروں کے درمیان میں کر لیا بعد اسکے وہ لڑے یہاں تک کہ وہ بھی مقتول ہو گئے وہ جڑ پھٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے سے قد علقت صفراء من بنی فہر لقیۃ الوجہ لقیۃ الصدر لا ضربن الیوم عن ابی صخر خنیس کی کنیت ابو صخر ہو۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصرم بن عبسہ بن خراش بن جحبا۔ بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بیعت الرضوان میں اور اُسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک تھے اور فتح عراق میں بھی موجود تھے۔ شہسوار تھے۔ انکا نام خنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ انکا تذکرہ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہو اور اسکو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکا نام ابو خنیس ہو۔ اسے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ربیعہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تھامہ میں تھے (رمضان کا مہینا تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہاں تک کہ جب ہم مقام عصفان میں پہنچے تو آپ کے بعض صحابہ آپ کے پاس گئے سلام فرمایا صفراء کے نبی فرماتے ہیں کہ میں صاف ہرہ اور صاف دل ہوں + آج ابو صخر کی طرف سے میں لڑو لگا ۱۲

اور انھوں نے کہا کہ ہمیں بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہے تو حضرت نے ہم لوگوں کو نظر کے وقت کھانا کھالینے کی اجازت دی اور بعد اسکے انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابو خنیس ہے اور خنیس وہم ہے۔

## باب النخاء والواو والیاء

(سیدنا) خوات (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس - امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن انصاری بن اوس بن ہن - کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ہیں بدر میں یہ اور بقول بعض اسنے بھائی عبد اللہ بن جبر بھی شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ خوات بن جبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفراء میں پہنچے تو انکی پندلی میں تھمر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت میں) انکا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خوات بدر میں شریک نہ تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ذات النخین کے شوہر تھے۔ ذات النخین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت میں لٹی بچا کرتی تھی اہل عرب نے اسکو ضرب المثل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ذات النخین سے بھی زیادہ کام میں مشغول رہنے والا ہے قصہ اسکا مشہور ہے لہذا اسکو ذکر کر کے طول نہ دینگے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قرائت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشیم بن خالد صبیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو غسان ابوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جراح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبر کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام الزہران میں اترے یہ کہتے تھے میں اپنے خیمہ سے نکلا تو میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہی ہیں وہ عورتیں مجھے اچھی معلوم ہوئیں میں لوٹ آیا اور میں نے لباس لگا کر اپنا

اور جا کے انھیں عورتوں کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبے سے باہر نکلے جب میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیر ایک اونٹ بھاگ گیا ہو میں اُس کے پکڑنے کے لیے نکلا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا پس آپ نے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) میں گھس گئے اور قضا سے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی دائرہ سے آپ کے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابوجہد اللہ اُس اونٹ کا کیا حال ہو اور اُس کے بعد ہم لوگوں نے کوچ کیا پس آپ اُٹھائے راہ میں جب کبھی مجھے ملتا تھا فرماتے تھے السلام علیک اے ابوجہد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر گیا ہو کیا جب میں نے یہ حال دیکھا (کہ حضرت اصل بات میری سمجھ گئے) تو میں (بوجہ شرم کے) بہت دنوں تک مدینہ میں پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا بہت دنوں کے بعد میں مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے نماز میں خوب طول دیا تاکہ آپ چلے جائیں اور مجھے چھوڑ دیں مگر آپ نے فرمایا کہ اے بندہ خدا تو جس قدر چاہے طول دے۔ میں یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک تو نماز ختم نہ کرے میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دوں گا پس جب میں نماز ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ السلام علیک اے ابوجہد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر گیا ہو کیا میں نے کہا قسم اسکی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو وہ اونٹ جب سے میں اسلام لایا کبھی نہیں بھاگا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کی نماز روایت کی ہو اور یہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہو۔ انکی وفات مدینہ میں سنہ ۷۰ھ میں ہوئی اسوقت انکی عمر ۷۷ برس کی تھی منہدی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) نوح (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابوسعود نے عبد الرزاق سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے عثمان بنی سے انھوں نے عبد الحمید انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا نوح سے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر انکی بی بی مسلمان نہ ہوئی تھیں پس وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے (کہ یہ بچہ کسکو ملنا چاہیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ہدایت کر پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابوسعود نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ

اس حدیث کے راوی عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انھوں نے ابو مسعود سے روایت کی ہے اور اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انھوں نے اُنکے دادا خوط سے روایت کی ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہے کہ ابو مسعود نے اسی طرح کہا ہے یہ کھلا ہوا وہم ہوا ہے کہ روایت کرنے والے عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور اُنکے دادا یعنی رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت میں بالکل بے اصل ہے۔ تین کہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہے ابو نعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہے جو کہ خود انھوں نے ابو مسعود پر رد کر دیا ہے پس ابن مندہ پر اعتراض کر نیکی کوئی وجہ نہیں وہ خود اس پر تنبیہ کر چکے ہیں

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز۔ بعض لوگ انکو خوط بھی کہتے ہیں حاسہ مہملہ کے ساتھ۔ ابو نعیم نے انکو خاور مجرہ کی ردیف میں لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم نے انھوں نے ابن بریدہ سے انھوں نے خوط بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور اُنکے قافلہ میں گھنٹی بج رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جب میں گھنٹی ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے حاسہ مہملہ کی ردیف میں کیا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاپین نے ابو نعیم نے ثنائے حجر کی ردیف میں انکو ذکر کیا ہے اور ابو عبد اللہ نے حاسہ مہملہ کی ردیف میں انکو ذکر کیا ہے انکا تذکرہ بیان ابو نعیم اور ابو موسیٰ لکھا ہے

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری۔ ابن جریر نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اترے تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

یہ خولی بیٹے ہیں ابو خولی عجل کے ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہے اور انکو عجل بن لجم کی طرف منسوب کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جعفری ہیں یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہے اور یہی صحیح ہے یہ بنی غدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خولی بیٹے ہیں خولی کے مگر اکثر لوگوں کا قول وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔ ابو عمر نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خنیس بن حارث ابن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفر۔ اس نسب کے بعض حصہ میں ہشام کلبی نے اسے مخالفت کی ہے اور کہا ہے

کہ خولی اور بلال اور عبد اللہ یہ سب بیٹے ہیں ابی خولی بن عمرو بن زبیر بن شہید بن ابی حمران کے ابو حمران کا نام  
حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن خزیم جعفی۔ یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے  
واقعی نے اور ابو معشر نے کہا جو کہ یہ اور انکے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان دونوں نے انکے بیٹے کا نام نہیں  
لیا مگر محمد بن اسحاق نے کہا جو کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلثوم نے کہا جو کہ خولی بن ابی خولی  
بدر میں شریک تھے اور انکے ہمراہ انکے دونوں بھائی بلال اور عبد اللہ بھی تھے۔ اور طبری نے کہا جو کہ خولی بن  
ابی خولی بدر میں اور تمام شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں  
انھوں نے وفات پائی۔ آن خولی سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا انا نے کے  
فتنوں کا ذکر کر کے اپنے اے کہا کہ تم شام چلے جانا انھوں نے کہا کہ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا جو اور ابن مندہ  
اور ابو نعیم نے کہا جو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم جو آپ کے دفن میں جو شریک تھے  
وہ اوس بن خولی تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو اور انس بن ضحاک کے والد ضحاک بن نجر نے روایت  
کی جو۔ ابن ابی حاتم نے انکا ذکر اسی طرح کیا جو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو اور کہا جو کہ میں نہیں جانتا آیا یہ وہی ہیں  
یا ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انھیں میں سے ایک ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) خولید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن مقعد بن ربیع خزاعی۔ بھائی ہیں ام مجد کے انکے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں جو اوپر  
بیان ہو چکے ہیں اور عائکہ کے نام میں ذکر کیے جائینگے۔ ایک بھائی خنیس بن خالد نے روایت کی جو اور ان  
دونوں کی بہن ام مجد خزاعیہ سے انکی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرتے وقت انکی طرف سے جو کہ  
گذرے تھے روایت کی گئی جو اور عنقریب ہم انکے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو۔

(سیدنا) خولید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن محرز بن زبید بن مخزوم بن صالحہ بن کابل بن مارشد بن قسیم بن سعد بن ہذیل۔ کینست انکی  
ابو ذویب ہذلی مشہور شاعر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو کچھ نہیں  
یہ ابو عمر نے کینست کے باب میں لکھا جو۔ اور ابو موسیٰ نے کہا جو کہ وہ بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رہیں



حاضر ہوئے تھے۔ اس لئے اخنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہے جو ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے یہاں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عقرب کینیت کے باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خویلد ضمری (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ اور ابوسفیان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔ اسکو ابراہیم بن منذر خزامی نے عہد العزیز بن ابی ثبات سے انھوں نے عثمان بن سعید ضمری سے انھوں نے اپنے والد خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

کینیت انکی ابو عقیب بیٹے ہین خالد بن بکر بن عمرو بن خماس بن عرج بن بکر بن کنانہ بن خنیمہ کے کنانی ہین عرجی ہین۔ عرج بن ہین لیث بن بکر بن عجد مٹاہ کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عرج کے خاندان سے ہین انکی کچھ اولاد مدینہ میں بھی ہوئے مگر مین انکا قیام تھا اور انکی اولاد بصرہ میں رہتی تھی۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور اسکو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری سلمی۔ بنی سلمہ کے خاندان۔ سے ہین۔ بدری ہین۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ (انکی لڑائیوں میں) شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی سلمہ میں سے تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صفخر بن عبد العزیٰ بن معاذ یہ بن مخترش بن عمرو بن مازن بن غدی بن عمرو بن ربیعہ۔ کینیت انکی ابو شریح خزاعی۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین اور بعض لوگ عمر بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہے۔ مدینہ میں آئے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ میں ششہ میں وفات پائی انکا ذکر کینیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیصری (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان طائی۔ یہ وہی ہین جو حاتم طائی کے یہاں گئے تھے حاتم نے انکی بھوکی تھی جسکا جواب انھوں نے ان اشعار میں دیا تھا جنکا ایک شعر یہ ہے

ابن النخعی و انت امر؟ ظلم العشیرة حساد بل  
 عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے والد سے  
 انھوں نے خیبر بن نعمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ہمارے  
 پہاڑ اجاڑ (نامی) کو دیکھا تو فرمایا کہ اجاڑ والوں کا کیا حال ہوا جاوے والے بھوکے رہیں اللہ انکے پہاڑ کو مثل قلعہ کے  
 بنادے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپکو زکوٰۃ دی پس آپ راضی ہو کر تشریف لے گئے مگر یہ جو اپنے فرمایا تھا کہ  
 اجاڑ والے بھوکے رہیں اس سے بددعا مقصود نہ تھی یہ آپ صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک  
 لفظ کدی تھی اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں ہم نے اس وقت سے اب تک کبھی زکوٰۃ دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ انکا  
 تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نجاط بن غنم انصاری اوسی۔ والدین سعد بن خلیثمہ کے انکا ذکر اور انکا نسب انکے  
 بیٹے کے نام میں آئے گا۔ خلیثمہ احد کے دن شہید ہوئے انکو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ  
 ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیر (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور آپ کے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام  
 عبد خیر تھا۔ سل بن عبد الملک بن سلح نے اپنے والد سے انھوں نے عبد خیر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے  
 میں نے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ میں آپکا جسم بہت توانا دیکھتا ہوں آپکی عمر کس قدر ہو انھوں نے کہا اسی میرے بھتیجے  
 میری عمر ایک سو تیس برس کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حرف الدال المہملہ

(سیدنا) داؤد (رضی اللہ عنہ)

ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جو اسود غسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعا میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا  
 اور اسکو ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں قتل کر دیا تھا ان لوگوں کے نام یہ ہیں قیس بن مشقر  
 لہ ترجمہ میں غیبی ہیں اور تو ایک معمولی شخص ہوا قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہو ۱۲

داؤد یہ فیروز دیلمی یہ تینوں آدمی زندہ رہے یہاں تک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو قیس بن کثوف دو بار مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود غسی کے اصحاب کی لوگوں کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صفاء نے انکو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داؤد یہ کے پاس گئے اور ان سے اسود کے اصحاب کے معاملہ میں مشورہ اور رائے طلب کی محض کرا اور فریب کی نظر سے وہ دونوں ان سے مطمئن ہو گئے قیس نے ان دونوں کی دعوت کی پس جب داؤد یہ ان کے پاس گئے تو قیس نے انکو قتل کر دیا اور فیروز جو ان کے پاس گئے تو انھوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیے جائیں گے جس طرح ان کے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے میں انکو خشنش بن شہر ملے وہ بھی ان کے ساتھ خولان کے پہاڑوں میں چلے گئے۔ قیس تمام صفاء کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور ان سے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق نے انکی مدد کی پس سب لوگوں نے قیس سے مقابلہ کیا اور ان سے لڑے اور انکو شکست دی قیس گرفتار کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیے گئے حضرت ابوبکر صدیق نے انکو بہت سزائیں اور ملامت کی انھوں نے ان تمام باتوں سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے انکا قصور معاف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دارم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دارم جہشی۔ انکی حدیث کی سند میں اعتراض ہو۔ ان سے ان کے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس برس تک رہیگا پہلے طبقہ میں میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں جو اہل علم و یقین ہیں چالیس برس تک رہیں گے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہو جو اسی برس تک رہیگا اور تیسرا طبقہ صلہ رحم کرنے والوں اور باہم رحم کرنے والوں کا ہو یہ طبقہ ایک سو برس تک رہیگا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والوں کا ہو یہ طبقہ ایک سو ساٹھ برس تک رہیگا اور پانچواں طبقہ ہرج مرج اور قیل قال والوں کا ہو یہ طبقہ دو سو برس تک رہیگا آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمہی ان سے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) داؤد (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلیل اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن اجمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام داؤد بن بلال ابن اجمہ بن

جلال ہو کینت انکی ابو یعلیٰ ہو والد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے اور ابن کلیبی نے کہا ہو کہ ابو یعلیٰ کا نام یسار بن ہلیل بن بلال ہو۔ انصار کے غلام تھے اور انھیں میں داخل ہو گئے تھے لیکن ابو یعلیٰ کے والد تو انکا نام داود بن بلال بن یحییٰ ابن جراح بن حریش بن ججہا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہو انصاری ہیں اوسی ہیں انکے بیٹے عبد الرحمن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہا طلب کیے جاتے تو وہ بھی اُنکے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی اُنکے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب انکا تذکرہ کینت کے باب میں اور یہ کی روایت میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے (سیدنا) وحید (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امیہ القیس بن خنیج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن عوف بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن ویرہ کلیبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں احد میں اور اُنکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہو۔ کبھی کبھی جبریل انھیں کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسد ہنا کے قیصر کی طرف سترہ ہجری زمانہ صلح میں بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہ ان کے علانیے انکار کیا دھیہ نے یہ سب حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ اسکی سلطنت کو قائم رکھے۔ انسہ شعبی نے اور عبد اللہ بن شداد بن ہاد اور منصور کلیبی اور خالد بن یزید ابن معاویہ نے روایت کی جو۔ ہمیں اسمعیل بن ابیہ اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انھوں نے ابواسحاق شیبانی سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے زید بن نعیرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دھیہ کلیبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے پیر و پیغمبر نے انکو پہن لیا۔ یحییٰ ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سرخ نے اور احمد بن سعید بخاری نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابیہ نے موسیٰ بن جبر سے روایت کر کے خبر دی کہ عبید اللہ بن عباس نے انسہ بیان کیا انھوں نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انھوں نے دھیہ کلیبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبلی چادرین آئین حضرت نے ایک انہیں سے مجھے بھی دی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵ یعنی قیصر دوم نے جب ایمان ظاہر کیا تو سبھی علما نے اُنکو منع کیا ۱۲

## (سیدنا) دخان (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو شعبہ ہڈلی۔ نہ انکا دیکھنا ثابت ہو اور نہ صحابی ہونا۔ انکی حدیث کی سند میں ہم ہو گیا ہو۔ ابو امیہ یعنی محمد بن ابیہم نے عباس بن فضل بصری سے انھوں نے ہذیل بن مسعود یا ہلی سے انھوں نے شعبہ بن دخان ہڈلی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشعر عرب میں ایک کلام سوزن ہو اسکے ذریعہ سے لوگوں کی مجلس مزین کی جاسکتی ہو۔ اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انھوں نے ہذیل بن مسعود یا ہلی سے انھوں نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انھوں نے اہل یمن کے ایک شخص سے انھوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو زیاد۔ ابن خزمیہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے ابو ایوب یعنی یحییٰ بن میمون قرشی سے انھوں نے درہم بن زیاد بن درہم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہدی کا خضاب لگا دو وہ تمہارے جمال اور شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو معاویہ۔ سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انھوں نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہو کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ سے جہاد میں مدد طلب کروں حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہاری ان ہین انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو انکی خدمت کو لازم کر لو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) دعام (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیز بن عمرو بن رمیجہ بن عمران بن حارث سدوسی۔ والدین قتادہ کے عمرو بن علی نے انکا نسب بیان کیا ہو انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن جامع عطار نے عیسیٰ بن میمون سے انھوں نے قتادہ بن دعام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار و نیابین اللہ کا قہد خانہ ہو اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قہد حصہ ملتا ہو اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسطرح روایت کیا ہو اور انھوں نے یہی کہا ہو کہ قتادہ بن دعام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان شاہ کوئی نے



عجیب سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے اسکو روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔  
(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غطفانی۔ ابوسعید نقاش نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیہ سے انھوں نے زید بن ابی عتاب سے انھوں نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ انمار میں گئے جب اعراب نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امہ میں پہنچ گئے اور وہیں اپنے لشکر کو قیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہاں پانی برسے لگا آپ کے دونوں کپڑے تر ہو گئے پس آپ نے خشک ہونے کے لیے انکو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت ہمارے تھے کہ تم اسوقت اپنے اصحاب سے علیحدہ ہیں اور اس سے زیادہ تنہائی میں کسی وقت تم انکو نہیں پاسکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور پہاڑ سے اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اپنے کپڑوں کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک اپنے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوئے آپ کے سر مبارک کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے محمد اب آپکو مجھے کون بچا سکتا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبریل نے اُنکے سینے میں دھکا دیا کہ تلوار اُنکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھالی اور اُنکے سر کے قریب جا کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب تمکو مجھے کون بچا سکتا ہو دعثور نے کہا کوئی نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا جب دعثور اٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھے بہترین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہ نسبت تیرے اسکا زیادہ مستحق ہوں پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم جیسی نادانی تھے آج کی ایسی جتنے کبھی نہیں دیکھی تم اُنکے سر پر تلوار لے کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ میں اپنی جگہ نہ کر سکا اور بعد اسکے قصہ پورا بیان کیا اسکے بعد دعثور مسلمان ہو گئے۔ ابوبوسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوسعید نقاش نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو حالانکہ یہ واقعہ عورت ابن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہو۔ ان دونوں ناموں میں کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہو انکے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت میں ہو۔ ابوالاحد عسکری نے بھی انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہو اور انھوں نے بھی انکا نام دعثور بتایا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ شہبانی۔ عرب کے نیک ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شہبان سے تھے سدوسی ذہبی ابن ابی حسن بصری

اور ابن سیرین نے روایت کی جو ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ احمد بن حنبل نے کہا جو کہ میں وغفل کو صحابی نہیں سمجھتا اور بخاری نے کہا جو کہ وغفل کے متعلق یہ نہیں معلوم کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یا نہیں ابوالربیع سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن عبد الباقی ابن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے وغفل سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے پیٹھ برس کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انھوں نے وغفل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپ فرماتے تھے نصاریٰ پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر انکا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفا دیگا تو میں سات روزے اور زیادہ کروں گا پھر ایک بادشاہ اور اُس کے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اُس کے منہ میں درد پیدا ہوا تو اُس نے نذر مانی کہ اگر اللہ اسکو شفا دیگا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دیگا پھر اُس کے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اور اُس نے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نہ کریں گے اور ہم ہر سچ کے زمانے میں روزہ رکھا کریں گے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہو گئے۔ اور عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی جو کہ معاویہ بن ابی سفیان نے وغفل کو بلایا اور اسے اہل عرب کے حالات اور لوگوں کے نسب اور نجوم کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ ابو وغفل یہ باتیں تم نے کہاں سے یاد کیں وغفل نے کہا کہ سمجھا رہا تھا اور بوجھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہو مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا پھر معاویہ نے کہا کہ یزید کے پاس جاؤ اور اسکو لوگوں کے نسب اور نجوم اور عربیت سکھا دو۔ کلبی نے انکا نسب بیان کیا اور کہا جو کہ وغفل بیٹے بن حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابر بن صعوب بن علی بن بکر ابن دائل کے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے انکو شیبانی لکھا ہو اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہو تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابر مراد ہوتے ہیں انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہیں اور انکی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہیں انکو ذہلی بھی کہتے ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا جو کہ یہ سدوسی ہونے والی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو بنون بیٹے ہیں شیبان بن ذہل کے پھر کیونکر ممکن ہو کہ یہ سدوسی ہوں اور بنی عمرو سے ہوں اور حنظلہ جو اسکے والد ہیں بنی عمرو بن شیبان سے ہوں بنی سدوس سے ہوں واللہ اعلم۔ اور ابونعیم نے انکو سدوسی لکھا ہو اور کچھ نہیں لکھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ خمال خراسج کے زمانے میں ملک فارس میں ولایت کے وکیل تھے

(سیدنا) و فسر (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو - انصاری - بدرین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور انھوں نے واو کی ردیف میں بیان کیا ہے کہ و ذہ بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر اور احد اور خندق میں شریک تھے ابو عمر نے انکو دو کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) و دکن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خثعمی بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں۔ یہیں ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے دکن سے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے دکن بن سعید خثعمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے ہلوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمر جاؤ اور انکو دید و حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف اسی قدر ہے جو مجھکو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے اپنے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو دید و پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میں نے ستا اور میں تابعدار ہوں وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کوٹھے پر لے گئے حضرت عمر نے ایک کنبی انکا لی اور دروازہ کھولا لیکن کہتے تھے کہ اس کوٹھے میں چھو بارے بھرے ہوئے تھے جیسے کوئی چیز بنہ بجائی گئی ہو حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کرو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جسقدر اسنے چاہا لیا پھر سب سے آخر میں میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ چھو بارے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں گویا سب اُس میں سے ایک چھو بارے بھی کم نہیں کیا انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) و دجس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انکی حدیث مسیب بن واضح نے ابن مبارک سے انھوں نے سلیمان تمیمی سے انھوں نے ابو تمیر سے انھوں نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے حکم غفاری نے کہا کہ کیا حکم وہ دن یاد ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبَار اور حنتم اور لقیہ (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا میں نے کہا ہاں میں اسکا گواہ ہوں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انھوں نے تمیمی سے انھوں نے ابو تمیر سے انھوں نے دلجہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا انا اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح یہی قطان وغیرہ نے لکھا ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گذر چکی جو انکے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فراموشی کان حروف میں شریک کا استعمال ہونا تھا۔

قیس سے روایت کیا ہوا یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ولیم (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے و حدان میں صحابہ کے ضمن میں کیا ہوا اور انھوں نے اپنی سند سے ابن ابیہ سے انھوں نے یزید بن ابی ضیاب سے انھوں نے ابو الخیر سے روایت کی ہو کہ انھوں نے ایک شخص کا نام ولیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکر کہ کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہو جو گھوٹوں سے بنائی جاتی ہو حضرت نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن ابیہ نے روایت کیا ہوا اور ابن اسحاق اور عبد الحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہوا اور ان دونوں نے کہا ہو کہ انکا صحیح نام ولیم ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو یوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دہر (رضی اللہ عنہ)

ابن خرم بن مالک بن امیہ بن نقطہ بن خزیمہ بن مالک بن سلام بن اسلم بن فضی - اسلمی - والد بن نصر بن ہر کے یہ دونوں صحابی ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) دؤس (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر اس حدیث میں ہو جسکو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ میں تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور میں نے تمھارے پاس دوس غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اور انکو حکم دیا ہے کہ وہ جھنڈا لے کے تمھارے سامنے رہیں اور خالد بن ولید کو بھی تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم روانہ ہو جاؤ اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسمین دوس کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دوس کو نہیں جانتے اسمین بعض لوگوں سے وہم ہو گیا ہے وہ سمجھے ہیں کہ دوس کسی شخص کا نام ہو حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہو لہذا انھوں نے انکو ان لوگوں کے ذیلی میں ذکر کیا جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔

(سیدنا) دؤمی (رضی اللہ عنہ)

وال کے ساتھ۔ یہ دؤمی بیٹے بن قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لاث بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن ویرہ سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے حضرت نے انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کے

۱۸۵ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ کی شراب کو کہتے ہیں ۱۲

بحسبہ لوگوں نے آپسے بیعت کی تھی اپنی انکو سردار بنا دیا تھا انکا ذکر امیر ابو نصر نے جمرہ سے نقل کیا ہوا انکا نسب وہی ہے جو قبیلہ قنعاہ کا ہے۔

(سیدنا) دلیلم (رضی اللہ عنہ)

امین فیروز حمیری جثانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام فیروز ہے اور دلیلم انکا لقب ہے اور یہ فیروز بیٹے ہیں۔ سعید بن سعد بن ذی حیات بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن خیران کے اور خیران کا نام ہشام بن دائل بن رعبین رضی اللہ عنہ ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دلیلم بیٹے ہیں ہوشع بن سعد بن ذی خباب بن مسعود بن غن کے اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے اور انھوں نے انکا نسب رعبین تک پہنچایا ہے۔ اسے انکے دونوں بیٹوں ضحاک اور عبید اللہ اور ابو الخیر بن ابن عبد اللہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ یہ اُن لوگوں میں تھے جنہے اسود غسانی کذاب کے قتل میں میں بہت کار نمایاں ظاہر ہوئے اور انھیں نے اسکو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دلیلم اسکا کالے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے۔ عین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمے عیسیٰ بن محمد نے ضمہ سے انھوں نے یحییٰ بن ابی عمر و ثیبانی سے انھوں نے عبید اللہ بن دلیلم سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور پہنچے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں آئے ہیں اور کہے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا (ہاں میں جانتا ہوں) عم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے یہاں انگور بہت پیدا ہوتے ہیں ہم انکو کیا کریں آپ نے فرمایا تم انکو خشک کر کے زیب بنا لو ہم لوگوں نے کہا پھر زیب کو کیا کریں آپ نے فرمایا اسکو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگو دو اور صبح کے وقت پی لو اور مشک میں بھگو دو مشکوں میں نہ بھگو دو کیونکہ شے میں بھگو لے سے اگر زیادہ دیر تک بھگتا رہے گا تو سرکہ بن جائیگا۔

فیروز دلیلم سے اسی طرح مروی ہے اور ابو الخیر نے ابو خراش رضی اللہ عنہ سے انھوں نے دلیلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دیدہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ دلیلم حمیری جثانی ہیں آپ نے دلیلم کے بعض لوگ انکو دلیلم بن فیروز کہتے ہیں اور بعض لوگ دلیلم بن ہوشع کہتے ہیں حمیری بن ہاشم کے



اولاد سے ہیں صحابی ہیں مصر میں رہتے تھے ان سے صرف ایک حدیث پینے کی چیزوں کی بابت مروی ہو۔ ان سے اہل مصر نے روایت کی ہو۔ جہن عبد الوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد و تہستانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جیسے ہناد نے عبدہ سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے مرثد بن عبد اللہ بن زنی سے انھوں نے دلیم حمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک سردمک میں رہتا ہوں اور بہت محنت کے کام کرتا ہوں ہم لوگ گھوٹوں کی شراب بناتے ہیں اور محنت کے کام کرنے کی واسطے اس سے قوت حاصل کرتے ہیں اور برد و ت کو بھی دفع کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہو میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو اس سے بچو میں نے کہا کہ لوگ اسکو نہ چھوڑینگے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اسکو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دلیم بن ہوش دلیم حمیری کے علاوہ ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض لوگوں نے جو کہا کہ اسود کذاب کو انھیں نے قتل کیا ہو یہ غلط ہو اسود کو فیروز دلیلی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس ہیں کچھ تھے اہل عرب میں سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات میں مبتلا تھے آپ نے لوگوں کو اسکی خبر دی پھر اسکی خوشخبری مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

### (سیدنا) دلیلی (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا کہ اور کہا کہ ہمارے اصحاب نے انکا ذکر کیا ہو یہ دلیم مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام فیروز ہو اور اکثر حدیث میں اسی طرح آتا ہو۔ یہ بھارت ابو موسیٰ کی ہو اسمین استراک کچھ بھی نہیں ہو کیونکہ ابن مندہ نے بھی انکو اسی طرح کیا ہو جو اوپر گزر چکا۔

### (سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ دادا ہیں عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحییٰ بن معین نے انکا نام دینار بتایا ہو اور اور لوگوں نے کہا کہ انکا نام قیس خطمی ہو۔ انکی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا دینار سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا یا مازنین تو نکسیر۔ چھینک۔ قیند۔ حیض۔ جھامی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہو اور اسی سند سے مروی ہو کہ استخاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث جو مستحاضہ کے بارے میں مروی ہو اسکو لوگ ضعیف کہتے ہیں انکی حدیث جو فیروز دلیلی کے بارے میں ہو اسکی سند صحیح نہیں

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)  
والدہ بن عمر بن دینار کے - ابو موسیٰ نے کہا جو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہو اور انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

## حرف الذال المعجمة

(سیدنا) ذابل (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عمرو سدوسی - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث انکی بیٹی جمیعہ نے روایت کی جو کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضله بن بحدلہ ثقفی آپکے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ذباب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن طلال بن انس اللہ بن سعد العشرہ - ابن شاپین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے دلائل النبوة میں انکو ذکر کیا ہے یحییٰ بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابویضیثمہ یعنی عبدالرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشرہ کا ایک بت تھا جسکو لوگ قراض کہتے تھے لوگ اسکی تعظیم کیا کرتے تھے یمن بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشرہ میں سے تھے کہ جب کانام ابن رقیبہ یا ابن وقشہ تھا عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا ابن وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے انکی خبر ابن رقیبہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اُسے کوئی چہرہ ابن رقیبہ سے بیان کی ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یرعو بکملہ فلا یجاب سینہ پوچھا کہ یہ کیسی خبر جو ابن رقیبہ نے کہا میں نہیں جانتا تب مجھے ایسا ہی بیان کیا گیا جو پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور میں اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جا کے سینے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے تب رسول اللہ اذ جاہا بالہدے و خلقت قراضا یدارہوا ان شدوت علیہ شدة فکسرتہ کان لم یکن الدہر ذو حدثان

یہ حمدیہ کتاب ذباب ایک تعجب کی بات منوعہ کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ میں دعوت دین کر رہے تھے انکی بات نہیں مانی جاتی تھی قرقر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وہ ہجرت لائے اور قراض نامی بت کو قوت کے مقام میں چھوڑ دیا پینے اسپر بھی کی اور اسکو توڑ ڈالا گیا

یہ اشارہ اس سے زیادہ ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذرع (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو طلحہ خولانی۔ طرانی نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ خاد بن سلمہ نے ابو سنا یعنی عیسیٰ سے انھوں نے ابو طلحہ خولانی سے جنگا نام ذرع تھا روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (عقریب لشکر اسلام) کے چار حصہ ہو جائینگے پس تم لوگ ملک شام میں چلے جانا اسلئے کہ اللہ نے میرے لیے شام میں ذمہ داری کر لی ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا ہے کہ ابو طلحہ خولانی ان لوگوں میں ہیں جنگا نام مشہور نہیں وہ تابعی ہیں اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذفافہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر ثعلبہ بن عبد الرحمن کی حدیث میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں صحابی ہیں یہی انکو ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام میں ذکر کیا ہے مگر اور لوگوں نے انکو ذکر نہیں کیا۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

اور بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہیں۔ بنی امیہ کے غلام تھے۔ انکی حدیث عبد الرزاق کے پاس ہے انھوں نے عمر بن حوشب سے انھوں نے اسمعیل بن امیہ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جسکو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اسکا کچھ حصہ آزاد اور ایک حدیث انھوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جسے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُسے کہا کہ یا رسول اللہ میں کوئی نیک کام کرتا ہوں اور لوگوں کو اُنکی خبر ہو جاتی ہے تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے فرمایا انکو دو ہر اثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہر عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہیں اور بعض لوگ مہران کہتے ہیں۔ عطاء بن سائب نے کہا ہے کہ میں ابو جعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انھوں نے کہا میں تمہیں ایک خاتون کا پتہ دیتا ہوں جو ہمارے ہی خازن سے یعنی علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں چنانچہ میں اُنکے پاس گیا انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جنگا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو دو ہر اثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہر عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

انکا تذکرہ ابولعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی - کنیت انکی ابو السبیح ہوا انکا تذکرہ انشاء اللہ کنیت کے باب میں کیا جائیگا بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے - پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اُسوقت آپ مکہ ہی میں تھے انکو لوگ انصاری ہماجرسی کہتے تھے - غزوہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے - انکو ابو الحکم بن احنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر حکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اُسکے پیر میں تلوار ماری اُسکا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی اُسکو مار دالا و اقدی نے عبد الرحمن بن عبد العزیز نے انھوں نے خبیب بن عبد الرحمن انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں عقبہ بن ربیعہ کے پاس جا رہے تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے اپنے آپرا سلام کو پیش کیا اور اُنکو قرآن پڑھ کے سنایا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور پھر عقبہ کے پاس نہ گئے بعد اُسکے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب پہلے شخص ہیں جو مسلمان ہو کر مدینہ آئے - انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یامین بن عیر بن کعب نضیری - بنی نضیر میں سے ہیں - ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یامین بن عیر ابولیلیٰ اور عبد اللہ ابن مغفل سے ملے یہ دونوں رورہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو انھوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جہاد میں جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپ کے پاس پہننے کوئی سواری نہ دیکھی جسپر آپ ہمیں سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اسقدر (سرمایہ) نہیں ہے کہ ہم (اپنے صرف سے) آپکے ساتھ جا سکیں یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سے چھوہارے زاد راہ کے لیے دیے۔  
انکا تذکرہ ابو علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس انکا صحابی ہونا ہو گیا)

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے مولیٰ ہیں - عین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلیٰ موسلیٰ تک خبر دی ہے کہتے تھے مجھے جعفر بن ہرآن سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے عین عبد الاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین محمد بن اسحاق نے حرام بن عثمان سے انھوں نے محمود بن عبد الرحمن بن عمرو بن جموح سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گاسے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اسپر سوار ہوں وہ گاسے بھاگی اور اُسے ہمیں سوار نہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جسکا نام ذکوان تھا تلوار لے کے ہاتھ میں آیا وہ گاسے بھاگ ہی تھی ذکوان نے اُسکی گردن میں تلوار مار سی تلوار سے اُسکی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اُسکو ذبیح نہ کر سکے پس بن اور عبد اللہ بن ثابت بن جندع گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور پہنچے آپ سے اُس گاسے کی کیفیت بیان کی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ۔ ان جانوروں میں سے جب کوئی تمھارے قابو سے نکل جائے تو اُسکو اسی طرح روکو جس طرح وحشی جانور وں کو روکتے ہو (یعنی شکار کر لو)۔

(سیدنا) ذہین (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظ بن جلیل بن قنات بن قومی بن لقیل بن عبدی بن امری مہری۔ مہرہ بن حیدان کی اولاد سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اسلیے حضرت انکی بہت خاطر کرتے تھے یہ سرزمین شجر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو حضرت نے انکو سواری دی اور ایک تحریر انکو لکھ دی وہ تحریر اسنے خاندان میں رہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ امیر ابن مالکولانے کہا ہو کہ دارقطنی نے بیان کیا ہو کہ قرظم قاف کے ساتھ بھی ہو اور فے کے ساتھ بھی ہو۔ اور قبات قاف اور بے کے ساتھ جو قاف مفتوح بھی پڑھا گیا ہو اور مکسور بھی پڑھا گیا ہو۔

(سیدنا) ذوالاذنین (رضی اللہ عنہ)

انکو عبدان نے ذکر کیا ہو۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہیں انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اذ ذوالاذنین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہو حالانکہ یہ کچھ نہیں ہو کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر انکو ذوالاذنین کہا تھا اور نہ یہ انکا نام ہو اور نہ لقب (سیدنا) ذوالاصابع (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ بعض لوگ انکو خراعی کہتے ہیں اور بعض لوگ جنی کہتے ہیں۔ بیت المقدس میں رہتے تھے۔ ہمیں عبد الوہاب ابن ہبہ اللہ بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو صالح یعنی حکم بن موسیٰ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ضمیرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انھوں نے ابو عمر انسے انھوں نے ذوالاصابع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم انکو اس حدیث میں

ذوالاذنین کے معنی دوکان والا لہو ظرفت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت میں بھی چھوٹ نہ بولتے تھے ۱۲



میتلا کیے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رکھے جائیں تو آپ ہمیں کہاں جائیگا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہو کہ وہاں مختاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد میں آمد رفت کریگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالبجادیٰ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عبد اللہ ہے۔ عبدان وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اکثر حدیثوں میں اسی طرح آتا ہے انکا نام نہیں آتا عبدان نے کہا ہے کہ انکو ذوالبجادیٰ اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر جائیگا ارادہ کیا تو انکی والدہ نے ایک بجادی یعنی چادر کے دو ٹکڑے کر دیے تھے انھوں نے ایک ٹکڑے کو بطور تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غزوہ تبوک کے ایام میں ہو گئی تھی اور انکورات ہی کے وقت اپنے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف میں انکا تذکرہ انشاء اللہ لکھا اس سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوجدن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبش سے ہتر آدمی آئے تھے انمیں ذوجدن بھی تھے۔ ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے انکا نام ذودجن ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ذوالجوشن (رضی اللہ عنہ)

ضبابی۔ والد بن شمر بن ذی الجوشن کے۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اعور جو اوپر گد چکا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام شرجیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے۔ انکا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن مصعب مامری کلایہ شمر الضبابی۔ انکو ذوالجوشن اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش کلام تھے نیکو کار تھے۔ انکے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہیں جنمیں وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انھوں نے کہا ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اجازۃ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے عیسیٰ بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبعی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بعد اسکے کہ آپ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جسکا نام قرح تھا لے گیا اپنے عرض کیا کہ یا محمد میں آپکے پاس قرح (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہوں حضرت نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہیں اگر تم چاہو کہ میں اسکے عوض میں تمہیں بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہیں دیدوں تو میں ایسا نہیں کر سکتا ذی الجوشن

کہا میں وہ زہرین نلوں کا مجھے انکی ضرورت نہیں ہو پھر آپ نے فرمایا کہ اے ذی الجوشن تم اسلام کیوں نہیں لاتے تاکہ تم اس امت کے رواسلین میں سے ہو جاؤ ذی الجوشن کہتے تھے میں نے کہا میں اسلام نہ لاؤں گا حضرت نے پوچھا کہ کیوں وہ کہتے تھے میں نے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ میں نے آپ کی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہیں حضرت نے فرمایا تم کو انکی لڑائیوں کی حالت معلوم ہوئی میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤ گے میں نے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آجائیں گے (یعنی فتح مکہ کر لیں گے) اور وہاں رہنے لگیں گے حضرت نے فرمایا اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہو کہ یہ بھی دیکھ لو گے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اے بلال اس شخص کی تھیلیاں لے لو اور انہیں عجوہ (نامی چھو ہارے) بھر دو پس جب میں واپس ہو کر چلا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سوار دن میں سے ہوں ذی الجوشن کہتے تھے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقام عودہ میں تھا کہ ایک ایک سوار آیا میں نے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہو اُس نے کہا کہ میں نے کہا کیا خبر ہو اُس نے کہا خدا کی قسم محمد دہان غالب آگئے اور وہاں مقیم ہیں میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میری مان مجھے روئے اگر میں اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤں پھر میں حضرت سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپ نے مجھے معافی میں دیدیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابواسحاق نے اسے نہیں سنا بلکہ انھوں نے انکی حدیث انکے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذی جوشن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام میں لکھا ہو۔

### ذوالخوئصرہ

تمیمی۔ ہین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج واسطی نے اور مسہار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا جیسے عبد الرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے اوزاعی سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخوئصرہ نے جو بنی تیمین سے ایک شخص تھے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں نہ انصاف کروں گا تو کون انصاف کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں حضرت نے فرمایا نہیں اس شخص کے کچھ ساتھ دالے ہیں جنکے منہ

روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر سمجھو گے وہ لوگ دین سے اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلیا ہوا  
 ہو اسکی گانسی کی طرف دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملیگا اور اُسکے پر وں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملیگا اور اسکی ڈنڈی کو دیکھو تو اس میں کچھ  
 نہ ملیگا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے آیا ہو۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہونگے جب لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائیگا  
 انکی نشانی یہ ہو کہ اُنکے دو پستانوں میں ایک پستان عورت کے پستان کے مثل یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ  
 ہلتا ہوگا ابوسعید کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور میں گواہی  
 دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب انھوں نے ان لوگوں سے قتال کیا مقتولین میں جستجو کی گئی تو ایک  
 شخص اُسی ہیئت کا نکلا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی جہین احمد بن عثمان بن ابی علی زہری نے  
 اجازۃ خبر دی وہ اپنی اسناد سے ابواسحاق ثعلبی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا جہین عبد اللہ بن حامد بن  
 محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہین محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ  
 کہتے تھے جہین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے جہین محمد بن زہری سے انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے  
 انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم  
 کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ تھی  
 آئے جبکا نام حرقوص بن زہیر تھا وہ ہی خواجہ کی بنیاد ڈالنے والے تھے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیے  
 حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف کر دوں گا تو کون انصاف کرے گا اسکے بعد انھوں نے وہی واقعہ بیان کیا  
 جو اوپر گزر چکا پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہو واللہ اعلم۔ حرقوص کے  
 نام میں اسکے باقی حالات گزر چکے۔

### (سیدنا) ذوالخویصرہ (رضی اللہ عنہ)

یافانی۔ عمرو بن عطاء نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا ذوالخویصرہ یافانی مسجد میں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آتے ہوئے  
 دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص جو جسے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے  
 تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور اپنا منہ  
 کھول کر مسجد میں اُسے پیشاب کر دیا لوگ اسپر چلائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ یہ وہی

شخص جو جسے مسجد میں پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھیر جاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا جو آپہ فرمایا نرمی کرو اسکو تعلیم کر دو پھر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اُسکے پیشاب کرنے کی جگہ پر بہا دے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) ذوخیوان (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا تمک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو انھوں نے کسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انھوں نے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو انکا ایک گاؤں تھا جہین اُنکے غلام رہتے تھے پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مالک بن مرارہ ربادی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہو جہین غلام رہتے ہیں لہذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں تحریر لکھ دی (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ تمک ذی خیوان ان کان صادقاً فی ارضہ ومالہ ورقیقہ فہ الامان وذمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہو کہ مالک کا نام غلط ہو صحیح خلد ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) ذووجن (رضی اللہ عنہ)

وحشی بن اسحاق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حبش سے بہتر آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جنہیں ذووجن بھی تھے حضرت نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذووجن نے چند اشعار کہے جو اُنکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئی گئے۔ ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ انکا شمار اہل حبش میں ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ذووجن بتقدیم حیم لکھا ہے جو اوپر گزر چکا۔ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

### (سیدنا) ذوالزوائد (رضی اللہ عنہ)

جنی - صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہو۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسے ناز پاشت بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے حکایتی ذی خیوان کے نام پر تحریر ہو کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلاموں کی باتا ہے ہوں تو اُنکے لیے امان ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہو ۱۲

پڑھی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ذوالزائد تھا۔ عیین ابو احمد عبد الوہاب ابن علی بن سکیہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خیر دی وہ کہتے تھے جسے ہشام بن عمار بن سلیمان بن سلم نے جو وادی القری کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حجۃ الودع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اُسکے اپنے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کر چکا لوگوں نے کہا ہاں خدا یا بان اپنے فرمایا اے اللہ گواہ رہ پھر اپنے فرمایا کہ جب اہل قریش باہم سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنا والے کون شخص ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ذوالزائد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جنکا ذکر ادرہ ہو چکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذوالاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ انکو ابو الزائد کہتے ہیں کینت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالشمالین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر بن عبد عمرو بن فضل بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن انصاری ہے۔ بھائی ہیں خزاعہ کے اور اور لوگوں نے انکی مخالفت کی جو اور کہا جو کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن عمرو بن یوسی بن ملک بن انصاری جو حلیف تھے نبی کریم ﷺ کے بعض لوگوں نے ملک بن انصاری کی اولاد سے قرار دیا جو وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے انکو اُسامہ حبشی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا جو کہ انکا نام ذوالشمالین ابن عبد عمرو بن فضل بن غبشان ہے۔ اور یہی نے کہا جو کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالین بن نہیں ہیں جنکا ذکر نازکی سو میں ہوا کہ ذوالشمالین غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور نازک سو میں حضرت ابوہریرہ بھی شریک تھے جنکا اسلام بدر کے اسی سال بعد ہوا اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالظہیر (رضی اللہ عنہ)

انکا خوب بن ظہر ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ظہیر بضم ظا جو اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگوں نے انکے والد ظہر کے سرطا کہا جو مگر فتح صحیح ہے۔ انکے پاس اور ذوالکلج کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر بن عبد اللہ کو بھیجا تھا انکا سو وحشی سے لڑنے میں یہ مدد دین یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ ذوالظہیر جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ مشرکین میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو مگر ابو عمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انکے صحابی ہونے کی تائید کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔



(سیدنا) ذو عمرو (رضی اللہ عنہ)

یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہیں ذوالکلاع کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں کے ساتھ جریر بن عبد اللہ بجلي بھی تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دونوں کے پاس اسود عسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا جو کہ یہ جریر بھی اُنکے ہمراہ مسلمان ہو سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور وہ قاصد جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس بھیجا تھا جریر بن عبد اللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب یہ لوگ اُتنا سے راہ میں تھے تو ذو عمرو نے جریر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی مجھے انکی وفات کا حال معلوم ہو گیا ہے جریر کہتے تھے کہ اُسی حال میں ہکو کچھ سوار دکھائی دیے میں نے اسے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابوبکر خلیفہ بنائے گئے ہیں ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہوا اور ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تمھاری یہ حالت رہیگی کہ جب ایک سردار تمھارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنا لو اور جب تلوار پر نوبت پہنچ جائیگی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ گے جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی خوش ہو گے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی غضبناک ہو گے پھر ذوالکلاع اور ذو عمرو دونوں نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا سلام کہدینا اور اب ہم پھر آئیں گے یہ کہکے دونوں لوٹ گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالقرنہ (رضی اللہ عنہ)

جنی۔ اور بعض لوگ انکو طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہیں۔ انکا نام یعیش جو ہمیں ابویاسر بن ابی جہل نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے ذی غرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا وہ اکثر سفر میں رہتا تھا اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ کبھی نماز کا وقت ہمیں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں آجاتا جو تو کیا ہم اس مقام میں نماز پڑھ لیں آپ نے فرمایا نہیں پھر اُس نے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا ان پھر اُس نے پوچھا کہ کیا ہم بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیں آپ نے فرمایا نہیں پھر اُس نے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت

۱۵ حقیقہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں اُنکے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہیں جاتا ۱۲

لکھا ہے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو عباد بن عوام نے تباہ بن اوطاة سے انھوں نے  
عبداللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے اسید بن خفصہ سے یا برا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔  
ابو نعیم نے کہا جو بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت براء کے چہرہ میں پید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اسوجہ سے  
لوگ انکو ذوالغفرہ کہتے تھے۔ اور ابن ماکولانے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغفرہ  
کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکے چہرہ میں پید داغ تھا مگر میرے نزدیک اسمین کلام ہے کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے اور  
نہ ہلالی اور نہ جہنی۔ اور اس حدیث کو محمد بن عثمان بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ  
سے انھوں نے عیش جہنی سے جو کا مشہور نام ذوالغفرہ تھا روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں  
کے باندھنے کے مقامات میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انھوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔ اور اس حدیث کو  
اعمش نے عبد اللہ بن عبید اللہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت  
کیا ہے۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالغفرہ (رضی اللہ عنہ)

ہمام الکاحصین بن یزید بن شداد بن قثاٹ بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن عبد  
من جلد بن مالک بن اودود حارثی جنگلوگ ذوالغفرہ کہتے ہیں بوجہ ایک گلے کے جو انکے حلق میں تھی انکی بات صاف سمجھ میں  
نہ آتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفدین کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

چین کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر ابن کلبی نے انکا وفدین کے آنا نہیں بیان کیا انھوں نے صرف  
اسقدر لکھا ہے کہ یہ سورس تک بنی حارث کے سردار رہے۔ یحییٰ بن سعید کی اولاد میں انھیں کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی  
گلے میں گلی) پیدا ہو گیا تھا بان ابن کلبی نے انکے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہے وہ غفریب اپنے مقام میں ذکر کیا گیا  
(سیدنا) ذوقرناٹ (رضی اللہ عنہ)

انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ انس بن مالک بن مسرہ بن حلیس نے کچھ مقطوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ  
ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالکلالع (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اسمیعی بن ناکورہ اور بعض لوگ کہتے ہیں الیع اور بعض لوگ کہتے ہیں سمیع۔ یہ جہزی ہیں کینت انکی ابو شریحیل  
ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شریحیل۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔ ابن ابی عمیر نے

عقب بن علقمہ سے انھوں نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔ یہ اپنی قوم میں رئیس تھے انکی اطاعت کی جاتی تھی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود غسانی کے قتل میں مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبد اللہ بکلی کو اور بقول بعض جابر بن عبد اللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول یہودی عمرو کے نام میں یہ قصہ گزر چکا ہے۔ پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہیں مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انھیں نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ انکے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوئے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو جب یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے حق میں فرمایا ہے کہ انکو باغی گروہ قتل کر لگا (اور عمار حضرت علی کی طرف تھے) تو انھوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہیں تو ان لوگوں نے انکو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آجائینگے اور وہ ہماری طرف سے لڑینگے۔ پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور انکے بعد عمار شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور انکے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگوں کو لیکر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اسوجہ سے اختلاف کیا تھا کہ انکے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے میں ذوالکلاع کو صحابی نہیں جانتا پس وہ حضرت کی حیات میں اسلام لاپچکے تھے اور آپ کے قبیع تھے۔ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں سوا اسکے جو عمرو سے اور عوف ابن مالک سے انھوں نے روایت کی ہے۔ جب ذوالکلاع مقتول ہوئے تو انکے بیٹے شرجیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش انکی اشعث نے کہا میں خوف کرتا ہوں کہ امیر المومنین مجھے بدگمان ہو جائینگے لہذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب میں ہیں حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت علی کے لشکر میں سعید بن قیس کے پاس جانیکی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دیدی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے انکو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائیں چنانچہ یہ لے آئے۔ ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرث بن جابر نے ابو مسرہ یعنی عمرو بن شرجیل ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب میں دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے باغ کی روش پر کھڑے تھے میں نے کہا کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے تھے ان لوگوں نے کہا ہاں مگر ہم نے اللہ کو

بہت وسیع المغفرت پایا میں پوچھا کہ اہل نہروان یعنی خوارج کا کیا حال ہے تو مجھے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہیں ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلاموں کے) آزاد کیے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دس ہزار۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذواللحیہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی - نام انکا شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ صحابی ہیں۔ ہمیں عبد الوہاب بن بہتہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبیدہ یعنی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انھوں نے ذواللحیہ کلابی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس حدیث میں عمل کر رہے ہیں کہ نئی باتیں ہو کر تھیں یا اس حالت میں کہ تمام باتیں (روز ازل میں) لکھی جا چکی ہیں آپ نے فرمایا اس حالت میں کہ لکھی جا چکی ہیں انھوں نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کریں آپ نے فرمایا عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہو جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذواللسانین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام مولہ بن کنیف ہے۔ بسبب فصیح ہونے کے انکو ذواللسانین کہتے تھے (ذواللسانین کے معنی دو زبان والے) یہ عبدان کا قول ہے انکا تذکرہ ہم کی روایت میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذومجر (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو ذومجر کہتے ہیں۔ اوزابی کے نزدیک انکا نام مخر ہے۔ بھتیجے ہیں نجاشی شاہ حبش کے۔ انکا شمار اہل شام میں ہو رہی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ان سے ابو جی موزن نے اور جبر بن نفیر نے اور عباس بن عبد الرحمن نے اور ابوالزہرہ نے اور عمرو بن عبد اللہ خضرمی نے روایت کی ہے۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مرقابی سے انھوں نے ابو جی موزن سے انھوں نے ذی مخر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلہ حمیر میں تھا مگر اب اللہ نے اسکو قریش میں قائم کر دیا ہے۔ ذومخر ان لوگوں میں سے تھے جو حبش سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ بہتر آدمی تھے۔ ذومخر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شمار کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریر بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن صبح نے ذی حجر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلکاسا) وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھگی (یعنی بہت کچھ نہیں ہوئی) پھر اپنے بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان کی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی آپ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اسکے اپنے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپ کو نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذومران (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر ہمدانی ہو۔ مجالہ نے شعبی سے انھوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کو اور قبیلہ ہمدان کے اُن لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے خط لکھا تھا جسکی ابتدا اسلام علیکم سے تھی پھر انھوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو اور سب لوگوں نے انکا ذکر عین کی ردیف میں لکھا ہو۔

(سیدنا) ذومناحب (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بہتر آدمی حبش کے آئے تھے منجملہ اُنکے ذومخیر اور ذومہدم اور ذومناحب اور ذوجن بھی تھے حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی۔ انکا شمار اہل حبش میں ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور انھوں نے انکا نام مناحب لکھا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہو اور انھوں نے منادح لکھا ہو یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومناوح (رضی اللہ عنہ)

حبش سے جو بہتر آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومناوح بھی تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابن مندہ نے انکا نام ذومناحب لکھا ہو یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومہدم (رضی اللہ عنہ)

اوپر بیان ہو چکا ہو کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومخیر اور ذوجن وغیرہم بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے کہا

علیٰ عہد ذی القرنین کانت سیوفنا صوادم یفلقن الحیدر المذکر وہو داہر اسید الناس کلہم  
ترجمہ ذوالقرنین کے زمانے میں ہماری تلواریں پشیر تھیں کہ سخت لوبہ کو کاٹنے والی تھیں یہ وہ ہمارے وہاں تھے یہ سب لوگوں کے روا ہے



وفی زمن الاحقاف عز و مقبرا فمن كان يعنى عن ابيه فانما وجدنا ابانا العذلى المذكرا  
یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

### (سیدنا) ذوالیہدین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام خر باق تھا قبیلہ بنی سلیم سے تھے ناحیہ مدینہ میں مقام ذی حبش میں رہتے تھے یہ ذوالشمالین نہیں ہیں ذوالشمالین  
خر اعی تھے بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوئے تھے معنی انکا ذکر لکھا جو اور ذوالیہدین زندہ رہے یہاں تک  
کہ اُن سے متاخرین تابعین نے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ اسوقت موجود تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز  
میں سہو ہو گیا تھا اور ذوالیہدین نے عرض کیا تھا کہ نماز میں قصہ ہو گیا یا آپ بھول گئے حضرت ابو ہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے  
کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم اس حالت میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیہدین نے آپ سے  
عرض کیا الی آخر الحدیث اور حضرت ابو ہریرہ خیر کے سال بدر کے بہت دنوں بعد اسلام لائے ذوالشمالین اسوقت  
نہ تھے زہری باوجود عالم مخازی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ذوالشمالین ہیں جو بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ  
ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہو بدر کے بعد تو تمام امر مضبوط ہو گئے تھے۔ ہمیں ابو یاسر عبد الوہاب بن حبیب اللہ نے  
اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے  
ہمیں معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور  
مطیر اسوقت موجود تھے انکے بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تم نے مجھے بیان کیا تھا کہ ذوالیہدین  
نے تلوذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تم سے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد  
آپ نے نماز کو ختم دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز میں قصر ہو گیا مگر ابو بکر و عمر آپ کے ہمراہ رہے اور ذوالیہدین  
آپ کے پاس پہنچے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہیں حضرت نے فرمایا نہ نماز میں  
قصر ہوا اور نہ میں بھولا ہوں بعد اسکے آپ ابو بکر و عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ذوالیہدین کیا کہتے ہیں ان دونوں نے  
کہا کہ یا رسول اللہ سچ کہتے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوئے پھر آپ نے دو رکعت  
نماز اور پڑھی بعد اسکے سجدہ سو کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیہدین وہ ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر میں مقتول  
ہوئے اور زمانہ احقاف میں صاحب عزت و فخر تھے جو شخص اپنے باپ ادا کو چھاپا (وہ چھاپا) کہنے تو اپنے باپ کے ساتھ ہیں اور بہادر پایا ۱۲  
حالت میں زندہ اسلام کے بانی بن کر چکا ہے وہ سو کافی شین نماز کا اعادہ کرنا چاہتے یہ حدیث شریفہ اسلام کی جو آخرین نسخہ ہو گئی تھی ۱۱

ہو گئے تھے کیونکہ مطہر بہت بعد میں اسلام لائے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ انکا تذکرہ تیسویں صفحہ پر۔

(سیدنا) فویرن (رضی اللہ عنہ)

نام انکا مالک بن مرارہ۔ ہاوی۔ انکو زرعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا بادشاہان خمیر کا خط لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال اور نعمان اور بعض لوگ کہتے ہیں یمن میں اور بعد ان کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگوں نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی یمن کے ہمارے یہ تحریر لکھے بھیجی تھی اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہوا ما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفل من ارض الروم طعینا بالمدینۃ فبلغ ما رسلتم و خبرنا قبلکم و انبانا باسلامکم و قتلکم المشکین و ان اللہ عز و جل قد ہدکم بہدایتہ ان صلحتم و اطعتم اللہ و رسولہ و اقمتم الصلوۃ و اقیتم الزکوۃ و اعطیتم من المغنم حسن اللہ تعالیٰ و سہم نبیہ و صفیہ و ذکر القصة بطولہا فی الزکوۃ و غیرہا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور اسکو عبدان سے نقل کیا ہو۔

(سمیٹا) قوواب (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو الفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی بن حسن (بصری) نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گذر ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ درحمتہ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومنغفرۃ ورضوانہ حضرت انس کہتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہیں کرتے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہیں ہو سلام تو کئی درجہ ثواب لیکر لوں گا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوقلہ یامانی۔ حافظ ابو ذر یا ابن مندہ نے انکا تذکرہ اگے دادا ابو عبد اللہ پراسد راک کرنے کے لیے کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ہر بہ بن خالد سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ثابت سے انھوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں سے کچھ لوگ آئے جنہیں ایک شخص ذولہ بن عوقلہ یامانی تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب لوگوں سے زیادہ خلق اور خلقت میں

۱۰ ترجمہ الماعین اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جسے سوا کوئی معبود نہیں بعد اُسکے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جسب ہم سرزمینِ روضہ کو دیکھتے تو اسے وہ بین برین میں بلا جو بیجا متھے بھجھا تھا وہ اور تمہارے یہاں کی خبریں اُسے ہمیں پہنچا تھیں اور تمہارے اسلام کی اور تمہارے کلمہ کی خبریں بھی ہمیں پہنچا تھیں اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت سے تمہیں ابد کھائی بشرطیکہ تم نیکو کاری کرو اور اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دینے لگو اور شہادتین سے پانچواں حمد اللہ کا اور اُسکے رکنِ پیدہ نبی کا دیتے رہو پھر اپنے مفصل حال زکوٰۃ کا تحریر فرمایا ۱۱

ا کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذولہ بین اور مجھے اسپر کچھ فخر نہیں ذولہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد سب سے افضل  
ا کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذولہ آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے نہیں گھیرا اور نہ عورتوں نے جنا  
کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابوبکر صدیق کے ذولہ نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا عمر بن خطاب  
ذولہ نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا عثمان بن عفان ذولہ نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انھوں نے  
ایک حدیث طویلہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت میں بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت میں ان کے لیے  
کیسے مدارس ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسلمی - بھائی بن اسماء کے - انکا ذکر خراش کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔  
(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلہ - اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن  
حبیب بن عجلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبد اللہ بن قیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن عمرو بن ربیعہ  
لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کبھی تھے ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلیب نے کہا ہے کہ یہ ذویب بن عجلہ  
اور انھوں نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہے کہ اُن کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور رہتے تھے حضرت  
انھیں کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انھیں حکم دیتے تھے کہ جب انھیں سے کوئی قبل اپنے مقام میں  
پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اسکو قربانی کر دیں اور لوگوں کو اسکا گوشت دیدیں۔ یہ بن ابی الفرج بن محمود بن سعد صفہانی  
نے اور ابویاسر بن ابی جہد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوغسان سمعی نے بیان کیا وہ  
کہتے تھے ہمیں عبد اللہ اعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے سعید نے قتادہ سے انھوں نے سنان بن سلمہ سے انھوں نے ابن  
عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے ذویب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ  
قربانی کے جانور (مکہ) بھیجا کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ اگر انھیں سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہنچنے کے ہلاک  
ہونے لگے تو تم اسکو قربانی کر دو اور اُس کے نعل کو اُس کے خون میں سرخ کر دو اور اُس کے منہ پر بھی اسکا نشان کر دو اور خود  
اسمیں سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمھارے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
تھے مقام قدیمین رہتے تھے مدینہ میں بھی انکا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے  
کہا ہے کہ ذویب قبیصہ کے والد صحابی ہیں اور انھوں نے روایت بھی کی ہے۔ اور ابو حاتم رازی نے ذویب بن حبیب کو

ذویب بن حلقہ کے علاوہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افضی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے اسلام ابن افضی کے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور ان کے پاس رہتے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی جو اُس کے بعد انھوں نے کہا ہو کہ ذویب بن حلقہ بن عمرو خزاعی بنی قریظہ سے ایک شخص ہیں فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ قبیلہ بن ذویب کے والد ہیں ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے جس شخص نے ان ذویب کو دو آدمی بنا دیا ہو وہ غلطی پہ جو حق وہی ہو جو سہنے ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا انکا بھی تذکرہ اس کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا۔

### (سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن شعث غنیری۔ کنیت انکی ابو یحییٰ۔ بصرہ میں رہتے تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ ان کے نام میں نون ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکا نام ذویب بن شعث ہے ساتھ ہو انکا مشہور نام کلاح ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھوں نے کہا کہ کلاح آپ نے فرمایا کہ تمھارا نام ذویب ہو ان کے گیسو دراز تھے۔ بیٹے ہیں شعث بن قریظہ بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن ثیمم بن غنیرہ انکی اولاد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ ان سے ان کے بیٹے ریح لے کر آئے کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایک غلام اولاد اسمعیل میں سے چاہتی ہوں ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فی ایگی چنانچہ جب قبیلہ عنبر کی فی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار غلام صبیح اور یلیح لے لو اور ان میں سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس بیٹے ریح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رجب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے ذیب کو لے لیا بعد اُس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

### (سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن کلیب بن ربیع خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو اہل یمن میں سے اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا اسود عسی نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال دیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی نہ کیا انکو نہ ہونچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیعہ بن ایراہیم غلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لعیع سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ

میں یہ نہیں جانتا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا نہ ایک مرسل حدیث میں انکے اسلام کا ذکر کیا گیا ہو اور اس آئندہ پیش کا جسمین اللہ نے انکو مبتلا فرمایا تھا۔ اسکو ابن ابیہ نے روایت کیا ہے۔

## حرف الراء - باب الرابع مع الف

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش - انکو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحاق بن مزیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا شمار اہل شام میں ہوا انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عین ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی ہے کہ کہتے تھے مجھے میرے والد سے محمد بن بکیر سے انھوں نے سعید بن ابی غزوہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے مسلم بن یسار سے انھوں نے ابوالاشعث صنعانی سے انھوں نے راشد بن حبش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس انکی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) پوچھا کہ تم بتاتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہیں سب لوگوں نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تمکینہ لگا کے بٹھا دو لوگوں نے انکو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صورت میں تو میری امت میں شہدا بہت کم ہو جائیں گے (سنو) قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہو اور طاعون بھی شہادت ہو اور غرق بھی شہادت ہو اور پیٹ کا مرض بھی شہادت ہو اور نقاس بھی شہادت ہو اسکا بچہ اُسے جنت میں لجا ئیگا اور اس حدیث میں ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جل جانا بھی شہادت ہو اور مرض سل بھی شہادت ہو۔ اس حدیث کو شبیان بن عبد الرحمن نے قتادہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ تابعی ہیں شامی ہیں۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد ربیع سلمی - کنیت انکی ابو ابلہ - مسلم بن حجاج نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے انکا نام پہلے ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھوں نے کہا غادی بن ظالم حضرت نے فرمایا نہیں تم راشد بن عبد اللہ ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس بت کے خادم تھے جسکا نام سولع تھا۔ اسے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے وہ بت جسکا نام سولع تھا



معلّٰۃ میں تھا اور انھوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنیکا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا بتی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام راشد رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور بتوں کی طرٹ اشارہ فرمایا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے یہ اشعار کہے ۵

قالت ہلم الی الحدیث فقلت لا      یا بی علیک اللہ والاسلام      لو ما شهدت محمد اذ قبیلہ  
بالفتح حین تکسر الاصنام      لرایت نور اللہ اضحی ساطعا      والشکر لغشی وجہ الاظلام  
انکا تذکرہ یتون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عمرو - بنی غیلان بن عمرو بن دعی بن ایاد سے ہیں ایادی ہیں - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے انکا نام قرصاب تھا حضرت نے انکا نام راشد رکھا - یہ کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء خزاعی - انکا نسب انکے والد کے ذکر میں گزر چکا ہو - بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ اور انکے بھائی عبد اللہ اور عبد الرحمن اور سلمہ سب صحابی ہیں - ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن معق یوت کو اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جن میں بن صمہ اور حرام بن لھان اور عروہ بن اسامہ بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انھوں نے انکے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکے نام میں تصحیف کر دی ہے صحیح نام انکا نافع ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہوا بن رواحہ نے انھیں کے متعلق ایک شعر کہا ہے ۵

رحم اللہ نافع بن بدیل      رحمۃ المتبعی ثواب الجہاد

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے - حق اس میں ابو نعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اس میں وہم ہو گیا ہے -

۱۵ ترجمہ میری مشوقہ نے کہا کہ اوباشین کرین میں نے کہا نہیں اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں اگر تو محمد کو اور انکے اصحاب کو دیکھتی ہے فتح مکہ میں جب انھوں نے بتوں کو توڑا تو یقیناً تو خدا کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی ہو اور شرک کو دیکھتی کہ اسکے چہرہ کو تاریکیاں چھپا گئے ہو۔

۱۶ ترجمہ - اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلبگار پر ہوتی ہو ۱۲۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

مولا بن بدیل بن ورقاء خزاعی کے صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ میں داخل ہوئے تو وہ بہت بدیل بن ورقاء خزاعی اور ان کے ایک غلام کے گھر میں جھکا نام رافع تھا پناہ گزین ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر سلمی۔ اس کے بیٹے بشیر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو یہ ان خشر کی طرف ہانک لی جائیگی وہ آگ وہاں مضطرب ہوگی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور ان کے شہر کا کہ غلام تھے ہر شخص نے انکو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوا ایک آدمی کے پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس سے سفارش کرانے کے لیے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا اور اپنے اٹو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ان رافع کی کنیت ابو الہی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھوہارے کھائے تھے۔ انکا شمار اہل عصر میں ہے۔ بکر بن سواد نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یثربہ بات رافع بن ثابت سے سنی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض متأخرین سے اس میں وہم ہو گیا جو صحیح نام انکا رافع بن ثابت ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بن انصاری بن ہدیری ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انکو لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ بدر میں شہید تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الجعد۔ سالم بن ابی الجعد اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور لوگوں نے

انکو کینت کے باب میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادثی تھے انکا تذکرہ اسلم کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی۔ نے اس کے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انھوں نے وراثت پائی انکو زہری وغیرہ نے شریک بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارث بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری موسیٰ حارثی۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج ابن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انھوں نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھادیا ہے واللہ اعلم۔ کینت انکی ابو عبد اللہ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خدیج۔ انکی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں انھوں نے بدر میں جانے کے لیے اپنے آپکو پیش کیا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن ہونے کے سبب سے انکو واپس کر دیا تھا اور غزوہ احد کے دن اجازت دیدی تھی پس یہ احد میں اور خندق میں اور اکثر مشاہد میں شریک ہوئے احد کے دن ایک تیر اُنکے چہرہ گردن میں لگ گیا تھا انھوں نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اُسکی رہ گئی وہ تمام عمر میں نکلی اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ انکا زخم عبداللہ بن جراح نے زانے میں کھل گیا پس سترہ میں بعمر ۶۰ سال انکی وفات ہو گئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے انسے منجلہ صحابہ کے ابن عمر اور محمود بن لبید سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجلہ تابعین کے مجاہد اور عطاء اور شعبی اور انکے پوتے عباس بن رافع ابن رافع اور عمرہ بنت عبد الرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ عین احمد بن عثمان بن ابی علی بن جندی نے خبر دی وہ کہتے تھے عین ابو القاسم اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نے خبر دی وہ کہتے تھے عین ابو مسلم محمد بن علی بن ہریرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے عین مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے عین

لہ حادثی حداد پڑھنے والے کہتے ہیں۔ حالت سفر میں اونھوں کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشما شتریان بڑھا کر۔ تھے اسکو صاع کہتے ہیں ۱۲

ابو علی حسین بن عیسیٰ بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن نمیر اور علی بن عبید نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے  
 حاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے محمود بن سعید سے انھوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے  
 میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اس میں زیادہ  
 ثواب ہو اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہنادی  
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عیاش نے ابو حصین سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے رافع بن خدیج سے روایت  
 کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب  
 ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اسکی کچھ پیداوار کے عوض میں یا روپیہ کے عوض میں کسی دوسرے کو  
 دیدیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دیدے یا خود اسکی  
 زراعت کرے۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے چچا سے  
 اسکی روایت کرتے ہیں اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں۔ جب  
 انکی وفات ہوئی تو حضرت ابن عباسؓ ان کے جنازے میں گئے لوگوں نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عباسؓ نے  
 فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو۔ انکی اولاد مدینہ اور بغداد میں تھی زرد خضاب لگایا  
 کرتے تھے اور سوچوں کو منڈاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا  
 صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے میں اسے مروی ہے اسکی اسناد میں غلطی ہے واللہ اعلم۔  
 ہمیں عبد الوہاب بن حبیب اللہ بن عبد الوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے  
 والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عکرمہ یعنی ابن عامر نے بیان کیا وہ  
 کہتے تھے مجھے طارق بن عبد الرحمن قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصاری میں گئے اور کہا کہ  
 ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرمادی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے  
 کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویثیوں کو کھلا دیں  
 اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سو اسکے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور اپنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا  
 کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعور اور ابن عبد الاشمل انصاری ابوی اشمل ابن اسحاق نے اور واقدی نے اور ابو معشر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ بنی زعور امین سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہاں سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبد الاشمل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدر میں سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب میں محمد بن اسحاق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہے۔ انکا ذکر رافع بن یزید کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابن شامین نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں بکر بن احمد شعرائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص میں خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد انصاری نے محمد بن زیاد البغافہ اور عبد الرحمن بن جبیر بن زہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی گئیت انکی ابو الحسن ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غلام بن سعد کے۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہیں ابو موسیٰ نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں جافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابو حمزہ نے عبد الکریم بن ابی الخارق سے انھوں نے مسور بن مخرمہ سے انھوں نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پروسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان میں تمکو چار ہزار میں دید ونگا حالانکہ اسکے چھ ہزار محکمو ملتے ہیں کیونکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پروسی اپنے پروس کے مکان کا زیادہ مقدار ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ میں رافع غلام سعد کو نہیں جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہو جو ہیں بہت سندوں سے سفیان بن عیینہ سے پہونچی ہو کہ انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انھوں نے عمر بن شریب سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ میں اُنکے ہمراہ چلا پس ابو رافع آئے اور انھوں نے مسور سے کہا کہ تم



انکو یعنی سعد کہ گویں کہ مجھ سے میرا گھر جو انکے احاطہ کے اندر ہو مول لے لیں اور میں چار سو دینار سے زیادہ ان سے  
نلوں گا یا انھوں نے کہا کہ کیشٹ لوں گا یا کہا کہ بدعات لوں گا اور ارفع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم میں اس مکان کو پانچ سو دینار  
فقد میں بھی نہ بیچتا اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پر وہی اپنے پر وں والے مکان  
کا زیادہ حق دار ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان - کینت انکی ابو الحکم - انصاری بن اوسی بن - عبد الحمید بن جعفر بن عبد الحکم بن - رافع بن سنان کے جد امجد  
ہیں۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے  
ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے والد  
سے انھوں نے اُنکے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انکی بی بی نے اسلام سے  
انکار کیا اور اُس نے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہذا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی  
کہ یا رسول اللہ یہ میری بیٹی جو اسکا دودھ چھوٹ چکا ہو اور رافع نے کہا یا رسول اللہ یہ میری بیٹی ہو (مجھے ملنی چاہیے)  
پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور  
لڑکی کو اپنے دونوں کے درمیان میں بیٹھ لیا پھر اپنے فرمایا کہ تم دونوں اسکو بلاؤ چنانچہ دونوں نے اسکو بلایا لڑکی مان کیطرت  
بھکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسکو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی رافع نے اسکو لیا  
اس حدیث کو ثوبی نے اور حماد بن زید نے اور یزید بن زریع نے اور ابو عاصم نے اسی طرح روایت کیا ہے اور علی  
ابن عراب نے اور عیسیٰ بن یونس نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے میرا  
اور نیز اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ابو الحکم اسلام لائے تھے اور اس حدیث کو عثمان بنی نے عبد الحمید بن جعفر سے  
انھوں نے اپنے دادا غوط سے روایت کیا ہے وہ کہتا کہ جو چکا ہو وہم ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشل بن رافع بن عیسیٰ بن زید بن ابیہ بن انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔ قواقلہ کہتے ہیں غنم بن عوف  
ابن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم کو قواقلہ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ بدر میں شریک تھے اور  
احدا اور اُس کے بعد کے مشاہدین انکا شریک ہونا متفق علیہ ہو جنگ یامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

## (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہوسی - احدین شریک تھے۔ یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن ہبل حمرا الاسد کی طرف گئے تھے یہ دونوں زخمی ہو گئے تھے اور انکے پاس سوار سی بھی نہ تھی۔ غزوہ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابو عمر کا قول تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو ابن زید کہتے ہیں اور انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے شرکاءے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نضیر کی شلخ بنی عبد الاشمل سے رافع بن ہبل کا نام بھی لکھا ہے جنکو بعض لوگ رافع بن زید کہتے ہیں اور انھوں نے عروہ سے شرکاءے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعور ابن عبد الاشمل سے رافع بن زید کا نام نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر یا خضیر - اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو مگر یہ صحیح نہیں ہو صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن خضیر نام کا کوئی شخص نہیں ہوا ان صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے انکا تذکرہ انکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جسکی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اسکو عبداللہ بن جعفر بن محمد بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن خضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اور انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے گرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اسکو تم خود بولو یا اسے چھوڑو ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن ہونے کے باعث سے نہیں لیا تو رافع ابن ظہیر بن رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیرا اندازہ ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی کہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں واللہ اعلم۔

## (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محمد اور بعض لوگ انکو ابن محمد کہتے ہیں ابن جزمی بن حارث بن نعیم بن طہیل بن شمرہ بن نکر بن جزمی بن کنانہ کنانی ضمری - یہ بھائی ہیں عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفانہ سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی قبیلہ کے خاندان ہیں

جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طہرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد براز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے جسے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے درختوں پر ڈھیلے پھیکا کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ یہاں ایک لڑکا جو وہ چھو بارے کے درختوں پر ڈھیلے پھیکا کرتا تھا پس لوگ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے آپ نے فرمایا کہ اسے لڑکے تو درختوں پر ڈھیلے کیوں پھیکتا ہو میں نے کہا چھو بارے کھانے کے لیے آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ پھیکا کرو درخت کے نیچے جو گرے ہوں اُنکو کھالیا کرو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکا پیٹ بھر دے۔ اسے عبد اللہ بن صامت نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن اُنکے حلقوم کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا جو الی آخر ایسی

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال مزنی۔ یہ اور انکے بھائی عائد بن عمرو مزنی دونوں صحابی ہیں دونوں بصرہ میں رہتے تھے۔ رافع سے عمرو بن سلیم مزنی نے اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہو۔ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا جو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا جو کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی اسے عمرو بن سلیم نے اور ہلال بن عامر نے روایت کی جو انکا شمار اہل بصرہ میں ہو۔ ہلال بن عامر کو فی نے رافع بن عمرو سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا جبکہ دن چڑھ گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے میں نے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور میں نے کوئی چیز نہ ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کی جوتی اور پیر کے درمیان میں رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ (کیا) رافع (تم ہو) اب تک مجھے اپنے ہاتھ میں آپ کے پیر دن کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہو (یعنی وہ کیفیت اب تک میرے پیش نظر ہو) ہمیں ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یہی قطان نے مشعل یعنی ابن عمر اسیدی سے انھوں نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں اس وقت میں بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں اس حدیث کو ابن ہمدی اور عبد الصمد نے شمع ل سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر عبد الصمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - انکا شمار اہل شام میں ہے۔ ابراہیم بن عیلہ نے ابو الزاہری یعنی جدیر بن کعب سے انھوں نے رافع بن عمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین میں ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جسکا حکم انھیں دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ نے انہیں بھیجی کہ اسے داؤد تنے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد نے کہا ان امیر سے پروردگار تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اس قصہ میں جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اس کے انھوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قتات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تھائی اسکی گر گئیں انھوں نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ امیر سے پروردگار یہ کیوں اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمہارے ہاتھ سے خون بہت ہوئے میں حضرت داؤد نے کہا کہ امیر سے پروردگار کیا وہ خون تیری محبت میں اور تیری مرضی کے موافق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہیں اور مجھے انہیں بھی رحم آتا ہے پس یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گزری پس اللہ نے انہیں بھیجی کہ تم رنجیدہ نہ ہو میں اس گھر کی عمارت تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کرونگا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اسکی عمارت تمام ہو گئی تو انھوں نے قربانیان کین اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے انہیں بھیجی کہ میں تمہاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہوں پس اب تم مجھے (جہاں ہو) انگو میں تمھیں دوں گا سلیمان علیہ السلام نے کہا میں مجھے تین باتیں مانگتا ہوں ایسا حکم (مجھے سکھاؤ) جو تیرے حکم کے موافق ہو اگرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو ملے اور شخص اس گھر میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے دہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے امدن تھا جبکہ اسکی مان نے اسکو جتنا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتیں تو انکو دیدی گئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تیسری بات بھی انکی منظور ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - اور بعض لوگ انکو رافع بن عمر بھی کہتے ہیں یہ رافع بیٹے ہیں ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے انکا نسب بیان

کیا ہو اور کہا کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو - عمرو کا نام حدر جان بن مخضب بن حرز بن لبید بن سین بن معاویہ بن جریول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طوطانی سنسی - کینت انکی ابو الحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو انکے راہبر ہی تھے خشکی میں انکو پانچ دن میں یہ مسافت قطع کرا دی تھی انھیں کے حق میں یہ اشعار کے تھے اشعار

لہ در رافع انی استدی فوز من قرا قرالی السری

خما اذا ما صار بالبحیش بکی ما سار من قبلہ انس یری

قبیلہ طو کے لوگوں نے کہا ہے کہ یہی ہیں بنٹ بھڑیے نے گفتگو کی تھی - یہ زمانہ جاہلیت میں ٹھگ تھے پھر پیسے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحاق نے کہا کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلہ طو کے لوگوں کا قول ہے کہ یہی ہیں جنسے بھڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریاں چرا رہے تھے بھڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت کی رافع نے اُسکے متعلق یہ اشعار کے تھے اشعار

رعیث الضان احمیسا بکلبی من اللست انھی وکل ذئب ولما ان سمعت الذئب نادی

یشرنی باحمد من قریب سعیت الیدت شمزت ثوبی علی الساقین قاصدہ الرکیب

فالفیت اللبے یقول قولا صد و ما لیس بالقول الکذوب فبشرنی بقول الحق

تینت الشریعۃ للنبیب والبصرۃ الضیاء یضئ حولی امامی ان سمیت و من جنوبی

یہ رافع غزوہ ذات السلاسل میں شریک تھے اور اسمین حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے اور انکا قصہ مشہور ہے

مسلمہ میں حضرت عمر بن خطاب پہلے انکی وفات ہوئی - اسے طارق بن شہاب نے اور شعبی نے روایت کی ہوا لکاتہ کروتینون لکھا

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عسقرہ - ابو موسی نے کہا کہ ابو جند اللہ یعنی ابن مندہ کے انکا تذکرہ تاریخ میں لکھا ہوا اور معرفۃ الصحابہ میں نہیں لکھا

ترجمہ اللہ رافع کو ثواب دے کہ انھوں نے کس طرح راہبری کی: ہزاروں سے سرائی تک لگنے پانچ دن میں کہ اگر اس راہ سے نکل جائے تو روٹنے

لگے ہاں سے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہیں گیا: ۱۲ ترجمہ میں اپنی بکریاں چرا سنا تھا کہ کے ذریعہ سے انکی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھڑیے سے

جب بھڑیے کو سنا کہ اُس نے آواز دی: اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں: پس میں آپ کے پاس

بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا: چہنبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں جو جھوٹی نہیں ہوتی مجھے

انھوں نے سچی بشارت دی: دیا ٹھگ کہ اس طلبکار پر شریعت حل لگی: اور چنے روٹنی کو اپنے گرد دیکھا اور جنب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پہلو میں ہوتی ہے: ۱۲



بنین کہتا ہوں شاید ابن مندہ نے انکا تذکرہ رافع بن عمنجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہو کیونکہ انھوں نے رافع بن عمنجرہ کے تذکرہ میں کہا ہو کہ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکا نام رافع بن عمنجرہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمنجرہ بعض لوگ انکو عمنجرہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اوسى بن بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس سے ہیں۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے۔ عمنجرہ انکی والدہ کا نام تھا یا بن ہشام اور ابن اسحاق کا قول ہو اور انکے والد کا نام عبد الحارث ہو اور ابو معشر نے کہا ہو کہ انکا نام عامر بن عمنجرہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں رافع بن عمنجرہ ابن اسحاق نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

عزیز بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ عبد الملک بن عیمر نے رافع قرظی سے جو بنی زبناع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور حضرت نے انھیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی کہ انکو کوئی شخص ضرر نہ پہنچائے سوا اسکے کہ یہ خود اپنے آپکو ضرر پہنچالین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عجلان بن عمرو بن و مر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن حشیم بن خزرج انصاری خزرجی زرقی کنیت انکی ابو مالک ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کنیت انکی ابو فاعہ ہو۔ سردار تھے عقبی ہیں یعنی بیعت عقبہ اولی و ثانیہ میں شریک تھے بدر میں بنی زریق کے سردار تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں انکو ذکر نہیں کیا ہاں انکے دونوں بیٹوں فاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہو لیکن وہ دونوں سزار نہ تھے اور عبد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا ہو کہ رافع بن مالک چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ میں بھی تھے اور ستر میں بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ چھ سرداروں میں سب کے سب قتل کر دیے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفرہ قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے

سے سلب یہ ہو کہ بن مرثدہ انصار بیعت کو آئے یہ ان سب میں تھے ۱۲

بیان کیا کہ رافع سب سے پہلے شخص ہیں جو سورہ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔ ان کے بیٹے رافع بن رافع نے روایت کی جو کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ لوگوں میں اہل بدر کا کیا مرتبہ ہو حضرت نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگوں میں ہیں جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کا مرتبہ ہم میں ہی) ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبیہ دہی بن ابی حازم سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ خزرج کے چہر انصار سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپ کے ہمراہ بیٹھے تو آپ نے انھیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور انہیں اسلام کو پیش کیا اور انھیں قرآن پڑھ کے سنایا اور انھیں نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگوں میں زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ میں لوٹ کر آئے تو انھوں نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انھیں اسلام کی ترغیب دی پس اسلام انہیں شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھر دن میں سے ایسا نہ تھا جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہوتا ہو یا شک کہ آئندہ سال موسم حج میں انصار میں سے بارہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقبہ میں (اسی کا نام عقبہ اولیٰ ہو) ملے اور انھوں نے آپ سے عورتوں کی ایسی بیعت کی واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہوا اسکے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اُس میں ستر انصار تھے ان سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی حضرت نے ان سب لوگوں سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدوں کو پورا کریں گے تو انھیں جنت ملے گی ان لوگوں کے سردار رافع بن مالک تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپ کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے جب سورہ طہ نازل ہوئی تو اسکو انھوں نے لکھا اور اسکو لیکر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھ کر سنایا یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ رافع غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ رافع غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ وہ غزوہ بدر میں نہ تھے اس میں شک نہیں کہ ابو عمر نے بواسطہ مغازی بکاٹی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ابن اسحاق نے انکا ذکر شرکاء سے بدر میں نہیں کیا اسکو یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو (یعنی بیٹے عورتوں سے جو اقرار لیے جاتے ہیں کہ شرک نکارتا کرنا وغیرہ وغیرہ) اسی قسم کے اقرار لے لیے گئے ۱۲

ابن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوہ بدر میں شریک تھے اور اُنکے علاوہ اور لوگوں کا بھی ذکر کیا ہوا تھا علم - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

### (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - رفاعہ بن رافع کے والد ہیں۔ کنیت انکی ابو مالک جو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابو حفص بن شامین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انھوں نے سعید بن عبد الحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ سرداروں میں بھی تھے اور ستر سرداروں میں سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفرہ بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں میں سے تھے اور اُن ستر آدمیوں میں سے بھی تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے غزوہ بدر میں شریک نہ تھے ہاں انکے دونوں بیٹے رفاعہ اور خلاہ شریک تھے۔ ابو جعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رافع بن مالک نے قی جنگی کنیت ابو مالک جو عقی تھے سزار تھے احد کے دن شہید ہوئے انے کوئی روایت محفوظ نہیں۔ تین کتابوں کہ ابو موسیٰ نے ابن ہندہ سے نقل کرنے کے لیے لکھا ہے رافع بن مالک ہی ہیں جبکہ ذکر اس سے پہلے ہوا میں نہیں جانا کہ ان میں سے کون کون شہید ہوئے ان میں سے کون کون شریک نہ تھے انھوں نے انکو دو سمجھ لیا ہے علما نے اس قسم کی باتوں میں بہت اختلاف کیا ہے بلکہ ایک ہی شخص کے بارے میں ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہیں منجملہ انکے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہے بعض راوی ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے نہیں نقل کیا اور جعفر بائین ابو موسیٰ نے اس تذکرہ میں لکھی ہیں کہ یہ چھ سرداروں میں ہیں اور بارہ سرداروں میں ہیں اور ستر سرداروں میں ہیں اور یہ کہ یہ زرقی ہیں اور نقیب ہیں یہ سب باتیں پہلے تذکرہ میں گذر چکیں اور یہ دونوں ایک ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں واللہ اعلم۔

### (سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لؤذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم ابن خنجر ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ لؤذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اسی دن شہید ہوئے انکو عمرہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ رافع بن معلی اور اُنکے بھائی ہلال بن معلی بدر میں شریک تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے اور عروہ نے شہدا سے بدر کے ناموں میں رافع بن معلی بن لؤذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خنجر سے لکھا ہے اور ابن شہاب زہری نے

شہد اسے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شلخ بنی زریق سے رافع بن معلیٰ کا نام لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انکا نام ابوسعید بن معلیٰ ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ فاحشہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابوسعید تمیم بن ابوسعید سے عبید بن جحین نے روایت کی جو ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابوسعید بن معلیٰ کا نام حارث بن نفع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔ اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شلخ بنی زریق رافع بن معلیٰ بدر میں شہید ہوئے تھے اسمیں اعتراض ہے کہ چونکہ بنی زریق خزرج کی شلخ ہے بالاتفاق اوس کی شلخ نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے انکی نسبت لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارث سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ بنی زریق بیٹے ہیں عبد حارث کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی جیب بن عبد حارث سے تو بہتہ ہو جائیگا کہ پہلے سب میں کہہ چکا تھا واللہ

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلیٰ کینت انکی ابوسعید۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام حارث ہے جسے انکا تذکرہ حاسے حمل کی ردیف میں کیا ہے جو اسے انکے بیٹے سعید اور عبید بن جحین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکے اور انکے ساتھیوں کے مشق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ان الذین لو لو انکم لوم اتقی الجحمان انا استر لم الشیطان الایہ انھوں نے اپنی سند سے ابو صلیح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمانؓ اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور رافع بن معلیٰ انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور شخص بن عامر نے ابوسعید بن معلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا حضرت نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تجھے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے استجبوا للرسول اذا حاکم لما یکلمکم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ کینت کے باب میں درج کیا ہے کہ نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام انکا حارث ہے وانشراہم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یکث بن عمرو بن جراح بن ربیع بن ریحہ بن ریشدان بن قیس بن جہینہ بنی حدید میں شریک تھے

اسلام تو جب تک نہیں جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے انکو شیطان نے ہٹا دیا تھا اس کے بعد حضرت اشاہ جو کلا میں ہیں صحابہ سے تھے انکی

انھوں نے انھیں لڑنے کی ہمت دیا ہے کہ انھوں نے رسول کی بات کی اور اسی بات کے لیے یوں مجھ میں بخاری زندگی ہے ۱۶

ابن جندب بن کثیف کے۔ حجاز میں رہتے تھے۔ بہن ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ خزرجی نے اپنی سے احمد بن علی بن شنی ہک خبر دی وہ کہتے تھے بہن معمر نے عثمان بن زفر سے انھوں نے رافع بن کثیف کے بیٹے سے انھوں نے رافع بن کثیف سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہو اور کج اخلاقی سبب نحوست ہو اس حدیث کو عبد الرزاق نے اور ابن مبارک نے اور ہشام بن یوسف نے اور عبد المجید بن ابی داؤد نے معمر سے انھوں نے عثمان بن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہو اور اسکو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن خالد بن رافع بن کثیف نے اپنے چچا ہلال بن رافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلہ عذیبہ سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن لیث بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ احد میں شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسکو عثمانی نے عدوی سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ثقفی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہو۔ ابو بکر بنی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے رافع سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہو پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔ اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید بن رافع سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن بن کرز بن زحر ابن عبد الاشمل انصاری اوسی ثم الاشلی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔ رافع بن زید کے بیان میں انکا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہو۔

## باب الراؤ والباء

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

اسود۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ رنگ انکا سیاہ تھا۔ کبھی کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درباری



یہی تھے جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ بنی ہاشم سے علاحدہ ہو کر بالاخانہ میں اقامت فرمائی تھی بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے انکا نام رباح تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

بنی حجاز کے غلام تھے۔ احمد بن شریک تھے۔ عروہ نے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ مدین انکو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہوں۔ جکا ذکر آگے آئے گا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بھی کہتے ہیں مگر ربیع زیادہ مشہور ہو ربیع بیٹے تھے صفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جرودہ بن اسید بن عمرو بن قیس۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ میں سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے انکے بیٹے کے بیٹے مرفع بن صفی بن رباح ذریت کی پہلی ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دن رحیم وہ خوشی کرتے ہیں (چ) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جاتا پس سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ عین ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن ابی جراحہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو الفتح عبد اللہ بن اسماعیل بن احمد بن ابی عیسیٰ الجلی الجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن محمد بن بابن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو محمد عبد اللہ بن حصین بن عبد الرحمن صابونی نے خبر حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے میں محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں عبد الرحمن ابن ابی الزناد نے اپنے والد ابو الزناد سے انھوں نے مرقع سے انھوں نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر میں خالد ابن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گدرا ایک عورت پر ہوا جسکو مقدمہ لشکر میں سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہو کر اُسے دیکھنے لگے اور اُس کے حسن سے تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ادھنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیون قتل کی گئی) بعد اسکے اپنے لوگوں کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید جا کر کہدے کہ عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابن عباس کے غلام کرب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھیں ہمارا ایک غلام تھا جسکا نام ربیع تھا اُس نے (ایک مرتبہ) سجدہ میں پھونکا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ او ربیع کہا تھیں معلوم نہیں کہ جس نے پھونکا اُس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حامد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھوں نے ابوصالح سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غلام سے جسکا نام ربیع تھا فرمایا تھا کہ او ربیع سجدہ میں اپنے چہرہ کو خاک آلود نہ رہنے دو (خاک کو صاف نہ کرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عینہ بن اذہر سے انھوں نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو عبدہ۔ انے انکے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہو۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اہل شام میں سے ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متأخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور انکی کوئی حدیث نہیں لکھی اور میں نے بعض نسخوں میں اس سے زیادہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عین حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر میں خبر دی وہ کہتے تھے عین محمد بن ابراہیم اناطلی نے خبر دی وہ کہتے تھے عین اور یس بن یونس بن راشد نے عبد الکرم بن مالک بن ریح سے انھوں نے عبدہ بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے ملنے کے لیے دربان مقرر کرے گا اسکے اور آگ کے درمیان میں حجاب نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قصیر بخاری۔ بنی قشیب کے خاندان سے ہیں۔ مصری ہیں۔ موسیٰ بن علی بن ربیع کے دادا ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے میں ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بن کے گئے تھے وہ انھیں کے یہاں مقام برکوت میں جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوئے تھے۔ موسیٰ بن علی بن ربیع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے یہاں کیا پیدا ہوا انھوں نے کہا کہ عنقریب ہونے چاہتا ہے یا لڑکا یا لڑکی

حضرت نے فرمایا (اچھا بتاؤ) وہ لکے مشابہ ہو گا انھوں نے کہا یا اپنی مان کے یا اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ایسا نہ کہو لفظ جب رحم میں قرار پاتا ہو تو اللہ تمام اُن لوگوں کی صورتیں جو اُس کے اور آدم کے درمیان میں ہیں حاضر کرو سچائی  
میں کیا تھے اس آیت کو نین پڑھانی اسی صورتہ اشارہ رکبک اور موسیٰ نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے داوا سے روکتا  
لی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہو جائیگا پس تم وہاں کے منافع حاصل کرنا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اور طبری نے کہا کہ یہ ربیع بیٹے بن عمرو بن معترف بن حجان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن قمر بن مالک  
بن نصر بن کنانہ کے قرشی ہیں نہ ہی بن بعض لوگوں کا قول ہے کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ ربیع صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام  
لائے۔ عبد الایمن بن عوف کے ساتھ تجارت میں شریک رہتے تھے۔ عبد اللہ بن ربیع فقیہ مشہور کے والد ہیں غنا و نصیب  
انکو حاصل تھی کسی مغیرہ بن عبد الرحمن کے ساتھ تھے انھوں نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبد الرحمن نے کہا کہ یہ کیا ہے  
ربیع نے کہا میں کچھ جانتا ہوں اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہیں اور راستہ کٹ جاتا ہے عبد الرحمن نے کہا اگر تم کو یہی منظور  
ہو تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انھوں نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔  
ضرار بن خطاب بنی محارب بن قمر بن معترف سے ایک شخص تھے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حصن بن خرشہ بن حبیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیع بن جریول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طو  
طائی اعلیٰ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا کہ قبیلہ طو سے جو لوگ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے انہیں سے ربیع بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے انکو حضرت نے ایک  
تحریر لکھ دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا یہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں  
(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن زید بن حارثہ بن جہد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جہل بن عمرو بن جشم بن ددم بن ذبیان بن  
سیدنا ربیع بن جہد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جہل بن عمرو بن جشم بن ددم بن ذبیان بن  
ابن رافع بن زید بن حارثہ بن جہد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جہل بن عمرو بن جشم بن ددم بن ذبیان بن  
سیدنا ربیع بن جہد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جہل بن عمرو بن جشم بن ددم بن ذبیان بن

ہمیں بن ذہل بن ہنی بن ملی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیع بنیہ بن ابورافع کے یہ ابو عمر کا اور ابن کلی کا قول ہو۔ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا کہ ربیع بنیہ بن رافع انصاری کے بدری ہیں اور ان دونوں نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے شریک تھے ربیع بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہو۔ کہ وہ بنی عمرو بن عوف ہیں بدری ہیں مطلب یہ ہو کہ بنی عمرو بن عوف سے انکی طرف ہو ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیع۔ بدری ہیں۔ ابو نعیم نے کہا کہ یہ بنیہ بن رافع انصاری کے۔ انھوں نے اپنی سند سے ابن شہاب کے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربیع بن رافع کا نام روایت کیا ہو۔ اور یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربیع بن رافع ابن حارث بن زید بن حارثہ بن جہد بن عجلان کا نام روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اور انکی تبعیت میں ابو موسیٰ نے اس تذکرہ کو اور اس پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہو اور ان دونوں نے پہلے نام کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ یہ کہ دیا ہو کہ وہ ربیع بنیہ بن رافع کے اور عبد اللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہو کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہو کہ وہ بدری ہیں اگر وہ دونوں ناموں کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کہ ربیع کے والد کا نام رافع ہو جسکا ذکر پہلے نام میں ہوا انھوں نے پہلے نام میں تو باپ کا نام لکھا ہو اور دوسرے نام میں صرف کنیت لکھی ہو اگر دونوں تذکروں کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائیگا جو ہم نے پہلے تذکرہ میں ابو عمرو بن کلی سے نقل کیا ہو وہ سمجھ لیگا کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ بدری ہیں۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی رافع نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربیع بن عمرو بدری شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔ یہیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک تکس خیمہ دی

وہ کہتے تھے جیسے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے عیسے جبر نے عبد الملک بن عمر سے انھوں نے ربیع انصاری کی روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے انکے گھر والے انکے لیے رو رہے تھے انکے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رو نہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں عورتوں کو رو نہ دو ہاں جب انتقال ہو جائے اُس وقت چپ ہو جائیں۔ اور موسیٰ بن عبد الملک بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہو اور انکا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبد الملک سے انھوں نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکے انکی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کج خلقی موجب نحوست ہو اور عورتوں کی اطاعت موجب ندامت ہو اور خوش خلقی موجب برکت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن غنم بن عوف بن خنزج۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہو انھوں نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

جبری۔ کنیت انکی ابو سوادہ۔ سلمہ بن رجا نے سلم بن عبد الرحمن جبری سے انھوں نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت نے ہمیں کچھ اونٹ دیے جانیکا حکم دیا اور میرے والد سے) فرمایا کہ تم اپنے بیٹوں سے کہو کہ اپنے ناخون تر شو ادا کریں تاکہ جب مویشیوں کا دودھ دوہیں تو انکے تھن زخمی نہ ہوں۔ اس حدیث کو کئی آدمیوں نے سلم بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہو اور سوا سلمہ بن رجا کے یہ کسی نے نہیں کہا کہ میں اور میرے والد دونوں گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ بعض لوگوں نے ان ربیع کا تذکرہ ابو سوادہ کے نام میں لکھا ہو وہ یہی ہیں۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عوف بن قنان بن الناقہ۔ انکا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زیدناہ بن قریظ شاعر تھے اور یزید کے نامور شاعر بن مین سے تھے۔ کنیت انکی ابو یزید ہو۔ یہی ہیں جنکو لوگ نجیل سعدی کہتے ہیں۔



ابو علی یعنی زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر میں بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انھوں نے ہجرت حبشی کی ہے انکا خیال ہے کہ یہ بنی شماس بن لدی بن الفت الناقہ سے ہیں۔ اور ابن درید نے کہا ہے کہ تخیل کا نام ربیعہ بن عبد اللہ علم انکا تذکرہ انہیں سے کسی نے نہیں لکھا۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ربیع حارثی - بنی حارث بن کعب سے ہیں۔ انکا نسب ابو عمر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں زیاد بن انس بن دیان کے۔ انکا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ ابن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابو فراس نے بیان کیا ہے۔ اس نسب کی بنا پر یہ عبد الحکر بن عبد اللہ بن کے چچا کے بیٹے ہونگے اور انکا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہونگے کعب بن ندج کے ربیع صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہیں ہے اور جب وہ قوم پر حاکم ہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہو لوگوں نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہیں جانتے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں تم سچ کہتے ہو۔ بہت نیک اور متواضع تھے انکو حضرت ابو موسیٰ نے جنگ مناد واقع شمسہ ہجری میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اُس جنگ کو انھوں نے لڑ کر فتح کیا اور کافرون کو قتل کیا اور قید کیا انکے بھائی ماجر بن زیاد اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت معاویہ نے انکو بھگتانا کا حکم بنایا اللہ نے انکو ترک پر غالب کیا اور یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ غیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہاں سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انھوں نے بلخ میں جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب کسی جہاد میں ہوتے تھے تو انکی سواری اُنکے پاس دالے کی سواری سے آگے نہ ہتی تھی اور نہ انکا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا۔ مطرف بن شخیر نے اور حفصہ بنت سہم بن نے ان سے اور انھوں نے ابی بن کعب سے اور عبد الجبار سے روایت کی ہے انکی کوئی مُسنَد حدیث معلوم نہیں حسن بصری انکے منشی تھے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا تھا کہ امیر المؤمنین معاویہ کی تحریر آئی ہے وہ تمکو حکم دیتے ہیں کہ سونے چاندی کو مال غنیمت میں سے علیحدہ کر لو اور اسکے سوا اور چیزوں کو تقسیم کر دیا کہ حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المؤمنین کے حکم سے پہلے مل چکا ہے (لہذا میں امیر المؤمنین کا حکم نہیں بانتا) اور انھوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اب تقسیم نہیں لے لو پھر انھوں نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انکو موت نصیب کرے

پس ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا کہ انکی وفات ہو گئی۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہے اور ربیع بن یاکہ تو یہ واقعہ ہے کہ جب انکو حجر بن عدی کے قتل جونکی خبر ملی تو انھوں نے کہا کہ اے اللہ اگر ربیع کے لیے تیرے یہاں کچھ بھلائی ہو تو اُسے اٹھالے پس یہ اپنے مقام سے اُٹھے نہیں پائے کہ انکی وفات ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ربیع بن زید ہے اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہیں سلمیٰ ہیں۔ انسے ابوبکر زوبری نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ آپ نے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہو رہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ فلاں شخص نہیں ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو انکو بلاؤ (پناہ دے دے گئے) تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم راہ سے علیحدہ ہو انھوں نے کہا میں غبار سے بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ بنو ہاشم کا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ربیع کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسے بنو الظفری۔ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب عسبی۔ عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمن بن الکلب بن عنبسہ بن زید بن اشقر بن ربیع بن قارب بن روايت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے دادا کے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اللہ ربیع بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ربیع لکھا اور انکو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی۔ انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب انصاری۔ یہ وہم ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعلان بن یساف۔ بھائی بن حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے۔ احد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

یہ یعنی یہ غبار جو کہ راہ ہما کا ہے لہذا اسند یہ خدا ہے اور موجب حصول جنت ہے ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ ربیعہ اخرم ثقفی ہیں۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہو کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے دفین بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ربیعہ اخرم تھا انکو جزام تھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کر نیکی نوبت آئی تو حضرت نے اسے فرمایا کہ تم سے بیعت کر لی پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جزام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں انکی انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکثم بن سخرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہو مگر انھوں نے کہا ہو کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن بغیر بن عامر (ہو) کئی صحیح نسخوں میں بیٹے ایسا ہی دیکھا ہو۔ کینت انکی ابو یزید بہت پستہ قامت اور کم روٹھے۔ بدر بن شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہو تیس برس کی عمر میں احد میں شریک ہوئے تھے اور خندق اور حد پیر میں بھی شریک تھے۔ خیبر میں شریک تھے انکو حارث یہودی نے نطاة میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ (کا نام) ہو ابن اسحاق کہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو حفص عمر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبہ اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ زعفرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گوار اور خوش مزہ ہوتا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن مسیب کے بچے جسداز راوی ہیں وہ سب غیر معتبر ہیں اور ضعیف ہیں اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ ابن کثیر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف حمی۔ انکی حدیث دوس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں عبید اللہ بن اسحق بن اسد بن خزیمہ بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہو مگر انھوں نے کہا ہو کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن بغیر بن عامر (ہو) کئی صحیح نسخوں میں بیٹے ایسا ہی دیکھا ہو۔ کینت انکی ابو یزید بہت پستہ قامت اور کم روٹھے۔ بدر بن شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہو تیس برس کی عمر میں احد میں شریک ہوئے تھے اور خندق اور حد پیر میں بھی شریک تھے۔ خیبر میں شریک تھے انکو حارث یہودی نے نطاة میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ (کا نام) ہو ابن اسحاق کہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو حفص عمر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبہ اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ زعفرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گوار اور خوش مزہ ہوتا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن مسیب کے بچے جسداز راوی ہیں وہ سب غیر معتبر ہیں اور ضعیف ہیں اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ ابن کثیر نے لکھا ہو۔

علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد ابن عبد اللہ بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف گجھی وہی شخص ہیں جو عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی گردن کے نیچے لکڑی سے جو کہ بلند آواز سے چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تاکہ چلا کے کہو اسے لوگو یہ کون مینا ہو چنانچہ انھوں نے چلا کے کہا لوگوں نے جواب دیا ہاں (ہم جانتے ہیں) یہ ماہ حرام ہو تو نہت نے فرمایا اب یہ چلا کے کہو کہ (پس اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس نے عین اور اسکے بی پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔)

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کینیت انکی ابو اروی۔ دوسری ہون۔ بعض لوگ انکا نام حبیب بن حارث کہتے ہیں۔ طبرانی نے انکو اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہ یہ ربیعہ دوسری ہون اپنی کینیت سے مشہور ہیں انکا برصحابہ میں سے ہیں اسے ابو اقلیشی نے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے کینیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر ہو گا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ایشمی کینیت انکی ابو اروی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ غزوہ بنت قیس بن طریف ہیں۔ طریف حارث بن فہر کے بیٹے تھے یہ ربیعہ ابو سفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہیں علی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت میں جب قدر خون ہو۔ یہ ابو فہر وغرور کی باتیں تھیں وہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں (یعنی میں انکو معاف کرتا ہوں) اور سب سے پہلا خون جسکو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے اسکا سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کر دیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکا نام تھام تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خون کا قصاص اسلام میں ناجائز کر دیا اور ربیعہ کا اسمین کوئی حق نہیں قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیعہ کے اُس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا یا اس تھا اور جس شخص نے اسکا نام آدم بتایا ہو اُس نے غلطی کی ہو تھی ہیں جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی جو کاش وہ اپنے بال کتر وادیتا اور اپنا لباس اونچا کر دیتا۔ اس حدیث کو سہل بن خطیبہ خیرم بن قانک اسدی کے تذکرہ میں روایت کرتے ہیں یہ ربیعہ تجارت میں

حضرت عثمان کے شریک تھے۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیر کے غنیمت سے سو سو سق ویسے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجرا کے ایک یہ ہو کہ صدقہ لوگوں کا میل ہو۔ اسے ان کے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہو ربیعہ کی قاتل مسلمانین بعد خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ پورا لکھا ہو پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش - قبیلہ احمس سے ہیں۔ یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبی کے گراوینے کی خبر لے کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہو بعض لوگ انکو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابوطاہۃ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خرشمہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری - فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن سلمہ بن ہلال بن عائد بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غرث بن ازار۔ بزرگ آدمی تھے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن ربیعہ بن مال بن عوف بن امر القیس بن ہشہ بن سلیم۔ انکو لوگ ابن الدغنه کہتے تھے دغنه انکی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام الدغنه تھا جن میں شریک ہوئے اور بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی یتیم کے وفد کے ہمراہ آئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہو درید بن صمہ کے قاتل ہی ہیں۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کبیر سے انہوں نے ابن احماس سے نقل کر کے خردی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اسوقت ربیعہ بن رفیع بن دہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پایا پس اسکے اونٹ کی نگہ پکڑ لی وہ انکو عورت سمجھتا تھا اسوجہ سے کہ یہ اسوقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر انھوں نے اسکے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہو کہ اسکو نو عمر لوگ پہچان نہیں سکتے۔ درید نے اسے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو ربیعہ نے کہا میں تجھے قتل کرونگا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں



بعد اسکے انھوں نے اپنی تلوار سے اسکو مارا مگر وہ کارگر نہ ہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مارا اور ہڈیوں سے اوپر اور دماغ سے نیچے مار میں لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جاتا تو اس سے بیان کر دینا کہ میں نے درید بن جشمہ کو قتل کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہیں کہ تیرے خاندان کی عورتیں اسکے بارے میں ممانعت کرتی تھیں پھر انھوں نے اسکو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب میں نے اسکو قتل کیا تو اسکا بدن کھل گیا دیکھا تو اس کے سر میں اور دونوں رانیں کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھیں انہر ہال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور اسے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انھوں نے کہا درید نے تمھاری ماؤں کو تین مرتبہ آزوا کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا شاید انھوں نے انکو ربیعہ بن رفیع عنبر بنی سمجھا جسکا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہیں یا انکا اس تذکرہ پر واقفیت نہیں ہوئی۔ ابو عمر نے انکا نسب ثعلبہ تک پہنچایا ہے اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے نقل منقول ہے مگر ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بن رفیع بن بل بیان کے یہ وہی ہیں جنھوں نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبر بنی ایک دوسرے شخص ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے انکی والدہ کا نام دغنه کہا ہے اور اور لوگ لدغہ کہتے ہیں ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع عنبر بنی۔ حضرت عائشہ کی حدیث میں انکا ذکر ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرے دو بھائی امیل میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے حضرت نے فرمایا بنی عمرو کے قیدی میرے پاس آئیں گے میں تمکو ان میں سے ایک شخص دیدونگا تم اسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے جن میں ربیعہ بن رفیع اور سبہ بن عمرو بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ربیعہ بن رفیع ہے انکا ذکر اعور بن ہشام کی حدیث میں ہے۔ اگر ابو موسیٰ کہتے کہ انکا ذکر اعور بن ہشام کی حدیث میں ہے تو یہ گمان ہوتا کہ انھوں نے ربیعہ سلمیٰ کا ذکر لکھا ہے کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہے ان دونوں نے انھیں ربیعہ عنبر بنی کا ذکر لکھا ہے پس ابو موسیٰ نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جسکو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جسکو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ انکا نسب انھیں سے کسی نے نہیں بیان کیا جس سے ان ربیعہ سلمیٰ کے درمیان میں فرق معلوم ہو جاتا اور ہم انکا نسب ذکر کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ بنی ہیں رفیع بن سلمہ بن

معلم بن صلاۃ بن عبیدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ انکو ابن حبیب نے اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہوا اور ان دونوں نے کہا ہوا کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجر وٹن کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہوا انھیں کی طرف منسوب کر کے بھی کہا جاتا تھا اور علم (سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواہ عنسی - عبد العزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ربیعہ بن رواہ عنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے حضرت نے انھیں بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انھوں نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انھوں نے کلمہ طیبہ پڑھانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو خدا کی قسم آپ کے اختیار میں نہیں ہو رہا کیا خوف تو (اسکی بھی کوئی وجہ نہیں ہو کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے خوف (آخرت) دلا یا گیا لہذا میں خائف ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ ایمان لائیں ایمان لے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ عنسی میں بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انھوں نے وہاں قیام کیا اور برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو انے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو (اثنا سے راہ میں) اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گانوں والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ انکو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گانوں والوں کے پاس چلے گئے وہیں انھوں نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہوا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن روح عنسی مدنی - ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہوا میرا خیال یہ ہو کہ یہ وہ نہیں ہیں جنکا ذکر گذر چکا کیونکہ ان سے محمد مدنی نے روایت کی ہو اور پہلے ربیعہ اپنے ملک میں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں چلے گئے تھے اور اثنا سے راہ میں انکی وفات ہو گئی تھی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد - اور بعض لوگ انکو ابن ابی یزید سلمیٰ - اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ربیعہ ہو انھوں نے روایت کی ہو کہ خدائی راہ کا غبار رحمت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے۔ انکا تذکرہ ابو ابن مند اور ابو عمر نے لکھا ہوا۔

۱۵ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار کرتے تھے کہ حضرت خود ہی باہر تشریف لائیں گے مگر یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت فاقول فرائی۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجاب اکثر ہم لایعلمون یعنی بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کو حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اسلمی۔ کنیت: انکی ابو فراس۔ یہ نجاری کا قول ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں انکو صحابی سمجھتا ہوں حجازی ہیں۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین کنیت: انکی ابو رویحہ قرعی۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہوتا ہے انکے بیٹے عبد الجبار نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر جمیل بن حسنہ۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ فتح مکہ میں شریک تھے۔ انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ یہ۔ مجھے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ انکا ذکر مجمل نے ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے یونس نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتیا کی کے اعادہ کر لیا ہے اور نہ اس میں کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں کیا اسوجہ سے کہ انکی نقل پر ابو نعیم کو اعتماد نہیں یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک متبعہ حافظ (حدیث) ہیں ابو نعیم نے بھی اپنی کتابوں میں کئی جگہ انکا متبادرہ حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ربیعہ نے مکہ میں کچھ زمین لے لی تھی اور عمرہ بن حاص طیف سے مکہ کو قیام تھا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن بجاہ۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازہری جتنکو لوگ اسدی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ انکو دیلی کہتے ہیں کہ ربیعہ بن بجاہ کے خاندان سے ہیں عبد الوہاب ابن جبرہ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابن عامر بن اسحاق بن اسحاق سے خبر دیتی وہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک شہر کے شیخ تھے نہایت انجی مجھ کے آدمی تھے انہوں نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا آپ فرماتے تھے کہ یاہ والجلال والاکرام کا وہ ظاہر

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خود انھیں کا نام عبادہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں عباد بن عبد شمس مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے نبی ویل بن بکر بن عبد منہ بن کنانہ سے ہیں مدنی ہیں۔ انسے ابن منکدر نے اور ابو الزناد نے اور زید بن

اسلم نے روایت کی ہو۔ جہن ابویاسر بن ابی حبیہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے  
 سب سے مصعب بن عبد اللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد العزیز یعنی ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذہب  
 سے انھوں نے سعید بن خالد قارظی سے انھوں نے ربیعہ بن عباد دہلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے ابولہب کے  
 عو کاظ (نام بازار مدینہ) میں دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اے لوگو یہ شخص  
 گمراہ ہو گیا ہو کہ میں تم کو تمھارے باپ دادا کے معبودوں سے گمراہ کر دے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے  
 بھاگتے تھے وہ آپ کے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اس وقت اس کے تھے گویا میں اب بھی  
 اس واقعہ کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص تھے جو ہم پر حملہ کر کے کہتے جاتے تھے ان کے گیسو دراز تھے سب لوگوں سے زیادہ گورے اور سب سے  
 زیادہ جمیل تھے میں نے کہا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا محمد بن عبد اللہ نے کہا وہ کون شخص ہو جو ان کو پتھر اور ہاتھ لوگوں نے کہا  
 ان کا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابن منذرہ اور ابو نعیم نے عباد کے تلفظ میں تین  
 قسم کے اقوال لکھے ہیں اور ابو عمر نے صرف بکسر عین و تخفیف اور بفتح عین و تشدید بار لکھا ہو اور ابن ماکولہ نے تو کسر کے  
 سوا کچھ نہیں لکھا اور کہا ہو کہ مدینہ میں بعد ولید بن عبد الملک انکی وفات ہوئی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سید بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغض بن ریش  
 ابن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہیں جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے میں بعد خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 غطفان میں لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ہریرہ بن عبد العزیز بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن نیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی  
 تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے انھوں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما  
 سے روایت کی ہو۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہو۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ربیعہ تھی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انکی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہو  
 کہ انھوں نے کہا جہن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں مسجد خیف میں نماز پڑھائی بعد اسکے خطبہ پڑھا  
 اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اس مرد کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سن کر یاد رکھے اور اس کو ان لوگوں کی

پہونچا دے جنہوں نے نہیں سنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عقیل بن عوف بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہیں انکے اور حبیب اور مسعود اور عبد یلیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبم فلکم رؤس امواکم انکا تذکرہ ابن مندہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طہیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان جہنی۔ بنی سنجار کے حلیف تھے۔ غسانی نے انکا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر کہتے ہیں جہانک یاد ہو دلیہ ہو شاید یہ اُنکے بھائی ہوں اللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیدان کنذی۔ بعض لوگ انکو حضرمی کہتے ہیں۔ انہیں نے امر القیس سے انکی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا امر القیس نے اور ربیعہ بن عیدان نے باہر ایک زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عیدان بفتح عین و سکون یا تبتما نہ ہو اور عبد القیس نے کہا کہ یہ لفظ عیدان ہے بلکہ عین و ہاء موحده۔ ان لوگوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا یہ ربیعہ بن عیدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں۔ ابو یونس کا قول ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الغار۔ بعض لوگ انکو ربیعہ بن عمرو کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہیں شمار انکا اہل شام میں ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دادا ابن ہشام بن الغار بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے فقیہ تھے انھے عطیہ بن قیس نے اور حارث بن یزید نے اور علی بن باج نے اور بشیر بن کعب نے اور انکے بیٹے اغلا بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن لیث نے حارث بن یزید سے انھوں نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم ہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمھارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہو رجب راہط کے واقعہ میں مقتول ہوئے سیدنا میں مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فرمی کہ درمیان میں سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہیں مگر وہ صحابی نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔



(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس۔ انسے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہو انکا شمار اہل مصر میں ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن ہشام نے انکا ذکر کیا ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ صحابہ میں سے ہیں انکی حدیث ابن ابی نعیم سے مروی ہو انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے زیاد بن نعیم سے انھوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (آئندہ زمانے میں) ایک قیدیہ چلیگا اور اس مکان میں پہنچے گا جسکی اہل عظیم کرتے ہیں پھر وہ اسکا مال لے لینگے اُسکے بعد اہل افریقہ تمپر تاخت کریں گے یہاں تک کہ اُنکی تلواریں نیل میں اتریں گی (یعنی مصر پر وہ تاخت کریں گے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہی معاویہ ابن عوف سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

قرشی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپکو عرفات میں اُسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توبہ دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عدوانی۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے انکا تذکرہ اُن صحابہ میں کیا ہو جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے۔ یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن یعمر کثیف انکی ابو فراس اسلمی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن عمرو اسلمی نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہو۔ ہشام بن اسحاق ابراہیم بن محمد نے اور اسمعیل بن ابی شیبہ اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن اسحاق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن نصر بن شہیل نے اور وہب بن جریر نے اور ابو عامر عقدی نے اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپ کو وضو کیا پانی دیا کرتا تھا میں آپ کو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا رہا اسناد تھا پچھ بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا رہا اسناد تھا۔ انھیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ جسے میں آپ مجھے اپنے ساتھ رکھنے کا اور حضرت نے اسے فرمایا تھا کہ اس بات میں کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔ اہل صفہ میں سے تھے مگر اور حضرت میں حضرت کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم صحبت ہیں۔ آپ کے بعد بھی اہل غزوات ہوئی یہاں تک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ میں انھوں نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ انکی حدیث ابو سلمہ لکھی ہے سلیمان بن داؤد سے انھوں نے سعید بن جثم بلالی سے انھوں نے ربیعہ بن عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا کہ سند کثیف میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ حمانی نے ربیعہ سے انھوں نے ربیعہ بن عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں میں سے داؤد عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا۔ اس حدیث کو کئی راویوں نے سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ ابوالحسن عسکری نے انکو افراد میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اسنے ہمت سے ایک گھوڑا مانگا آپنے اُسے دیدیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپکا دشمن (آپنے اُسے کیوں دیا) حضرت نے فرمایا عنقریب اُسے مر و مسلم لے لیگا چنانچہ میں نے جنگ دشن کے دن اُسے غنیمت میں لے لیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انہوں نے اپنے بڑے وفد سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور اپنے مال کی زکاة آپ کو دی

آپ نے مجھے ایک تحریر لکھی (جس کا عنوان یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ربیعہ بن ربیعہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔  
(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو اسید۔ انصاری ساعدی۔ ابن اسحاق نے محمد بن خالد انصاری سے انھوں نے ابو اسید سے جکا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقہ (جنتہ البقیع) میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑ یا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اولیں (نامی بقیع طریا) ہو کچھ کھانیکو مانگتا ہو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو آپ کی راے ہو آپ نے فرمایا پورے گلے سے دس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ بہت ہو پس اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو اسے چھین لیا کر۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں انکا نام ربیعہ بتایا گیا ہو مگر مشہور نام انکا مالک بن ربیعہ ہو۔ لوگوں نے انکا تذکرہ نیم کی روایت میں کیا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ حبیب کے بھائی بن اسید بن ابی ایاس کے نام میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسطرح لکھا ہے۔  
(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ انکی حدیث میں اعتراض ہو۔ انکی حدیث حسن نے ابان سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے ربیعہ بن وقاص سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ انہیں دعا رد نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جہاں اسکو کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے ناز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہو کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ اُسکا کوئی پروردگار ہو پس دیکھو یہ کیا مانگتا ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رضا مندی اور تیری مغفرت مانگتا ہو اللہ فرماتا ہو گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جسکے ساتھ ایک گروہ ہوا اور اسکے ساتھ والے (میدان جنگ میں اُسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہو کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہو تیری رضا مندی چاہتا ہو اللہ فرماتا ہو کہ گواہ رہو میں نے اُسے بخش دیا اور وہ شخص جو آخر شب میں اُٹھتا ہو اور ناز پڑھتا ہو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہو کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱ اس سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہو ۱۲

۱۳ اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اُسکا یہ طلب نہیں ہوتا کہ مآذ اللہ وہ اس بات سے ناواضع ہو ۱۴

## باب الراۃ و الجیم

(سیدنا) رجا (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے انکا ذکر لکھا ہے۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن جبہ نے ام بلج سے انھوں نے ام جلاس سے انھوں نے اپنے والد رجا بن جلاس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چٹائی کے بعد خلیفہ کو ان ہوگا آپ نے فرمایا ابو بکر۔ یہ سند ضعیف ہے ایسی سندوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بیان لکھا ہے اور انھوں نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہے ان دونوں میں سے ایک نے ہم سے روایت کیا

(سیدنا) رجا (رضی اللہ عنہ)

غفوسی۔ صحابی بن بصرہ میں رہتے تھے جنگ جبل میں انکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا انے سلامہ بن جعد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہے اسے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث صحیح نہیں۔ انے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہے مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہے اور ابن دونان نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفا نہ طلب کرے اللہ اسکو شفا نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہاں ایک عورت تھیں صحابیہ تھیں۔

(سیدنا) رجا (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو یزید۔ انے اسکے بیٹے زید بن رجا نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری سی فقہ بہت سی عبادت سے افضل ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

## باب الراۃ و الحاء و الخاء

(سیدنا) رخصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن۔ یہ غفاری۔ ایما کے والد بن اور خفاف بن ایما کے دادا بن تھے ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔ مقام غیقہ میں جہنمی غفار کی زمین میں ہو رہے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں اور اسکے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایما بن رخصہ بھی

۱۲۰ فقہ سے مراد وہاں کی بیچ اور قوت اجتہاد یہ ہے کہ کتاب و سنت کے معانی سمجھ سکے اور انے مسائل نکال سکے ۱۲

صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ غسانی نے ابو عمر پر استراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) رحیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہیں۔ انکی حدیث ابو جعفر سے اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہیں مروی ہو وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے یہ اُسوقت پہونچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھوں سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انھوں نے اسعر سے بھی روایت کیا ہو۔ اور انھوں نے کہا ہو کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہاں آ کے رہے تھے اور رحیل حضرت بلالؓ کے یہاں۔

(سیدنا) رحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور ابو عمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہو کہ ابن اسحاق نے انکا نام رجیلہ جیم کے ساتھ لکھا ہو اور ابن اسحاق نے رجیلہ طے حملہ کے ساتھ لکھا ہو اور ابن عقبہ نے کہا ہو کہ رجیلہ خاسے منقوطہ کے ساتھ ہو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہو اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہو اور ابو نعیم نے جیم کی ردیف میں انکا نام جبیلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہو وہ یہی ہیں ہم نے ان دونوں کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا واللہ رب العالمین۔

## باب الراؤ والہال

(سیدنا) رفیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف بن حارث تمیمی عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انکے بیٹے عبد اللہ بن رفیع نے اپنے والد رفیع سے انھوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میں اولاد اسمعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہوں پس جب قبیلہ عنبر کی فے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار غلاموں کو لے لو چنانچہ انھوں نے میرے دادا رفیع اور میرے چچا سمیرہ کو اور میرے چچا زاد بھائی رحمی اور میرے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ



اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

## باب الراء والزاسکین

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سلی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہو۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیر نے اپنی سند سے ابویعلیٰ یعنی ابن ابی علی تک خیر دی وہ کہتے تھے جسے ابو وائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہر بن عوف نے اپنی امام کے مکان میں خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں ناکل بن مطوف بن رزین بن انس سلی نے خیر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہمارے اس پاس والے اسپر قبضہ نہ کر لیں پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور بیٹھے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک کنواں ہوا اور مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اس پاس کے لوگ کہیں اسپر قبضہ نہ کر لیں تو آپ نے

مجھے ایک تحریر لکھ دی جسکا متن یہ تھا میں محمد رسول اللہ اما بعد فان لم یبرہم ان کان صادقا ولم دارہم ان کان صادقا و سکتے تھے کہ پھر چنے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اسنے یہی فیصلہ کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن مجارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ انکی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے۔

(سیدنا) رسیم (رضی اللہ عنہ)

ہجری اور بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہیں۔ یہ عبدی ہیں اہل ہجر میں سے۔ یہی بن غسان تھی مے ابن رسیم سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیر تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک وفد کے ہمراہ کچھ صدقے لے کے گئے تھے حضرت نے ان لوگوں کو ان ظروف میں نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک میں لوٹ کر گئے انکا ملک تھا مدہ کی سرزمین میں تھا گرم ملک تھا وہاں کی آب و ہوا انکو نا موافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے

۱۵۔ ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ایذا پہنچا کر انکو اپنے گھروں کے مالک بن بشر لکھا یہ سچے ہوں اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک بن بشر لکھا یہ سچے ہوں ۱۶

۱۷۔ یہ ظروف وہی ہیں فقیر اور بارہ زخم کا ذکر مستند مقامات میں اور جو چکا چوکا اس میں خراسانی قاضی اس سبب حضرت نے انکو استعمال سے منع فرمایا تھا ۱۸

منع فرمایا تھا انہذا ہمنے انکو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمیں بہت شاق گذری آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پوچھو جس چیز میں چاہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ محمد بن نفعہ کا قول ہے کہ رسم میں رہے مضموم اور سین مفتوح ہو انھوں نے ابو نعیم کے خط سے اس طرح نقل کیا ہے اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ رسم بفتح را و کسر سین و سکون یا د ہے۔ یہ رسم صحابی ہیں ان سے اٹکے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے اسکو یحییٰ بن غسان عی نے ابن رسم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ان سے عطاء بن سائب نے روایت کی ہے مگر عطاء کی حدیث مجھے نہیں ملی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہم نہ ہو گا حالانکہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ اس میں وہم ہو گیا ہے۔

## باب الراؤ و شین

(سیدنا) رشدان (رضی اللہ عنہ)

اُجھنی۔ انکا نام زمانہ جاہلیت میں غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام رشدان رکھا ابو نعیم نے اٹکے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہے کہ اٹکے والد نے اٹکے دادا سے نقل کر کے انھیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں انکا نام غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام غیان رکھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ رشدان ایک مجہول شخص ہیں بعض لوگوں نے اُن صحابہ میں ذکر کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تین کہتا ہوں کہ انکا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر کا قول اس پر دلالت کرتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ بعض راویوں نے اس میں وہم ہو گیا ہے۔ قبیلہ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہے کہ اٹکے وفد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو ان میں سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھوں نے کہا بنی غیان آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدان ہو پس یہی نام اٹکے خاندان کا مشہور ہو گیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ہجری۔ بعض لوگ انکو فارسی کہتے ہیں۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ سے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ احد میں شریک تھے حضرت اے اٹکی کینت ابو عبد اللہ رکھی تھی واقدی نے غزوہ احد کے بیان میں لکھا ہے کہ رشید بنی معاویہ فارسی کے غلام تھے مشرکین میں سے بنی کنانہ کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے میں غرق تھا انھوں نے مقابلہ کیا وہ (بطور رجز کے) کہتا رہا تھا کہ میں

عویف کا بیٹا ہوں (پہلے) اس مشرک کے مقابلہ میں بعد رسولی حاطب گئے اس مشرک نے انکو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ انکے دو ٹکڑے کر دیے پس برشید اُسکے سامنے گئے انرا انھوں نے اُسکے شانے پر تلوار ماری انکی تلوار نے زرہ کو کاٹ کر اُسکے جسم کئے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے) بیٹے پناہ حملہ کو لے اور میں غلام فارسی ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں غلام انصاری ہوں اُسکے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کہنے لگی طبع دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اُسکے سر پر تلوار ماری اُسکے سر پر خود تھا انکی تلوار نے اسکا نو دھچکاڑا ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اسکو لے اور میں غلام انصاری ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سسکا اُسے اور فرمایا کہ ابو عبد اللہ تم بہت اچھا کہا پس اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عبد اللہ رکھی انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - کنیت ابو عمیرہ سعدی تھی۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ عیین ابو الفرج بن ابی الرجاہ ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے عیین بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عیین عبد اللہ بن رجاہ نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین بن عاصم نے حضرت طلحہ سے روایت کر کے نیز بنی کہ وہ کہتی تھیں ابو عمیرہ یعنی رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ ایک شخص ایک طبق چھو ہارے کا آپکے پاس لایا آپ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے یہ یا صدقہ اُس شخص نے کہا صدقہ آپ نے فرمایا تو اسکو ان لوگوں کے سامنے رکھ دے رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُس زمانے میں کم سن تھے انھوں نے ایک چھو ہارا لیکر اپنے منہ میں رکھ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ لیا پس آپ نے اُسکے منہ میں انگلی ڈال کر چھو ہارے کو انکا لکڑ پھیک دیا بعد اُسکے فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے اور عبد الصمد بن عثمان نے اور عبد اللہ بن رجاہ نے اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن اصل سے اسطرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو تیسری قرار دیا ہے اور ابن الکولانی نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو جہر شمس نے انکو اسدی لکھا ہے قبیلة اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن اصل کے دادا ہیں۔

## باب الرابع مع العین

(سیدنا) رخیہ (رضی اللہ عنہ)

رخیہ - طبرانی نے کہا ہے کہ یہ بھی ہیں انھوں نے تصحیف کر دی صحیح لفظ رخیہ ہے۔ بعض لوگ انکو عرفی کہتے ہیں۔ یہ صحیح ہے قبیلہ سے

ہیں جو غزیرہ کی ایک شاخ ہو۔ بعض لوگ انکو ربیع بھی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہو۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھ کر بھیجا تھا انھوں نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا تھا انکی بیٹی نے اسے کسبائیں سمجھتی ہوں کہ تیر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہو تم نے سردار عرب کے خط کو لیکر اپنے ڈول میں پیوند لگایا انکی بیٹی کا نکاح بنی بلال کے قبیلہ میں ہوا تھا وہ اسلام لے آئی تھیں۔ (تھوڑے دنوں کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلہ یحیمہ کی طرف بھیجا ان سواروں نے انکی اولاد کو اور انکے مال کو لے لیا اور یہ تنہا چکر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ دیار رسول اللہ اب میں مسلمان ہو گیا ہوں (مذا) میرے گھر والے اور میرا مال اور میری اولاد (جو) لوٹ کر لائی گئی میں (مجھے واپس دی جائیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہنچ جاتے تو تمہیں اس کے حقدار تھے ہاں تمہاری اولاد تو اسے بلال انکو ساتھ لے جاؤ اور انکی اولاد انکے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال انکو ساتھ لے گئے اور انکے بیٹے سے پوچھا کہ تم انکو پیچانتے ہو اسنے کہا ہاں پس حضرت بلال نے انکا لڑکا انکے حوالے کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

## باب الراء والفاء

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعور ابن عبد الاشمل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہوا اور اسکو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

بدری۔ یحییٰ بن عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے اسمعیل بن جعفر مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یحییٰ بن علی بن غلاد نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم انکے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد میں داخل ہوا اور اسنے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھ لی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اسلئے کہ تو نے (در حقیقت) نماز نہیں پڑھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہیں بدر میں شریک تھے لوگوں نے انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاذانہ انصاری۔ داود بن ابی ہند نے قیس بن جابر سے روایت کی ہو کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ لوگ جب احرام باندھ چکے تھے تو کسی باغ میں اس کے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رہنا عن بن نابہ۔ نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی دروازے سے نکل آئے تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ شخص بدکار ہو گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھ رہا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ گس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا انھوں نے کہا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو قریشی ہوں رفاعہ نے کہا میں تو ہمارا اور آپ کا ایک ہے یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولیس البربان تاؤ الیہوت من ظہورہ الا یہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ کہتا ہوں کہ قیس بن جابر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ سچی کہا ہو کہ میں نہیں جانتا انکا نام قیس بن جابر ہو یا قیس بن جابر (سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاذانہ بن رفاعہ بن ہارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفراتین سے ایک شخص ہیں موافق قول ابن اسحاق کے بدر بن شعیب تھے مگر اقدسی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہوا اور ان کے بنی عفراتین سے ہونی کا بھی انکا کیا ہوا اور لوگوں نے بھی ان کے بنی عفرات سے ہوئے اور نیز بدری ہوئے انکا کیا ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عفرات۔ معاذ بن عفرات انصاری کے بھتیجے ہیں۔ انکی حدیث ان کے بیٹے معاذ سے مروی ہو اسکو زید بن جابر نے ہشام بن ہارون سے انھوں نے رفاعہ سے روایت کیا ہو۔ اور ابو زید نے یسے سعید بن ربیع نے شعبہ سے انھوں نے حسین سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکا نام رفاعہ تھا تھانہ پڑھی انھوں نے بکیر تحریر کے بعد یہ دعا پڑھی اللھم لک الحمد لک الحمد لک الخلق لک والیک مرجع الامر کلہ عاربتہ ورجعہ ایں حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موثوقار وایت کیا ہو اور اسکو عقدی نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن شداد بن ہام سے سنا وہ کہتے تھے کہ انھوں نے ایک شخص کو اصحاب

سے تحریر کی کوئی بات نہیں ہو کہ تم گھروں میں انکی جنتوں کے اوپر سے آؤ ۱۱

۱۲۔ اللہ ہر طرح کی نعمتیں ترسے ہی ہے جو ابراہیم خلیفہ تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہوں یا پہناں تیری ہی طرف لوٹتے ہیں ۱۱



ابنِ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نامِ رافع بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے انکا نام رافع بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفرہ کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رافع بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں واللہ اعلم۔ یہ حدیث رافع بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبد اللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رافع بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رافع بن رافع بن عفرہ کو کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ انکی حدیث اس کے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ معاذ رافع زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

(سیدنا) رافعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کینت انکی ابو معاذ بنکی والدہ ام لک بنت ابی بن سلول تھیں جو بن تھیں عبد اللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور عروہ اور موسیٰ ابن عقبہ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اُنکے بھائی غلام اور مالک بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے سخیل ابن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن غلام نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا رافع ابن رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اُس نے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی بعد نماز ختم کرنے کے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی اُس نے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اُس شخص نے کہا آپ مجھے دیکھ لیجیے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجیے کیونکہ میں ایک بشر ہوں بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں میں اپنے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ (کہ ہاتھ باندھ) لو پھر اگر تمھارے پاس قرآن ہو تو اُسکو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اُسکی تکبیر تہلیل کرو اور اُسکے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اُسکے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمھاری نماز

پورے ہی ہو جائیگی اور اگر اس میں سے کوئی بات کم کر دو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائیگی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن واسطی اور مسامر بن ابی بکر اور محمد بن محمد بن سراہا اور ابو عبد اللہ حسین بن قبا خسر و کزیتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسماعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے معاویہ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ان کے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جب میل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں حضرت نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام تین یا اور کوئی لفظ اسی قسم کی فرمائی حضرت جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شہید تھے (انکو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ تھے اور جنگ صفین میں بھی شہید تھے کہ ان کو جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زویہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو انکی خیر لکھ کے بھیجی حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات جو لوگوں نے عثمان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انھوں نے مجھ سے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر (رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنی انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تم نے (اے ہاجرین) کہا کہ ہم ہاجرین اولین ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو پس معاملہ خلافت ہم نے تھا اس لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اسکی وجہ کچھ اور نہ تھی سوائے اسکے کہ ہم نے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہو اور کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہو اور سنت رسول قائم ہو تو ہم راضی ہو گئے اور کھواسکے سوا اور کیا چاہتے تھا اب ہم نے آپ سے بیعت کی اور ہم نے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی جو جنسے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت انکے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انھوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے میری جان کو (کبھی) چین نہ لصبیب اگر میں موت کا خوف کروں اسے گروہ انصار امیر المؤمنین کی بھی مدد کر جس طرح تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی اللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہو ان مگر اول بہت افضل تھی۔ انکا تذکرہ یتیموں نے لکھا ہے۔

۱۰ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں ہر سب امیر المؤمنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ بیٹے ہیں رافع نرقی کے پھر دوبارہ انکا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف فرق یہ ہو کہ اس تذکرہ میں راوی نے انکا نسب نہیں بیان کیا اس سے یہ اور نہ ہو جائینگے حدیث ایک سند ایک۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر - صحابی ہیں - یہ ابن مالک کا قول ہے - زبیر زے اور نون اور باے موحده کے ساتھ ہو اور اسکے آخرین کے ساتھ (سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن سواد بن کعب - انکا نام ظفر بن خنجر بن عمرو بن مالک بن اوس ہو انصاری ہیں اوس بن ہن ظفری ہیں قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہیں - یہی ہیں جنکے ہتھیار اور کھانے کی چیز بن بنی امیہ نے چورائی تھیں - ہمیں اسمعیل بن عبد اللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمے حسن بن احمد بن ابی شعیبہ یعنی ابو مسلم حرانی نے براہ کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُسکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کیا کہ یہی کہتے تھے کہ اگر ہم ہذا تھے جنکو بنی امیہ نے تھے ان لوگوں کا نام بشار اور مبشر تھا - بشیر ایک سناقت شیعہ تھا اباب بن علی بن علی بن علی بن ابی طالب اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان شاعران کو - کہتے تھے کہ تم نے یہ اشعار سوا اس غیث کے اور کوئی نہیں کہتا - یہ لوگ (یعنی بشار اور مبشر اور بشیر) بہت مسلمان اور ایمان والے لوگ تھے زمانہ جاہلیت میں بھی اور زمانہ اسلام میں بھی - مدینہ میں لوگوں کی غذا چھو ہا - اور بھی اور یہ کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف - کچھ پہاڑی لوگ (گیہوں وغیرہ لیکر) آجاتے تھے - وہ غلہ مول لے لیتا تھا اسکو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور کھانے والوں کے لیے وہی چھو ہارے اور جو پس (اسی) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے یا ابوبکر گہیوں انہیں مول لیے اور انکو اپنے بالا خانہ میں رکھ لیا انکے بالا خانہ میں پہنچتا رہی تھے یس رات کے وقت کچھ لوگوں نے چھاپہ مارا اور بالا خانہ میں نقب دیکر ہتھیار اور گیہوں نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے آج شب کو ہم چھاپہ مارا ہمارے بالا خانہ میں نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار اٹھ گئے پس ہم لوگوں نے گھروں کو ڈھونڈھا کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ سننے بنی امیہ کو دیکھا کہ انھوں نے آج شب کو آگ و دشمن کی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تمہارے یہاں سے کچھ غلہ لاکر لپکایا تھا قتادہ کہتے ہیں پھر میں نے خدا تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے

حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے جو ظالم لوگ ہیں میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا انکے بالاخانہ میں نقب لگائی اور انکے ہتھیار اور انکا غلہ لے لیا پس آپ خواہش یہ ہو کہ وہ ہمارے ہتھیار ہلکے واپس کر دیں یہ کیا غلہ اسکی ہلکا حاجت نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میں اسکے لیے کہوں لگا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنوں میں سے ایک شخص کے پاس جسکا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اُس سے سب واقعہ بیان کیا اُس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوئے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا ہم میں سے کچھ لوگوں کو جو اہل اسلام ہیں چوری کی تہمت لگاتے ہیں قتادہ کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ تھے ایسے لوگوں کو جیسے اسلام اور نیکی کے حالات مجھے بیان کیے گئے ہیں چوری کی تہمت لگائی ہو قتادہ کہتے ہیں پس میں لوٹ آیا اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش میں اپنا کچھ مال (اپنے چچا کو) دیدیتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نہ کہتا پھر میں نے اپنے چچا سے اسکو بیان کیا تو انھوں نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہو اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے بنی ہنہ سچائی کے ساتھ کتاب تم پر نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان میں اسکے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہو اور خیانت کرنے والوں (یعنی بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تھے قتادہ بن نعمان کو کہا اسکی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن وہب جذا امی ثم الضیبی - بنی ضیب سے ہیں۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہیں مگر علمائے نسب کہتے ہیں کہ ضیبی سے مراد ضیبہ بن جزام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور اسلام لائے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی قوم پر سردار کیا تھا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر انکی قوم کو لکھ دی تھی (جسکا مضمون یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعہ بن زید انی بعثتہ الی قوم عامۃ ومن دخل فیہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن قبل نقی حزب اللہ ومن ادرہ فہ امان شہرین جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس (اس تحریر کو لیکر) گئے تو انکے نسب نامہ لیا اور اسلام لے آئے انکا تذکرہ تنیوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہمال - اور بعض لوگ کہتے ہیں رفاعہ بن رفاعہ قرظی - خاندان بنی قریظہ سے ہیں صفیہ بنت حبیب بن اخطب

۱۱ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی تھی ان کے انکو انکی قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کو جو انکی قوم میں شامل ہو گئے ہیں بھیجا ہوتا کہ یہ انکو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص انکی بات مان لے وہ اللہ کے کردہ سے ہو اور جو نہ مانے اسکو وہ میں نے ہلاکت ہو ۱۱

ام المؤمنین کے مامون ہیں کیونکہ انکی والدہ بڑہ بنت سموال تھیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبد الرحمن بن زبیر نے اُسے نکاح کیا اور قبل دخول کے اُنکو طلاق دیدی پھر انہوں نے رفاعہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا تو متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسے پوچھا اور انہوں نے بیان کیا کہ عبد الرحمن نے اُنکو مس نہیں کیا حضرت نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص (سے نکاح کر کے اس) کا مزہ نہ چکھو۔ عورت کا نام تمیہ بنت وہب تھا قبضی نے اُنکا نام ہی بتایا ہوا اور بعض لوگ اُنکا نام کچھ اور لکھتے ہیں۔ ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ولقد وصلنا نام القول لعلم بذکرون میرے اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہیں قرظہ کے۔ اُنکا تذکرہ انشاء اللہ آئیگا۔ اُنکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار۔ انصاری عقی بدری۔ ابو نعیم نے اور ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عروہ سے اُن لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ابن شہاب سے بھی اُن لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر کا نام بھی لکھا ہے۔ اُنکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے ایک مستقل تذکرہ میں ابو لبابہ سے اُنکا ذکر لکھا ہے اور ابو زکریا یحییٰ ابن مندہ نے بھی انکی پیروی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف اسوجہ سے کیا گیا ہے کہ ابو لبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف جانے لگے تو اپنے اثنائے راہ سے اُنکو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر اُنکو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں اپنے اُنکا حصہ قائم کیا تھا۔ یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس تذکرہ میں ہوا عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید جو لوگ اُنکو شریک بدر کہتے ہیں وہ اسوجہ سے کہ جب اُنکو بدر کی غنیمت میں حصہ اور انکی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل اُن لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

یہ کہتا ہوں کہ حق ابو موسیٰ کی طرف ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابو لبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابو لبابہ کا نام رفاعہ بن عبد المنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک

ترجمہ ہم نے ان لوگوں کیلئے علی ہوئی باتیں بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت مانیں ۱۱



ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہویہی وہ نسب ہو جسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ میں بیان کیا ہو صرف یہ فرق ہو کہ انھوں نے زبیر کی لفظ کو جو اس نسب میں واقع ہو تصحیف کر کے دینار لکھ دیا ہو یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعض لوگ دینار کو بغیر الف کے (اس طرح دینر) لکھتے ہیں پس یہ نسب صحیح ہو اور یہ دونوں ایک ہیں۔ ان دونوں کو ابن عوف کوئی اختلاف نسب نہیں ہو سوا اس ایک لفظ کے اور نیز ابو نعیم نے وہ نسب کے ناموں میں بھی ظفر کے خاندان کے رفاعہ بن عبد المنذر کا نام لکھا ہو اور انھوں نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہو جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اُس نسب میں ظفر نامی کوئی شخص نہیں ہو ظفر کا ذکر کرنا سبب و ہم ہو۔ اور ابو موسیٰ نے ابو لبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہو۔ اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبد المنذر بن زبیر کو ابو لبابہ کا بھائی قرار دیا ہو اور بشیر بن عبد المنذر کا بھی بھائی لکھا ہو اور یہ لکھا ہو کہ رفاعہ اور بشیر دونوں بدر میں شریک تھے اور دونوں نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بیچ گئے اور بشیر بدر میں شہید ہو گئے اور انھوں نے لکھا ہو کہ ابو لبابہ کا نام بشیر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا اثنائے راہ سے مدینہ کا حکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے اُن لوگوں کے قول کی تائید ہوتی ہو جو رفاعہ اور ابو لبابہ کو دشمن کہتے ہیں رفاعہ تو بدر میں شریک تھے اور انکے بھائی ابو لبابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت اور انکے ثواب میں شریک کر لیا تھا لہذا وہ بھی مثل اُن لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔ میرے نزدیک۔ کچھ ہی کا قول بہت درست ہے۔ تمام اقوال مختلف ہیں توافق ہو جاتا ہو۔ اور اس میں شک نہیں کہ اناسم نے اپنا قول غیر اپنی سے نقل کیا اور طبری ایک امام عالم ضعیف و لاعلم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ بدر میں شریک تھے جواز نہ کیا یہ حقیقت ہے۔ انھوں نے صرف اسوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ابن اسحاق نے کلام سے بھی ابن کلبی کی مخالفت ظاہر ہوتی ہو کیونکہ انھوں نے اُن انصار کے نام میں جو بدر میں شریک تھے لکھا ہو کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے بشیر بن عبد المنذر اور رفاعہ بن عبد المنذر تھے۔ رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انھوں نے کہا ہو کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس عبارت سے معلوم ہو تا ہو کہ کلبی کی طرح انھوں نے ابو لبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہو یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے بشر اور رفاعہ اور ابو لبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہو اور انھوں نے اور لوگوں کا نام بھی ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ بشر اور رفاعہ اور ابو لبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہو اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہو جو ابو نعیم کہتے ہیں مگر جو لوگ ابو لبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہیں انکے قول کی بنا پر ابو نعیم کا قول حق نہ ہو گا مگر یہ لوگ بہت کم ہیں۔ انکا تذکرہ بشیر کے نام میں ہو چکا ہو اور کینت کے باب میں بھی انشاء اللہ آئیں گا

الحاصل دینار کا نام انکے نسب میں غلط ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعة (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابوالباہ  
النصار می ہیں اوسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں رافع اور بعض لوگ  
کہتے ہیں بشیر ہم انکا تذکرہ بے کی ردیف میں کر چکے ہیں اس سے پہلے والے تذکرہ میں اسکی بحث ہو چکی ہے ہم انشاء اللہ  
کنیت کے باب میں بھی انکا ذکر کریں گے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے اپنے انکو مقام رواد سے  
انکو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور انکو بدر کی غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا اسے ابن عمر اور عبد الرحمن بن یزید  
اور ابو بکر بن عمرو بن حزم اور سعید بن سبب اور سلیمان اغر اور عبد الرحمن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے  
یہ وہی ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ اپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمیں  
ابو جعفر بن سین نے اپنی سند سے محمد بن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اسحاق بن یسار نے معبد بن کعب  
ابن مالک سلمی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہمارے  
پاس ابوالباہ بن عبد المنذر کو بھیج دیجیے [یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے] تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کر لیں  
پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھیج دیا چنانچہ یہ جب وہاں پہنچے اور ان لوگوں نے انکو دیکھا تو مد بھی انکی طرف  
آئے انکے اور عورتیں اور بچے بھی روئے ہوئے آئے انکو ان لوگوں پر رحم آگیا ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوالباہ کبھی تم  
یہاں سے دیکھتے ہو کہ ہم خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر (قلعہ سے) اتر آئیں انھوں نے (زبان سے تو) کہا کہ ہاں اور ہاتھ سے  
اپنے حلقوں کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیے جاؤ گے ابوالباہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم میرے پیڑ تھر تھرانے لگے جب مجھے معلوم  
ہوا کہ رسول خدا اور اس کے رسول کی خیانت کی پھر ابوالباہ بالا بالا چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئے  
یہاں تک کہ انھوں نے اپنے کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں گا تا وقتیکہ میری  
اس خطا کو نہ معاف فرمادے اور انھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائیں گے جب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی اور انکے جانے میں دیر ہوئی تو اپنے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے  
تو میں انکے لیے استغفار کرتا مگر اب انھوں نے ایسا کیا (یعنی مسجد کے ستون سے اپنے کو باندھ دیا ہے) تو میں انکو ہرگز  
نہ کھولوں گا تا وقتیکہ اللہ انکی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحاق کہتے تھے کہ مجھے زید بن عبد اللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ  
ابوالباہ کی توبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسوقت آپ حضرت ام سلمہ کے مکان میں تھے حضرت ام سلمہ

کہتی ہیں میں نے صبح کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیون مسکراتے ہیں خدا آپ کو مسکراتا ہوا رکھے آپ نے فرمایا ابو لبابہ کی تو یہ قبول ہو گئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے انکو کھول دیا۔ مسجد میں اس کے بندہ کا ایک سبب اور بھی کینت کے باب میں آیا گا کیونکہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہوا کہ ابو لبابہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے (سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادیہ کہتے ہیں۔ جہنی ہیں اور بعض لوگ عذری کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو خزائمہ۔ ان سے عطا بن یسار مدنی نے روایت کی ہوا انکا شمار اہل حجاز میں ہوا بلال بن ابی میمونہ نے عطا بن یسار سے انھوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہوا کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تھامی شب گزر جاتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو تجھے دعا کرے تاکہ میں قبول کروں وہ کون ہے جو تجھے مانگے میں اسکو دوں وہ کون ہے جو تجھے استغفار کرے میں اسکو بخش دوں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سن سے ابو داؤد۔ یعنی سلیمان بن داؤد طبرانی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے بلال بن ابی میمونہ سے انھوں نے عطا بن یسار سے انھوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہنچے تو کچھ لوگوں نے (پہلے پہلے) اپنے گھر پہنچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر جہنی۔ بدر بن اور احد بن شریک تھے۔ یہ ابو معشر کا قول ہے کسی نے انکی موافقت نہیں کی اور ابن اسحاق اور واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہوا کہ انکا نام دوہیہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی شجار کے حلیف تھے بدر اور احد بن شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی بیعت عقبہ اور بدر بن شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کینت انکی ابو الولید ہو مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہیں اس لیے

کہ انکے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبد اللہ ابن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے یہ قول موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انھوں نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب نہیں بیان کیا انھوں نے مختصر ذکر انکا لکھا ہے اور کہا کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحاق سے مروی ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ۔ قرظی۔ ہمیں حافظ ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نو شیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے کہ ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ بن زیدہ نے طبرانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انھوں نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت میں ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ انہیں سے ایک میں بھی ہوں ولقد وصلنا لهم القول لعلهم يتذكرون انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے اور طبرانی نے دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد میں اپنے والد بشر کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح۔ اور بعض لوگ انکو رفاعہ بن مشمر خ کہتے ہیں۔ اسدی ہیں قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے نبی عبد شمس کے

۱۲ ترجمہ ہمنے ان لوگوں کے لیے متصل باتیں بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں

حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش ہے ابن رعبہ بن زعور ابن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔  
احد کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو  
خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر  
استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر استدراک کی کوئی  
وجہ نہیں اسلئے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبید اللہ  
ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام میں جو احد  
کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور انکو انکے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن عتیق۔ بکر بن معروف نے مقاتل بن جان سے اللہ تعالیٰ کے قول <sup>فَاللَّهُ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ</sup>  
زنا جا غیرہ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمن بن عتیق نصیری کے حق میں نازل ہوئی تھی  
وہ رفاعہ بن وہب بن عتیق کے نکاح میں تھیں یہ انکے چچا کے بیٹے بھی تھے رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی  
معاظتہ) دی عائشہ نے انکے بعد عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمن نے انکو طلاق دی تو یہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اسکے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق  
دیدہ ہو پس اب میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہ ہو تو وہے دنوں کے بعد پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور  
انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے دوسرے شوہر نے مجھے ہمبستری کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے  
پہلے قول کی تکذیب کر دی لہذا میں تمھاری آخری بات کی بھی تصدیق نہ کروں گا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہاں تک  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ میں اپنے  
پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب انھوں نے تم سے کہا تھا اور اُس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ انکے پاس گئی  
اور تم نے پھر اسکو طلاق دے تو وہ حیرت بعد اسکے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے ۱۱



اور مجھے معلوم ہو چو کچھ انھوں نے تم سے فرمایا تھا لہذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی ہو پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئیں حضرت عمر نے فرمایا کہ اب تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔ انھیں عائشہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَتٰی تَخْرُجَ زَوْجًا غَیْرَہٗ** یعنی فیجاءمعا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس قصہ کو ابو عبد اللہ یعنی ابن مندہ نے رفاعہ بن سہمال کے نام میں لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہیں تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سمیمہ بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ یا مریمہ یا غیمہ یا عائشہ والہ علم (سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یثربی - کینت ابو ریشہ - تمیمی ہیں - قبیلہ یتیم الرباب سے تھیں - یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یعنی قبیلہ یتیم الرباب سے تھیں - یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یعنی قبیلہ یتیم سے - انکا شمار اہل کوفہ میں ہے اور بعض لوگ ابو ریشہ کا نام حبیب کہتے ہیں - انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے - یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ انکا نام یثربی بن عوف ہے اور بعض لوگ خشاش کہتے ہیں - عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ریشہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا جب ہم لوگ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے میرے والد نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی میں اسکی شہادت دیتا ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (بد و وجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانکی وجہ سے بعد اسکے اپنے فرمایا کہ آگاہ رہو اسکا گناہ تمہارے ذمہ نہ رکھا جائیگا اور نہ تمہارا گناہ اسکے ذمہ نہ رکھا جائیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا تزروا زمرۃ ذریرا خمری پھر میرے والد نے ایک لسن کا سادغ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں طیب ہوں کیا میں اسکا علاج کر دوں حضرت نے فرمایا کہ طیب ہی ہے اسکو قائم کیا ہے (یہ دلغ نہ تھا بلکہ مہربانیت تھی) اس حدیث کو عبید الملک بن عمیر شیبانی نے اور ثوری نے اور مسعودی نے اور علی بن صلح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا - یہ اصحاب شجرہ سے ہیں - عبید الکرم یعنی ابوامیہ نے ابو عبیدہ بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے صفحہ گذشتہ میں اس آیت کا ترجمہ ہو چکا ہے ۱۲ھ ترجمہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائیگا ۱۱

والد سے روایت کی جو وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے ملائ خیر و رشد آمننت بحالک انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا کہ ابو نعیم نے رفاعہ ابن رافع کے تذکرہ میں انکا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابو عبیدہ نام ہم نہیں جانتے ہاں انکا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہوا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ہیں واللہ اعلم۔

تین کتابوں کے اس حدیث کو امیر ابو نصر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عبد الرحمن بن خضیر ہنالی سے انھوں نے عمر بن دینار سے انھوں نے عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اللہم اہل علینا بالامن والایمان - محمد بن ابراہیم شافعی نے کدی ہی سے انھوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ اسکو احمد بن محمد بن زیاد قحطان نے کدی ہی سے روایت کیا ہے اور انھوں نے (بجائے عبد الرحمن بن خضیر کے) عبد الرحمن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطعی نے جو اسکو کدی ہی سے روایت کیا ہے تو انھوں نے حصین لکھا ہے اور کہا کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابو نعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے ابوسلمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کروں کہ کوئی شخص مُقْتِر (نامی ظرف) میں نیمہ نہ بنائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) رُفیع (رضی اللہ عنہ)

کنیت اُمّی ابو العالیہ رباحی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا کہ انکا نام زیاد بن فیروز تھا بنی رباح کے غلام تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابوخلدہ بن خالد بن دینار نے کہا کہ میں نے ابو العالیہ رباحی سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انھوں نے کہا نہیں میں آپ کی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

تین کتابوں کے ابو نعیم کا یہ کہنا کہ ابو العالیہ کا نام زیاد ہے وہم بہ زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں کنیت اُمّی بھی ابو العالیہ ہے اور نام انکا برا ہے وہ ابو العالیہ رباحی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

ترجمہ ابنی اور بھڑائی کا چاند اور چاندین خالق پرانان لایا ۱۱۱۱ ترجمہ امیر ابو نصر کے کو سلاستی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کرا ۱۱۱۱

## باب الرأء مع القاف

(سیدنا) رقاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عقیلی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یعلیٰ ابن اشراق نے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا جن میں سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سو بکریوں میں ایک بکری (زکوٰۃ کی) لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتیں تو دو بکریاں اور انھوں نے اونٹ کا بھی ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیبہ۔ یا عقیبہ بن رقیبہ۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یزید بن حبیبہ نے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا۔ رقیبہ بن عقیبہ بن رقیبہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجب کے آخری تاریخ میں رخصت ہو نیکو گئے حضرت نے پوچھا کہاں جاتے ہو انھوں نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں اپنے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان تمھاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں یہ نہیں چاہتا اپنے فرمایا تو ابھی ٹھہرو یہاں تک کہ چاند نکل آئے اور دو شنبہ کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی میں کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اس وقت اللہ کی طرف سے مسافروں پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رقیسم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لؤذان بن معاویہ۔ گینت انکی ابو ثابت انصاری ہیں اوسی ہیں ابو نعیم اور ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ رقیسم بیٹے ہیں ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں اوسی ہیں ثم المعادی۔ یہ نعمان بن اکال کے قید سے ہیں انکو ابو سفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے پھر ابو سفیان نے اس کے عوض میں بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا۔ یہ رقیسم غزوہ طائف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۔ بکریاں لینے زکوٰۃ کا لفظ چالیس پر لکھنے چاہیے بکری میں ایک بکری زکوٰۃ کی ذیابڑی تھی زکوٰۃ سو تک رہتی ہے۔  
۱۲۔ معلوم ہو رہا ہے کہ وہ دو شنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن انھوں میں ۱۲

## باب الراء والكاف

(سیدنا) کہ کانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ اُنکے والد کو لوگوں کا عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ اُنکے نسب میں کچھ آمیزش نہ تھی اُنکی والدہ شفا دینت ہاشم بن عبد مناف تھیں اور اُنکے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہیں جسے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کی تھی اور اُنکو آپ نے دوم تبہ یا تین مرتبہ شک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والوں میں تھے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے گئے یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی ہیر بنت عویمر کو یہ نبی میں طلاق دی تھی۔ یہیں ابو اسحاق ابراہیم بن تمیم غنیمہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیلہ نے جریر بن حازم سے انھوں نے زبیر بن سعید سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور بیٹے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے تو آپ نے فرمایا تم سے کیا مراد لیا ہوا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہوا اللہ ہی نے فرمایا ہوا اللہ ہی نے فرمایا ہوا جو تم سے مراد لیا ہوا تھا کہ یہ (یعنی طلاق) باق ہو گی) انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کرنا ہے جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی چیز دے لکھا ہے تو میں اسلام لاؤں وہاں سے قریم ایک درخت تھا جسکی شاخیں بہت بڑی بڑی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس درخت کی شاخ اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ اُسے حکم سے ادھر آ جا پس وہ درخت دو حصوں پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اسکا مع شاخوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چاا آیا کہ کانہ نے کہا آپ نے مجھے بڑی بات دکھائی اب اسکو حکم دیجیے کہ پھر لوٹ جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم لیا کہ اگر میں اسکو حکم دوں اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپ نے اسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوست کھڑے جا کر بل گیا مگر یہ اسوقت اسلام نہ لائے اُنکے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی غنیمت سے تیس وسق دیے تھے اُنکی حدیث یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اس دین کا خلق جیسا ہے۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رکبانہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا کہ ابن ابی داؤد نے انکے اور پہلے رکبانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اور انھوں نے اپنی سند سے جعفر بن محمد بن رکبانہ سے انھوں نے اپنے والد رکبانہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یسین بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو اپنے مجھے گرا دیا۔ ابو نعیم نے کہا کہ بعض متأخرین نے ان دونوں رکبانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اس میں ابن مندہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہہ دیا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں پس انپر کیا اعتراض ہو سکتا ہے لکن تذکرہ ابن مندہ ابو نعیم کے (سیدنا) رکبانہ (رضی اللہ عنہ)

مصری۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ ایک معمولی شخص ہیں۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا کہ یہ کندسی ہیں انکی ایک حدیث تھی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مگر صحابہ میں یہ مشہور نہیں ہیں لیکن لوگوں نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ اسے نصیح عفی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے فزونی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اُسے جمع کیا ہو اُسکو خرچ کر دے مگر نہ کسی گناہ کے کام میں اور مکرور اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور اہل فقہ و حکمت سے ملے خوشخبری ہو اس شخص کو جسکی کمائی پاک ہو اور اُسکی خصلت عمدہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جمہد مال ہو اُسکو خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے

ہمیں ابویاسر عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسن بن خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن وفاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم ابن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوصفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے طعام ابن مقدم سے انھوں نے عبد بن سعید کلاعی سے انھوں نے نصیح عفی سے انھوں نے رکبانہ مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنا حاجت سے زیادہ مال خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱ اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کر سکتے ہوں اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہے ۱۱



## باب الراوی والواو

اسیدنا روح (رضی اللہ عنہ)

ابن زنباع بن روح بن سلام بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امر القیس بن جمانہ بن وائل بن مالک بن زید منہ بن  
افضل بن سعد بن سہیل بن ایاس بن حرام بن حذامہ کنیت انکی ابو زرعم جذامی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا  
صحابی ہونا صحیح نہیں انکے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے  
بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انہیں قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور  
روح کے ایک غلام بھی ہیں جنکا نام صیب ہے۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی وہ صرف  
یہ روایت کرتے ہیں کہ اُنکے والد زنباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے روح کا صحابی ہونا ثابت نہیں  
اور مسلم بن حجاج نے اسناد دینی میں لکھا ہے کہ ابو زرعم یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہیں۔ اور ابن ابی حاتم اور  
انکے والد نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے۔ البتہ شریح میں  
ابن سلم نے اور یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی نے اور عبادہ بن نفیس نے روایت کی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو صاحبان نہیں  
سمجھتا اور انکی روایت ہی صرف صحابہ سے ہو چکا ہے انکا تہم دارمی اور عبادہ بن صامت ہیں انھوں نے انھیں ایک  
حدیث فی سبیل اللہ گھوڑوں کی تیار کرنے میں روایت کی ہے یعنی اُس حدیث کو تہم کے تذکرہ میں لکھا ہے یہ نیز غلط ہے  
ابن مروان (بادشاہ شام) کے یہاں بہت مقرب تھے عبد الملک کہتے تھے کہ روح میں اہل شام کی عبادت اور  
اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہے۔ روایت ہے کہ روح کا ایک کنیت ولید بن عبد الملک کے  
مکیت کے پاس تھا اسکے بھائیوں نے ولید کے بھائیوں کی شکایت کی کہ روح نے وہ شکایت واید سے  
ظاہر کی ولید نے کچھ تو بہن کی تو روح نے عبد الملک بن مروان سے اُس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبد الملک  
نے کہا کہ او ولید یہ شکایت کیسی ہو ولید نے کہا یا امیر المومنین یہ شخص جھوٹ بولتا ہے روح نے کہا واللہ میرا مخالف  
زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے ولید نے کہا تھا یہ سے خیالات بہت تیز ہو رہے ہیں۔ روح نے کہا ہاں سب سے پہلی  
تیز ہی تو سترہ تین دن ڈاہر ہوئی اور آخری تیزی مچ رہا میں ظاہر ہوئی یہ لکھ غصہ کی حالت میں روح وہاں سے  
اٹھ آئے پھر عبد الملک نے ولید سے کہا کہ میں تجھکو اپنے حق کا واسطہ دلاں جو میں جو پھر ہے کہ تو روح کے پاس  
۱۰ صفین اُس لڑائی کا نام ہے جو ہندو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کرادی تھی ۱۱

اور انکو راضی کر لے اور اپنا کھیت انکو دیدے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد متے ملنے آیا ہو تو وہ پیشوا کی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت انکو دیدیا روح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایمان بن مین ہو قبیلہ جذام کے پہاڑوں تک۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی۔ نے روایت کی ہو کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا ہو انس بن مالک کو اور فضالہ بن عبید کو اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور ابوالمنذیب کو یہ سب لوگ عامہ باندھتے تھے اور اسکا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنوں تک رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

رومی۔ انھیں کا لقب سفینہ ہو۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا بلخ کے قیدیوں میں انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہو بعض لوگ رومان کہتے ہیں بعض اور کچھ کہتے ہیں سفینہ کے نام میں انکا ذکر آیا گا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ بلخ کے قیدیوں میں تھے اور روم کی طرف انکو نسبت دی ہو مگر روم اور بلخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مفتوح نہ ہوئے تھے پھر رومان سے قیدی کس طرح آتے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

ابن نجید۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہو اور انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حمید بن رومان بن یحییٰ بن زید بن عمرہ بن معبد جذامی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کمار قاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اپنے انکو ایک تحریر لکھ دی تھی (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعہ بن زید انی بعثت الی قوم یدعوہم الی اللہ عزوجل والی رسولہم۔ اہل فہن حزب اللہ بن اور بن فہلہ امان شہر میں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو معبد اللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ میں اسکے خلاف لکھا ہو۔

(سیدنا) رویہ (رضی اللہ عنہ)

عمارہ بن رویہ کے والد ہیں۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبد الملک بن ثمر سے انھوں نے عمارہ بن رویہ سے انھوں نے ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام میں انکو انکی قوم پر مامور کرتا ہوں تاکہ وہ انکو اللہ عزوجل اور اسکی رسول کی طرف بلا لیں۔ شہر انکا ہذا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہو اور بنو اسے انکو وہ ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہو ۱۲

اپنے والد سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وہ شخص آگ میں گر کر داخل ہو گا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھا ہو اور خالہ طحان نے عاصم احوال سے انھوں نے عمار بن ربیعہ سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دہاکیں لے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بزرگوارہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں انکے والد کا امین کچھ ذکر نہیں ہے۔

(مسجدینا اگر تھوکر (رضی اللہ عنہم)

غفار سی۔ رومہ نامی کنوین کے مالک بھی تھے۔ عبد الرحمن مہاجر بنی۔ نے ابو سعید سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا جاب مہاجر بن مدنیہ بن آئے تو وہاں کا پانی آنکھوں میں آ گیا غفار کے ایک شخص کے پاس ایک پتھر تھا جس کا نام رومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پتھر کو میرے ہاتھ بچھو ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسے میرے اور میرے عیال کی اور کوئی مساش نہیں ہو میں اسکو نہیں بیچ سکتا اسکی گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو عثمان نے پچاس ہزار درہم میں اس کنوین کو مول لے لیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس کنوین کو مول لے لیا تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دیں گے جو اپنے رومہ کو دینے کا تھا یعنی ایک نہر جنت حضرت نے فرمایا ہاں تو عثمان نے عرض کیا میں اسے مول لے لیا اور اسکو سلفان کے لیے دیا کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(مسجدینا) رومہ لضعف (رضی اللہ عنہم)

ابن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ بنی مالک بن نجار سے ہیں انکا شمار اہل مصر میں جو یث بن سعد نے کہا ہے کہ لشکر میں حضرت معاویہ نے رومہ بن یثیع بن ثابت کو طرابلس اور مغرب کی طرف ایک شہر بھیجا کہ بنایا تھا انھوں نے وہاں سے لشکر میں افریقیہ میں جہاد کیا اسے حش صغانی نے اور وہ ناد بن شریح نے اور شمیم بن بیتان اور شیبان بن قبتانی نے روایت کی جو ابو مرزوق یعنی ربیعہ بن ابی یلم نے جو عبد الرحمن بن حسان تنجی کے غلام تھے روایت کی جو کہ انھوں نے حش صغانی سے انھوں نے رومہ بن یثیع بن ثابت سے اس جہاد میں جو انھوں نے مغربی جہاد سے پہلے کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا تھا کہ مجھے یہ خیبر ملی جو کہ تم لوگ ایک شغال یا دو ٹلٹل

سلاہ چونکہ ان دونوں قوتوں یعنی غزوہ کی نازدار و شوارہ اسوجہ کہ فریقت آدمی میں میں غلو ہے تاہو و غصہ کی وجہ سے ان کا بار بار جھگڑا ہوا ہے ان دونوں قوتوں کی تخصیص فرمائی

مثقال کے عوض میں خرید لیتے ہو ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے  
 ہمیں عیش بن صدقہ یعنی ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں  
 محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے حیوہ بن شریح سے نقل کر کے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے  
 انس پہلے عیاش بن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ شمیم بن بیتان نے انس بیان کیا کہ انھوں نے روایع بن ثابت کو  
 یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے روایع بن ثابت شاید تمھاری زندگی میرے بعد تک رہے  
 تو تم لوگوں سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے یا ناٹھ لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجہ کرے  
 تو محمد اس سے بری ہیں ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی یعنی ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے  
 نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے یزید بن ابی حبیب نے ابو مرزوق سے جو تحجب کے غلام تھے حش صفائی سے  
 نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے روایع بن ثابت کے ہمراہ مغرب میں جہاد کیا انھوں نے ایک گاؤں کو فتح کیا جس کا  
 نام جرہ تھا وہاں وہ خلیہ پڑھنے لکھ رہے ہوئے اور انھوں نے کہا میں تمھارے سامنے وہی باتیں بیان کروں گا جو میں نے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو اپنے غزوہ خیبر میں ہم سے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو  
 اس کو جائز نہیں ہو کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی میں ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتوں سے بے بستری کرے اور جو شخص  
 اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں ہو کہ اگر قیدیوں میں سے کوئی غیر بارہ عورت اس کو ملے اور وہ صفائی  
 رحم کے سیاق سے بغیر اس سے بے بستری کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت  
 کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی  
 جانور پر سوار ہو کر یہاں تک کہ جب وہ ڈبلا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان  
 رکھتا ہو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے بعض لوگ  
 کہتے ہیں کہ انکی وفات شام میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں برقر میں ہوئی انکی قبر وہیں ہے۔ انکا تذکرہ  
 تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) روایع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور کہا کہ میں انکی کوئی روایت نہیں جانتا اور ابو عبد اللہ عسکری  
 نے کہا کہ ابو روایع کی مدینہ میں کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گزر گئے اور انکی نسل باقی نہیں رہی۔

۱۲۔ رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہو کہ یہ معلوم کر لے کہ یہ عورت حاملہ تو نہیں ہو حالہ نہ ہو نیکام حیض آئے سے ہو جاتا ہو ۱۲

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

مؤنی - بخاریہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ انھوں نے کما میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ربہ بن سلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ کی چادر اترتی ہوئی تھی پس انھوں نے اپنا ہاتھ آپ کے پہلو میں داخل کیا اور چہرہ پر رکھ دیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا تھا اور کہا کہ قرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس - ایسہ بن اور بعض لوگ اغر کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں اور ریاب بخود انکا نام تھا بلکہ وہ انکے اجداد میں سے تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ ایاس بن ریاب کے نام میں ابو نعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہے ابو نعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہیں ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن ریاب کے نام میں انھوں نے ایاس کو صحابی نہیں کہا بلکہ انکے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہاں ایاس کے دادا ریاب کو صحابی کہنا یہ نہایت عجیب کی بات ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں تذکروں میں یعنی ایاس بن ریاب کے تذکرہ میں اور ریاب کے تذکرہ میں صحابی کو انہیں نے زوائد اعلم ابو موسیٰ نے بھی اس پر تنبیہ نہیں کی۔ ایاس کے نام میں ہم انکا نسب لکھ چکے ہیں لہذا اب پھر اسکو ذکر کر کے طول نہ دینگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حنیف بن ریاب بن حارث بن امیر بن زید۔ بدر میں شریک تھے اور غزوہ بدر میں شہید ہوئے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن سعید بن سم قریشی تھے۔ انکا ذکر اس حدیث میں ہے جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخوں میں الحاق کر دیا گیا ہے۔

## حرف الزاے پہ باب الزاے والالف

(سیدنا) زارع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ کنیت انکی ابو الوزارع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام زارع بن زارع ہے عربی پہلی قول صحیح تر لگتا ہے۔ انکا تذکرہ زارع تھا اسی وجہ سے انکی کنیت ابو الوزارع ہوئی۔ ابو داؤد دیلمی نے



مطرب بن اعنق سے انھوں نے ام ابان بنت وائع بن زارع سے روایت کی ہے کہ اُنکے دادا اشع عصری کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اُنکے ساتھ انکا ایک بیٹا یا انکی بہن کا بیٹا بھی تھا جو مجنون تھا جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا یہ کہا کہ میری بہن کا بیٹا ہے وہ مجنون ہے میں اُسے آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ اُسکے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اُسکا آپ کے پاس لے آئے آپ نے اُسکے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہو گیا تمام وفد میں اس سے بہتر کوئی سمجھتا رہا نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہے جسکا سیاق بہت عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن جلاج بن قیس بن عبد بن وعل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلمان بن اسلم بن افضلی اسلمی کنیت انکی انکی ابو حجازہ۔ یہ اُن لوگوں میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی اور کوفہ میں رہتے تھے واقفی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حرق خزاعی کے اصحاب میں سے تھے۔ ہمیں مسار بن عمرو بن عویس بنیارس نے اور محمد بن محمد بن سرابا وغیرہا نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن اسمیل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں اسراہیل نے حجازہ بن زاہر اسلمی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ خبر دی کہ وہ اُن لوگوں میں تھے جو بیعت الرضوان میں شریک تھے وہ کہتے تھے کہ میں دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ میں گدھے کا گوشت تھا کہ ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ انکی ایک حدیث عاشوراء کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اشجی۔ بدر بن بنی اسلمی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو موسیٰ یعنی محمد بن ابی بکر مدنی نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مرقری نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ابوب نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن انس سے نہیں سلیمان کہتے تھے کہ ہمیں علی بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہمیں فیاض نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہمیں رافع بن سلمہ نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں اپنے والد سے سنا کہ وہ سالم سے وہ قبیلہ اشج کے ایک شخص تھے زاہر بن حرام ان سے روایت کرتے تھے زاہر صحابی تھے اور بدر بن بنی سے تھے

جنگل کے تختہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھیں شہر کے تختہ دیدار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوسی ہیں اور ہم اُنکے لیے شہر سی ہیں وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بد صورت آدمی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے گئے وہ اپنا کچھ مال بازار میں بیچ رہے تھے اپنے پیچھے سے آکر انکو پٹنایا اور انھوں نے آپکو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے پیوڑ دے یہ کون ہے پھر جب انھوں نے پھر کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پٹیہ آپکے سینہ اداہر سے لانے کی کوشش کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچیں گے تو واللہ مجھے بہت کم قیمت پائینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم خدا کا نزدیک بہت گران قیمت ہو۔ یہ عبارت عبد الرزاق کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زائدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ اور بعض لوگ انکو بریدہ بن حوالہ عنزی کہتے ہیں۔ اسے عبد اللہ بن شقیق نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے

## باب الزاویہ والباوی

(سیدنا) زبان (رضی اللہ عنہ)

یہ شخص لوگ انکو زباز کہتے ہیں۔ بیٹے بن قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہیں قیسور کلفی کے بیٹے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد زبان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ وادی شوحطین فروکش تھے انھوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ بہت غریب (یعنی اجنبی) ہیں اور سند بھی اسکی ضعیف ہے ابراہیم کے بیٹے اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو جوت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابن مالک نے کہا ہے کہ عبد الغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے انکا تذکرہ زباز کے نام سے کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ انکے نام کے آخرین نون ہے۔

(سیدنا) زبیر قان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ خاندان ذمی لہو سے ہیں۔ ابو وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن عسلی رضی اللہ عنہا میدان کر بلا میں جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ہل من مبارک پس ایک شخص خاندان ذمی لہو سے مقابلہ میں آئے انکا نام زبیر قان بن اسلم تھا زبیر قان بڑے جنگجو تھے انھوں نے پوچھا کہ تو کون ہے

مخاطب نے کہا میں حسین بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ خدا کی قسم میں نے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آ رہے تھے اور تم اُنکے آگے بیٹھے ہوئے تھے پس میں نے یہ نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں ملوں کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو پس حضرت حسین بن علی بھی لوٹ گئے اور زبرقان بھی لوٹ آئے اور زبرقان اس وقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہوا اور ابونعیم نے کہا ہوا کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امر القیس بن خلف بن ہمدان بن عوف بن کعب بن سعد بن زید منہ بن تمیم تمیمی سعدی کینت انکی ابو عیاش ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسدردہ اور نام انکا حصین ہوا حصین کے نام میں انکا ذکر ہو چکا ہوا انکو زبرقان انکے حسن کی وجہ سے کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہوا کہ زبرقان انکو اس سبب سے کہا گیا کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) ایک عمامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہوا کہ انکا نام قمر تھا واللہ اعلم۔ بصرہ میں پہنچتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور اور زمانہ اسلام میں بھی با عظمت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم منقری اور عمرو بن اہتم اور عطار بن حاجب وغیرہم نے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوائز (یعنی انعام) بھی دیے اور اچھے جوائز دیے یہ سلسلہ ہجری کا واقعہ ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا انکی بات مانی جاتی ہو لڑائی میں یہ بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ جو کچھ انھوں نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انھوں نے کہا اُس سے میں افضل ہوں عمرو نے کہا بیشک تم میری موت ہو تنگدل ہو با پتھارا محو تھا مومن انجیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انھوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی انہیں جانتا تھا اور جب انھوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری انہیں جانتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سچ ہوتا ہوا زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ انکے حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگنے کے اندیشہ سے) نقاب ڈال کر جاتے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم بنی عوف کے صدقات کا متوکی کیا تھا چنانچہ زمانہ برکت میں حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہذا حضرت ابوبکر نے بھی انکو بدستور قائم رکھا کیونکہ انکو اسلام پر انکی ثابت قدمی اور

اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ منہد ہو گئے تھے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہیں ۱۷

اور اسے صدقہ قاریت میں انکی امانت زمانہ روت میں معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی انکو بدستور قائم رکھا انکا  
 شخص نے قبیلاوند بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار طحیہ کے ہیں اشعار  
 تقول خلیفتی لما انتقلت استدر کنا بنو القوم الجبان استدر کنا بنو القوم بن بدر سر ارج اللیل للشمس الجھان  
 فقلت اوعی و اوعی و اوعی لصدوت ان ینادی و ایعان فمن یک سالنا عنی فانی انا النمر بنی جابر الزبرقان  
 زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لیے ہوئے آ رہے تھے راستہ میں طحیہ انکو ملے اور انکے ساتھ انکی بی بی اور  
 انکی اولاد بھی تھی قبیلاوند نے وہ عراق بھاگے جا رہے تھے وہاں قبیلاوند تھا پس زبرقان نے انسے کہا کہ تم اپنے وطن کو  
 نہ چھوڑو اور ایک مکان انکو دیا کہ اس میں تم میرے نہاں ہو کے ٹھہرو یہاں تک کہ میں لوٹ کے آ جاؤں پھر طحیہ نے انکی  
 بھیج میں یہ شعر کہا ۵

و غ المکارم لا ترحل بغیتہا واقعہ فاک انت الطاعم الکاسی

زبرقان نے حضرت عمر سے انکی شکایت کی حضرت عمر نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر جو ہوا نہیں جان  
 ابن ثابت نے انکے اسگے جو ہونیکا حکم کر دیا پس حضرت عمر نے طحیہ کو ایک تہ خانہ میں بند کر دیا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف  
 اور زبیر نے انکی سفارش کی لہذا حضرت عمر نے انکو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی سچو ٹکراتہ خانہ سے باہر نکالا اور انکی  
 بہت تہدد کی کہ اب ایسا کرنا یہ قصہ بہت طویل ہو۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے انکے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں اشعار  
 نحن المملوک فلا حی یقا و منا فینا العلاء و فینا نسب الجح و نحن نطعمهم فی القیظ ما اکلوا من العیظ اذ الم یونس القزع  
 و نخر الکوم عیظا فی ارضنا للنازلین اذ اما اثر لواء شیوا تملک المکارم حزنا باہ قاریتہ اذ الکلم علی امثالہا اقرعوا  
 انکاذ کرہ یتون نے لکھا ہو۔

(سیدنا زبیر حبیب رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عمرو بن زید بن ثعلبہ بن عبد بن عدی بن بندب بن غنیمہ بن عمرو بن تیمیم بن غنیمہ بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰ ترجمہ میری محبوبہ کہ نبی حبیب ہم میدان جنگ میں گئے کہ غزیرہ نامہ قوم کی اولاد ہم کو پالین گے یہ قبیلہ کی اولاد ہونکو یا جانکی بدرات کا چرخ  
 پاکیزہ آفتاب کو سنے لیا کہ تو میرے کہا کہ تو میری ما کر اور میں بھی دعا کروں یہ بیشک وہ دعا زیادہ نبی جانی جو جو دو آدمی کریں یہ پس جو کوئی شخص پوچھے تو میں بتاتا  
 ہوں کہ میں غزیرہ جو زبرقان کا پردہ سی پر ۱۱ ترجمہ زبرقان کو چھوڑ دے انکی تلاش میں سفر کرنا اور بیٹھ کر کیونکہ تو کھانے والا اور سینے والا ہو ۱۲  
 ترجمہ ہم لوگ بادشاہ ہیں کہ قبیلہ ہماری برادری نہیں کرے یا ہمیں بن بلندی ہو اور میں میں عبادت خانہ میں یہ ہم زمانہ قحط میں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جس بقولہ  
 وہ کھاسکین یہ ہم عہد اہست کھاتے ہیں جبکہ ہماری روٹی بھی نہیں ملتی یہ ہم تیج وقت رست اور تھون کو اپنے منہ میں ڈبچ کرتے ہیں وہ ہانوں کے لیے تاکر وہ  
 جسوقت آویں پھر ہوا وہ یہ بزرگیان سمجھے قعدہ الکرا حاصل کی ہیں بلعید بزرگوں سنہ اس شعر کی باتوں پر قعدہ الکرا حاصل

کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے آپ نے سر پر اور منہ پر اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ بھی اُن لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل میں لوگوں کی گزرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی غنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگوں نے بنی غنبر کو مقام رکبہ میں جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور انکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے زبیب کہتے تھے کہ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور ان قیدیوں سے پہلے پہنچ گیا اور میں نے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا لشکر ہمارے پاس گیا اور اُس نے ہمارے لوگوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لائے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیے تھے پھر جب بنی غنبر کے لوگ آئے تو مجھے بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہو کہ تم قبل گرفتار کیے جانے کے اسلام لائے تھے میں نے عرض کیا ہاں ہوا آپ نے پوچھا کون گواہ ہو میں نے کہا سمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہو اور ایک دوسرا شخص جس کا نام زبیب ہے بتایا ہو اس شخص نے تو گواہی دیدی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرت نے فرمایا ایک شخص نے تمہاری طرف سے گواہی دی لہذا گواہی کے ساتھ تم سے حلف بھی لیا جائیگا پس میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ غلام فلاں دن اسلام لائے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور انکے آدھے مال لے لو اور انکی اولاد کو غلامی کا طعنہ نہ دینا اور (ہم سے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمہارے مال میں سے ایک بن بھن کم نہ کرتے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں ابو عمر نے کہا ہو میں نہیں جانتا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر ابن درستی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰ بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید کلابی نے خبر دی کہ انھوں نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے

۱۱ شروع زمانہ میں انکا ذکر کے لیے علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائیں وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیں ۱۲





جش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان میں مواخات کرائی تھی جبکہ آپ نے مکہ میں باہم ہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاجرین و انصار کے درمیان میں مواخات کرائی تو انکے اور سلمہ بن سلمہ بن قحش کے درمیان میں مواخات کرادی۔ ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مروان سے نقل کر کے خبر دی میرا خیال ہو کہ مروان ہلو گون پر تھوٹ نہ جوڑ لگاؤ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر ٹوٹی یہاں تک کہ وہ حج میں شریک نہیں ہو سکے اور انھوں نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کر دی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجیے حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہیں اُس نے کہا ہاں حضرت عثمان نے کہا اسکو خلیفہ بناؤں تو وہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اُسکو بھی یہی جواب دیا مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤں اس شخص نے کہا ہاں حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے۔ ہمیں ابوالفداء یعنی اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے زبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قرظہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کر دیا تھا یعنی اپنے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن شیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے عاصم سے انھوں نے زبیر سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہو ابو نعیم نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن انکو حواری فرمایا تھا جب آپ نے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائیگا زبیر نے کہا میں آپ نے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینوں مرتبہ زبیر نے کہا کہ میں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے صحیح بن جویر سے انھوں نے ہشام بن



میر والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے یحییٰ بن سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھوں نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تم لتسألن یومئذ عن النعم تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہے کس نعمت کا سہاں ہو گا ہم تو چھوہارے اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہیں اپنے فرمایا عنقریب نعمت دنیا تمھیں ملیگی لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کے انکو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اسمین سے اپنے گھر میں نہ لیجاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حشان نے انکی بیوی سے ایک قصیدہ کہا اور انکو تمام لوگوں پر فضیلت دی ہو وہ قصیدہ یہ ہے

قصیدہ

اقام علی عہد اللہ و ہدیہ حواریہ والقول بالفعل بعدل یوالی ولی الحق والحق اعدل ہو الفارس المشہور والبطل الذی یصلو اذا ما کان یوم محفل

وان امر کانت صفیۃ امہ ومن نصرۃ الاسلام مجد موئل عن المصطفیٰ واللہ یعطى ویجزل فامشہ فیہم ولا کان قبسہ

ولیس کیون الدہر ادام یرذل

ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ سات آدمیہ نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جنہیں حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور مقداد اور ابن مسعود وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ کے مال کو انکی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے انکے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے انکو آواز دی اور انکو علیؓ ہلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تم کو یاد ہو کہ ہم اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور میں بھی مسکرایا تو تم نے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق

ترجمہ نبی کے عہد اور انکی روش پر قائم رہے۔ انکے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے وہ نبی کی راہ اور انکے طریقہ پر قائم رہے۔ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے ہمار ہیں کہ اسدن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے پڑا اور بیشک وہ وہ تھے کہ انکی ہان صفیہ تھیں پڑا اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہتے تھے کہ رسول خدا سے انکو بہت قریب کی رشتہ داری تھی پڑا اور اسلام کی مدد کر کے انھوں نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی بہت ایسے مصائب تھے جنکو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کی دفع کیا اور اللہ بڑا صاحب بخش ہے جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی پڑا تو وہ تلوار لے کے موت کی طرف دوڑتے تھے

پس انکا مثل نہ انھوں نے اہل حق سے پہلے ہو اب اور اب قیامت تک ہو گا پڑا





پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور انکو قتل کر دیا اور اہل تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مصائب کو دفع کیا ہو پھر فرمایا کہ ابن ضیفہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو ذبح کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروئے پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ ہجری میں ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہوئی اجازت طلب کرائی مگر انھوں نے اسکو اجازت نہیں دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اُسے دوزخ کی بشارت دید و ابن جرموز نے اُسوقت یہ اشعار کہے اشعار

ایت علیہ اس الزبیر ارجو لدیہ الزلفۃ فبشر بالنا راذیبتہ قیس البشارۃ واتھنہ  
و شیان عندی قتل الزبیر و شرطہ عنزیدی الخفۃ

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوئے اور (مقام) سفوان میں پہنچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان میں پہنچ گئے ہیں احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا تھا وہ ہوا مگر زبیر نے مسلمانوں کو کیا کر کے باہم لڑایا اور اب خواہنے گھر جانا چاہتے ہیں ابن جرموز اور فضالہ بن حابس اور نفع بن غوافہ جو خاندان نہم سے تھ اس گفتگو کو سنایہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے گیا اور انکو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اُسپر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جب کا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اُسے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہیں تو اُسے اپنے دونوں ساتھیوں کو بلایا ان سب نے ملکر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور انکو قتل کیا۔ حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوئے ستر برس کی تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فرہی اور اغری میں متدل تھے واڑھی گھنی نہ تھی۔ اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ ابن جرموز نے خود کشی کر لی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہوا ابن جرموز اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوئے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اسکو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بخوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہو کہ میں اسکو ابو محمد اللہ یعنی اپنے والد کے عوض میں قتل کرونگا (ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ دونوں برابر نہیں ہیں پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ میں سے ہو کیونکہ اُسے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ ظہور ہوا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

بن ابی مالہ عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انھوں نے ہی سے انھوں نے زبیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جرموز علی کے پاس زبیر کا سر لے گیا مجھے اس کے زبیر کے ہاتھ کی امید تھی مگر جب میں اُس کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے اُن کی بشارت دی کہ یہی سب راز کیسا برا ہے میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالخفہ میں گونا گشتہ دونوں برابر ہیں ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن کھڑا کر کے قتل کر دیا بعد اُس کے فرمایا کہ حج کے بعد قریش کا کوئی آدمی کھڑا کر کے قتل کیا جائے ابوجاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابوالہ کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

## باب الزاے والحاء والراء

(سیدنا زہنی (رضی اللہ عنہ)

عنبی قرط بن منات بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی دیکھو انکے مسوکر ہاتھ پھیرا تھا۔ عبداللہ بن ریح بن ذویب بن شعث بن قرط بن منات عنبری نے اپنے والد سے انھوں نے روایت کی انھوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ میں اولاد اسمعیل سے ایک غلام تم کو سننے کے لیے پاتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اچھا منتظر ہو یہاں تک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اسمین سے چلو، ہر سال لینا چنانچہ جب وہ مال غنیمت آیا تو حضرت عائشہ نے اسے دادا ریح اور میرے چچا سمعہ اور میرے بھتیجے زہنی کو لیا اور میرے مامون زبیر کو بھی لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انکے چہرہ پر پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اسی عائشہ کے لوگ اولاد اسمعیل سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا زہنی (رضی اللہ عنہ)

الحشیش بن خیاشہ بن اوس اسدی۔ قبیلہ ا۔ بن زہیر سے ہیں کنیت اُمی ابو مریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو مطرب۔ انھوں نے جلیل القدر عائشہ پانچویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تین تابعین کے اعلیٰ باقیہ میں ہیں حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود روایت کی جو اسے شعی اور زہنی نے روایت کی جو حبیب فاضل اور قرآن کے عالم تھے سلسلہ میں انکی وفات ہوئی جبکہ انکی عمر لکھنوی برس کی تھی۔ انکا تذکرہ ابوہریرہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا زہنی (رضی اللہ عنہ)

ابو حبیہ اللہ بن کلیب فقیہی۔ طہری نے کہا کہ یہ صحابی ہیں اور مہاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ یسا پور کا محاصرہ کیا تھا اور اُسکو صلحا فتح کیا تھا۔

(سیدنا زہنی (رضی اللہ عنہ)

ابو فی زہنی۔ صحابی ہیں حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابوہریرہ نے مختصر لکھا ہے۔